بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ نزل احسن الحدیث (القرآن)

بیاد

حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

ہفت روزہ

اہلِ حدیث

لاہور

مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پاکستان کا ترجمان

مسلکِ اہلحدیث کا داعی

جلد: 45 | ۱۶ تا ۲۲ رجب ۱۴۳۵ھ — 16 تا 22 مئی 2014ء | شمارہ: 20

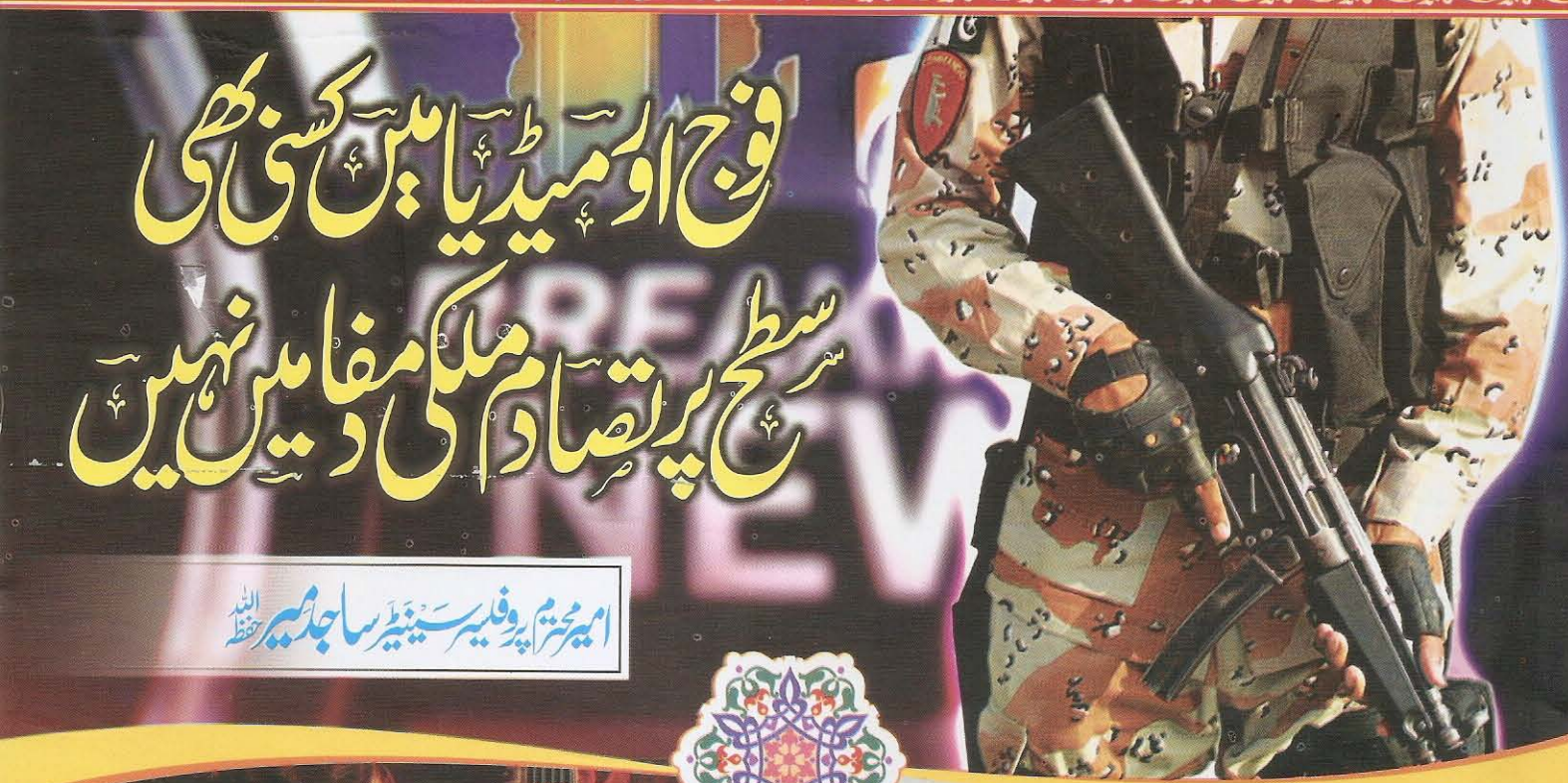

فوج اور میڈیا میں کسی بھی سطح پر تصادم ملکی مفاد میں نہیں

امیر محترم پروفیسر سینیٹر ساجد میر حفظہ اللہ

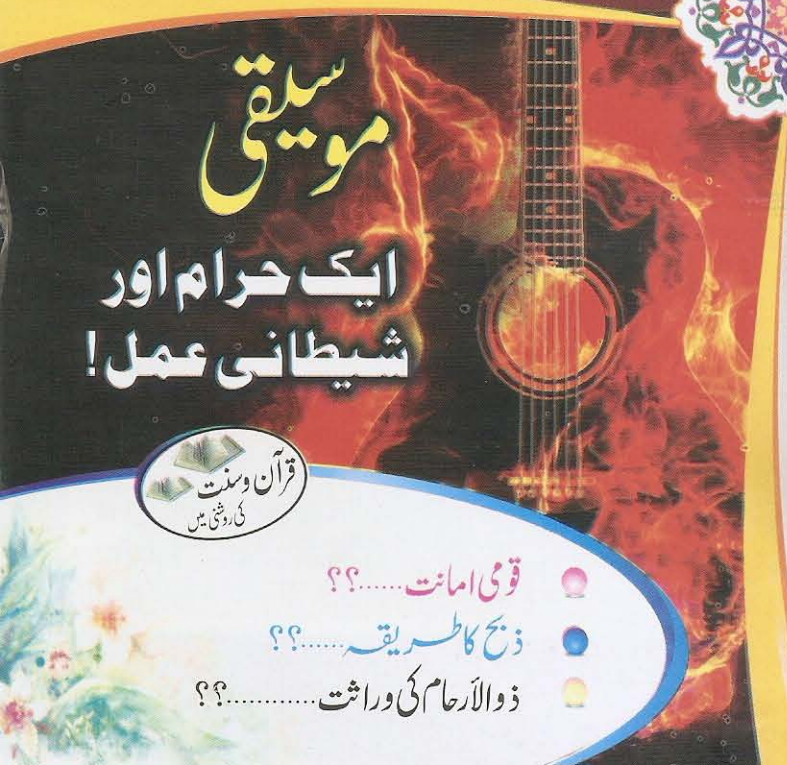

موسیقی ایک حرام اور شیطانی عمل!

قرآن وسنت کی روشنی میں

- قومی امانت.....؟؟
- ذبح کا طریقہ.....؟؟
- ذوالأرحام کی وراثت.....؟؟

بچوں کی دینی تربیت

والدین کی اولین ذمہ داری

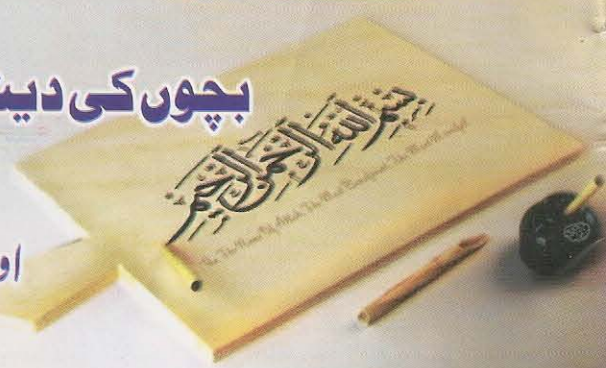

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے گاؤں کی سیر!

پروفیسر احمد حماد حفظہ اللہ

درس قرآن

محاسبہ نفس۔۔۔۔۔فلاح معاشرہ کا ذریعہ

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ﴾ (الحشر:۱۸)

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور ہر شخص دیکھ لے کہ کل قیامت کے لیے اس نے اعمال کا کیا ذخیرہ بھیجا ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے حضرت انسان کو بہت ساری امانتوں کا امین مقرر فرمایا ہے اور دنیا میں رہتے ہوئے ان امانتوں کی حفاظت کرنے اور ان کے تقدس کا خیال رکھنے کا حکم فرمایا ہے۔ان میں سب سے بڑی امانت انسان کا اپنا نفس ہے۔جس کی پاکبازی اور تقدس کا خیال رکھنا نا صرف انسان کے اپنے لیے باعث عزت وافتخار ہے' بلکہ تمام بنی نوع انسان کے لیے اصلاح کا باعث ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس نفس کی قسم قرآن پاک میں اٹھاتے ہوئے فرمایا:

﴿وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا﴾ (سورۃ الشمس)

''قسم ہے نفس انسانی کی اور اس ذات کی جس نے اسے ہموار کیا''

یعنی اس نفس کو ایسا جسم اور دماغ عطاء کیا' ایسے حواس بخشے اور ایسی قوتیں اور قابلیتیں دیں جن کی بدولت وہ دنیا میں ایسا کام کرنے کے قابل ہوا جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس نفس کے لیے دو ہی راستے مقرر فرمائے ہیں' ایک راستہ جو کامیابی اور فلاح کا ہے جبکہ دوسرا راستہ برائی' انتشار اور فسق وفجور کا ہے۔محاسبہ نفس سے عاری انسان ذہنی انتشار' بدامنی اور حسرت وناامیدی کا شکار ہو جاتا ہے' جبکہ اس سے بھی بڑھ کر انسان کے لیے افسوس کا مقام وہ ہوگا جب اس کے سامنے سوائے حسرت کے کوئی اور راستہ بھی نہیں ہوگا:

﴿أَن تَقُولَ نَفْسٌ يَا حَسْرَتَى عَلَى مَا فَرَّطتُ فِي جَنبِ اللَّهِ وَإِن كُنتُ لَمِنَ السَّاخِرِينَ﴾ (الزمر:۵۶)

''کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص کہے کہ ہائے افسوس اس بات پر کہ میں نے اللہ کے حق میں کوتاہی کی۔''

جبکہ صفت محاسبہ سے متصف ہونا انسان میں اپنے عیوب سے واقفیت' گناہوں سے استغفار' عاجزی وانکساری' اللہ کے بے پایاں احسانات اور ان پر شکرگزاری' اور سب سے بڑھ کر خوف خدا اور مخلوق خدا کی بھلائی کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔پھر یہ دوسروں کے حقوق کا بھی خیال رکھتا ہے اور جو معاشرہ حقوق کی پاسداری کا ضامن ہو وہی فلاح دنیوی واخروی کا حقدار ٹھہرتا ہے۔

پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی حفظہ اللہ

درس حدیث

بدن اور کپڑے کو نجاست سے پاک کرنا

عن اسماء بنت ابی بکر رضی الله عنها قالت: جاء ت امرأة الی النبی ﷺ فقالت: احدانا یصبب ثوبها من دم الحیض کیف تصنع به؟ فقال ((تحتهٗ ثم تقرضهٗ بالماء، ثم تنفخه ثم تصلی فیه)) (متفق علیه)

''حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت ابوبکرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور کہنے لگی: ''ہم میں سے کسی عورت کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جاتا ہے تو وہ اس کپڑے کے بارے میں کیا طریق کار اختیار کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پہلے اسے ہاتھوں سے رگڑ دے پھر اسے پانی کے ساتھ مل کر دھوئے پھر اس پر پانی بہادے پھر اس میں نماز پڑھ لے۔'' (بخاری ومسلم)

حضرت اسماءؓ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی بہن ہیں وہ اپنی بہن کے گھر میں تھیں جب وہ عورت مسئلہ پوچھنے کے لئے آپ ﷺ کے گھر آئیں۔دوسرا مسئلہ یہ ثابت ہوا کہ دینی مسائل پوچھتے وقت شرم وحیا آڑے نہ آئے بلکہ دین کی سمجھ حاصل کرنے کے لئے ہر بات تفصیل سے بیان کی جائے مگر حیاء کا پہلو غالب ہونا چاہیے۔تیسری بات یہ واضح ہوئی کہ جس کپڑے کو حیض یا نفاس کا خون لگا ہے اسے نجاست سے کیسے پاک کیا جائے۔رسول اللہ ﷺ کے بیان سے یہ واضح ہوا کہ اس سارے کپڑے کو دھونے کی ضرورت نہیں بلکہ کپڑے کا متاثرہ حصہ پاک کر لیا جائے تو سارا کپڑا پاک ہو جاتا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: اگر خون کپڑے پر خشک ہو چکا ہے تو دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے مل کر اور رگڑ کر صاف کر دیا جائے بعد میں پانی سے اچھی طرح دھو لیا جائے تو وہ کپڑا پاک ہو جائے گا اور اس کو پہن کر نماز پڑھی جا سکتی ہے۔یہ اس دور کی بات ہے جب لوگوں کے پاس ایک ہی جوڑا ہوتا تھا لیکن حکم اپنی جگہ پر قائم ہے۔نجاست آلود کپڑے کا متاثرہ حصہ دھو لیا جائے تو اس میں نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔ماہواری کے ایام میں عورت کو نماز چھوڑنے کی اجازت ہے، ماہواری سے فارغ ہو کر اگر کپڑے پر کوئی داغ ہو تو اسے دھو کر صاف کر لیا جائے اگر دھونے کے باوجود کپڑے پر خون کا نشان باقی رہ جاتا ہے تو کوئی حرج نہیں مگر ظاہری نجاست پانی سے دھو کر دور کر دی جائے اگر ایسی نجاست ہے جو نظر نہیں آتی مثلاً پیشاب کی وجہ سے کپڑا گیلا ہو گیا خشک ہونے پر نجاست نظر نہیں آتی تو کپڑے کو ایک مرتبہ دھو لینا ضروری ہے۔اگر غسل جنابت کے بعد جسم یا کپڑے پر کوئی نجاست کا اثر ہو تو متاثرہ حصے کو دھو لے، بدن یا کپڑا پاک ہو جائے گا۔ایک عورت نے سوال کیا کہ میں اپنی چادر اوڑھ کر چلتی ہوں تو چادر کے کنارے زمین پر گھسٹتے ہوئے بعض اوقات ناپاک جگہ پر لگ جاتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اس نجاست کو بعد میں لگنے والی مٹی پاک کر دیتی ہے یعنی جب چلتے ہوئے خشک مٹی پر وہ کنارہ لگتا ہے تو مٹی پر گھسٹنے سے پاک ہو جاتا ہے۔

اسلام میں محنت کی عظمت!

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے اور اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین ہے جو ہر شعبۂ حیات میں انسان کی پوری رہنمائی کرتا ہے۔ ریاست و سیاست کا مسئلہ ہو، تجارت و معیشت کا معاملہ ہو، زندگی اور موت کا وقت ہو، لین دین کی صورت ہو اور حقوق و فرائض کی بجا آوری پیشِ نظر ہو۔ الغرض کہ کسی مقام پر بھی اسلام نے انسان کو بے یارومددگار نہیں چھوڑا۔ اسلام ایک ایسا دین ہے جس نے تمام مذاہب و اقلیتوں کے حقوق اور انسانی حقوق سے لے کر جانوروں کے حقوق تک سے دنیا کو آگاہ ہی نہیں کیا بلکہ اس پر عمل کر کے بھی دکھلایا ہے۔ اگر حقوق العباد کا پورا پورا خیال رکھا جائے تو امیر اور غریب، چھوٹے اور بڑے میں تصادم کی صورت پیدا نہیں ہوتی۔ یکم مئی کو ہر سال مزدوروں کا عالمی دن منایا جاتا ہے۔ یکم مئی ۱۸۸۶ء کو شکاگو میں مزدوروں نے اپنے کام کے اوقات چودہ گھنٹے سے آٹھ گھنٹے مقرر کرانے کے لئے پرامن جلوس نکالا۔ جس پر پولیس نے گولی چلا دی، کئی مزدور ہلاک ہوگئے۔ چار لیبر لیڈروں کو پھانسی دے دی گئی۔ امریکہ جو حقوق انسانی، تکریم انسانیت اور جمہوریت کا بڑا چمپئین بنا پھرتا ہے آج بھی مزدوروں کے حقوق پامال کر رہا ہے۔ حکمران، سرمایہ دار، جاگیردار اور ملٹی نیشنل ورز مزدور کی فلاح و بہبود اور ضروریات زندگی میں آسانی پیدا کرنے کے لئے کچھ نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ افلاس و غربت بڑھ رہی ہے۔ علامہ اقبالؒ نے مزدوروں کی حالتِ زار دیکھ کر رب کائنات سے یوں شکوہ کیا تھا۔

تو قادرِ مطلق ہے مگر تیرے جہاں میں
ہیں تلخ بہت بندۂ مزدور کے اوقات

اسلام ایسے دن منانے کا قائل نہیں مگر اس کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ مزدور کو مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کردو۔ یہ بھی حکم ہے کہ مزدور سے پہلے اجرت طے کئے بغیر کام نہ لیا جائے۔ اس طرح غلط فہمیاں اور جھگڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ کسی کی مجبوری اور ضرورت سے ناجائز فائدہ اٹھا کر کم اجرت دینا درست نہیں۔ حکم یہ بھی منقول ہے کہ مزدور سے اس کی طاقت اور قدرت کے مطابق کام لیا جائے اور مزدوری پوری دی جائے۔ مزدور کا بھی یہ فرض بنتا ہے کہ وہ اپنے مالک کو نہ دھوکا دے اور نہ نقصان پہنچائے، پوری ہمدردی کے ساتھ اپنا کام اچھے انداز سے پورا کرے۔ بصورت دیگر قیامت کے روز باز پرس ہوگی۔

اسلام نے رزق حلال اور محنت سے کمائی میں بڑی خیر و برکت کی نوید دی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿لیس للانسان الا ماسعٰی﴾ مطلب یہ ہے کہ ثمرہ، محنت سے وابستہ ہے۔ جتنی محنت زیادہ ہوگی اتنا زیادہ ثمر حاصل ہوگا۔ اسلام نے ہر مرحلے پر محنت کی ہمت افزائی کی ہے اور دستِ سوال دراز کرنے سے روک کر محنت کی راہ پر لگایا ہے۔ انسان اگر محنت سے کسبِ معیشت نہیں کرے گا اور محنت سے جی چرائے گا تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ ضروریات زندگی کے لئے دوسروں کا دستِ نگر بن جائے گا اور اپنی عزت و آبرو سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔ اسلامی نقطۂ نظر سے سوال، اضطراری حالت کے بغیر جائز نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے صرف اپنے قول سے محنت کی ہمت افزائی ہی نہیں کی بلکہ ایک عرصہ تک محنت و مشقت سے رزق حلال حاصل کر کے دنیا والوں کے سامنے ایک نمونۂ عمل پیش کیا اور بتایا کہ محنت ہی شعار انسانیت ہے۔ ایک چیونٹی دن بھر رزق کی تلاش میں تگ و دو کرتی ہے اور کسی مرحلے پر بھی تھکن محسوس نہیں کرتی، اسی طرح جانور اور دوسری مخلوق پیہم محنت و مشقت سے انسانیت کو محنت و مشقت کا درس دیتی ہے۔ جب ہم عہدِ رسالتؐ کی تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں صحابہ کرام میں ایسے افراد بھی نظر آتے ہیں جو کنوؤں سے پانی نکالتے اور مزدوری پر کھیتوں کو سینچتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک صحابیؓ نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کیا تو آپؐ کی پیشانی پر بل آگیا۔ آپ نے اس کے لئے رسی اور کلہاڑی کا انتظام کر دیا اور اسے جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر لانے اور بیچنے کی تلقین کی۔ اس نے نبی اکرم ﷺ کے ارشاد گرامی پر عمل کیا اور چند دنوں میں محنت مزدوری کر کے خوشحال ہوگیا۔

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت
☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد
☆ پروفیسر مقبول احمد قاضی

اس شمارہ میں

درس قرآن و حدیث	1
اداریہ	2
احکام و مسائل	4
اچھی بات اور عمدہ کلام (خطبہ حرم)	6
سیدنا ابوہریرہؓ کے گاؤں میں	9
موسیقی.....شریعت کے آئینہ میں	12
حضرت بٹالویؒ سے مرزا قادیانی کا آخری فیصلہ	14
بچوں کی دینی تعلیم اور ہماری ذمہ داری	17
مولانا شیخ عبدالرشید صدیقیؒ	19
منزل کی تمنا ہے تو کر جہد مسلسل	21
اخبار الجماعۃ	22

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر منیجر کے نام کی جائے

پتہ
ہفت روزہ "اہل حدیث"
چوک اہل حدیث (المعروف بتی چوک)
106، راوی روڈ لاہور۔ 54000
فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
email:weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک
سالانہ ..... 500/- روپے
ششماہی ..... 300/- روپے
بذریعہ وی پی ..... 535/- روپے
بیرونی ممالک سے ..... 5500/- روپے
فی پرچہ ..... 15/- روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے "دلسٹر پرنٹ ان" شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

ان معروضات سے مقصود یہ ہے کہ اگر حقوق و فرائض کی ادائیگی کا اہتمام ہوتا رہے تو پھر ایک متوازن معاشرہ وجود میں آجاتا ہے بصورتِ دیگر مشرق و مغرب کے کئی ممالک کی طرح معاشرہ میں عدم اطمینان اور افراتفری کی فضا پیدا ہوتی رہے گی۔ ایسے حالات میں ضرورت یہ بھی ہے کہ مزدور کے حالات کو سدھارنے کے لئے ضروری اقدامات کئے جائیں اور ضروریات زندگی کی اشیاء مناسب نرخوں پر مہیا کرنے کا اہتمام کیا جائے۔

پاکستان کا استحکام مخصوص اداروں کی خوشامد کا نام نہیں۔ فوج اور میڈیا میں کسی بھی سطح کا تصادم ملکی مفاد میں نہیں۔ سینیٹر پروفیسر ساجد میر

ہمیں بغیر کسی ثبوت کے ریاستی اداروں پر الزام تراشی سے بھی گریز کرنا چاہیے۔ بعض سیاسی و مذہبی عناصر فوج کو ایک بار پھر سیاست میں گھسیٹنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ طرز عمل کسی بھی لحاظ سے نہ تو فوج کے حق میں ہے اور نہ ہی جمہوریت کے لیے بہتر ہے۔ میڈیا کے نمائندوں سے گفتگو

5 مئی 2014ء لاہور:۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ پاکستان کا استحکام مخصوص اداروں کی خوشامد کا نام نہیں۔ آئین کی بالادستی تسلیم کیے بغیر ملکی ترقی کا خواب پورا نہیں ہوسکتا۔ مرکزی دفتر 106 راوی روڈ سے جاری اپنے ایک بیان میں ان کا کہنا تھا کہ پارلیمنٹ، فوج، میڈیا اور عدلیہ سمیت تمام قومی اداروں کو اپنی متعین حدود سے تجاوز نہیں کرنا چاہیے۔ پاکستان کی فوج قومی فوج ہے جسکی ملکی دفاع کے لیے خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ بعض سیاسی و مذہبی عناصر فوج کو ایک بار پھر سیاست میں گھسیٹنے کی کوشش کر رہے ہیں، یہ طرز عمل کسی بھی لحاظ سے نہ تو فوج کے حق میں ہے اور نہ ہی جمہوریت کے لیے بہتر ہے۔ جس پس منظر میں فوج کے حق میں ریلیاں نکالی جارہی ہیں، اس سے کسی کی بھی نیک نامی نہیں ہو رہی بلکہ قومی سطح پر خدشات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اگر کوئی پاکستان کی خدمت کرنا چاہتا ہے تو اسے تفریق کی نہیں یکجہتی کی فضا پیدا کرنا ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ صحافت جمہوری اور مہذب دنیا کا ایک تسلیم شدہ ستون ہے۔ بدقسمتی سے عدم تحفظ کی فضا نے پاکستان کو صحافت کے لیے دنیا کا خطرناک ترین ملک بنا دیا ہے۔ فوج کی ملکی دفاع کے لیے خدمات قابل ستائش ہیں مگر جب وہ اپنی حدود سے تجاوز کریگی تو سوال کھڑے ہوں گے اور اعتراض کا موقع ملے گا۔ انہوں نے کہا کہ اداروں میں کام کرنے والے انسان ہیں فرشتے نہیں، غلطیاں سب سے ہوتی ہیں۔ ہمیں ذاتی مفادات پر قومی اور ملکی مفادات کو ترجیح دینی چاہیے۔ فوج اور میڈیا میں کسی بھی سطح کا تصادم ملکی مفاد میں نہیں۔ ہمیں بغیر ثبوت کے ریاستی اداروں پر الزام تراشی سے بھی گریز کرنا چاہیے۔

ہٹ دھرمی عمران خاں کی سیاست کا طرہ امتیاز ہے سنجیدہ طبقہ ان سے دور ہو رہا ہے، انہیں 11 مئی کو مایوسی کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔ وہ مرضی کا الیکشن اور مرضی کی عدالتیں چاہتے ہیں وہ نو بال پر بھی آؤٹ کی اپیلیں کرتے رہتے ہیں۔ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم، ایم این اے

6 مئی 2014ء، لاہور:۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر حافظ عبدالکریم ایم این اے نے کہا ہے کہ ہٹ دھرمی عمران خاں کی سیاست کا طرۂ امتیاز ہے، سنجیدہ طبقہ ان سے دور ہو رہا ہے۔ عمران خاں کی دورخی سیاست اب تمسخرانہ رنگ اختیار کرتی جارہی ہے۔ انہیں 11 مئی کو مایوسی کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔ وہ مرضی کا الیکشن اور مرضی کی عدالتیں چاہتے ہیں، وہ نو بال پر بھی آؤٹ کی اپیلیں کرتے رہتے ہیں۔ شیخ الاسلام تو سرے سے مروجہ جمہوریت کے خلاف ہیں۔ وہ گزشتہ سال بھی جمہوریت پر فاتحہ پڑھنے کا عزم لیکر نکلے تھے لیکن اپنے ایجنڈے میں کامیاب نہ ہوسکے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں صاحبان کا ایک ہی روز احتجاج کی کال حسن اتفاق نہیں بلکہ سوئے اتفاق ہے۔ ہمیں ملکی حالات کو سدھارنے کی طرف توجہ دینی چاہیے۔ ملک کو پہلے ہی دہشت گردی، توانائی جیسے سنگین مسائل کا سامنا ہے۔ ہمیں تعمیر کا راستہ اختیار کرنا ہوگا، تخریبی راستوں سے ہم پہلے ہی بہت کمزور ہو چکے ہیں۔ سسٹم کو ڈی ریل کرنے والے عناصر کی حوصلہ شکنی ہونی چاہیے۔

احکام و مسائل

جناب مولانا ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان کالونی میاں چنوں خانیوال پاکستان
فون: 065-2663317 موبائل: 0300-4178626
hammad3316@yahoo.com

جانور کو ذبح کرنا

سوال کیا جانور ذبح کرنے کیلئے ضروری ہے کہ اسے چھری سے ہی ذبح کیا جائے، نیز اگر حلال جانور بے قابو ہو جائے تو اسے کیسے ذبح کیا جا سکتا ہے؟ کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ میں اس کے متعلق کیا ہدایات ہیں؟

جواب ذبح کرتے وقت دو چیزوں کا ہونا ضروری ہے: پہلی یہ ہے کہ اس پر اللہ کا نام لیا جائے یعنی بسم اللہ اللہ اکبر کہا جائے۔ دوسری یہ کہ اس کا خون نکلنا اور خون نکلنے کا مقام جانور کا حلق ہے، اسے اس حد تک کاٹ دیا جائے کہ نرخرہ اور رگ گلو کھل جائے۔ ذبح کیلئے تیز دھاری دار آلے کا ہونا ضروری ہے، وہ پتھر، لکڑی اور بانس کی پھانگ وغیرہ بھی ہو سکتی ہے۔ چونکہ چھری کو اس مقصد کیلئے تیار کیا جاتا ہے، اس لئے عام حالات میں ذبح کے وقت چھری کو ہی کام میں لانا چاہیے، اگر چھری نہ مل سکے تو کوئی بھی تیز دھاری دار آلہ استعمال کیا جا سکتا ہے۔ امام بخاریؒ نے اس سلسلہ میں ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے: ''جس سے بھی خون بہہ جائے ذبح کیا جائے، خواہ وہ بانس کی پھانگ ہو یا پتھر کی دھار یا لوہے کا آلہ۔''

پھر انہوں نے ایک حدیث بیان کی ہے کہ مدینہ کے آس پاس ایک لڑکی بکریاں چرا رہی تھی، اس نے ایک بکری کو دیکھا جو مرنے کے قریب تھی، اس نے جلدی سے ایک پتھر توڑا اور اس کی دھار سے اسے ذبح کر دیا، رسول اللہ ﷺ نے اسے کھانے کی اجازت دی۔'' (بخاری، الذبائح: ۵۵۰۱)

حضرت رافع بن خدیج کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کل ہم دشمن سے ملیں گے لیکن ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں کیا ہم پتھر سے یا لاٹھی کے تیز پھٹے سے ذبح کر سکتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: جو چیز بھی خون بہا دے اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھالو۔'' (ابوداؤد، الضحایا: ۲۸۲۱) ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ذبح کے لئے چھری کا ہونا ضروری نہیں بلکہ کسی بھی دھاری دار تیز آلہ سے ذبح کیا جا سکتا ہے۔

اگر کوئی حلال جانور بے قابو ہو جائے تو وہ شکار کے حکم میں ہے، اسے کسی بھی مقام سے زخمی کیا جا سکتا ہے۔ اس مسئلہ کے متعلق ہم جانوروں کو دو حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔

☆ وہ جانور جو ہمارے قابو میں ہیں جنہیں ہم ایک خاص طریقہ سے ذبح کر سکتے ہیں، اس قسم کے ذبح کو ''ذبح اختیاری'' کہا جاتا ہے، اسے حلق سے ذبح کرنا ہوگا۔

☆ وہ جانور جو ہمارے قابو میں نہیں مثلاً جنگلی جانور، ہرن وغیرہ یا گھریلو جانور جو بھاگ نکلے یا وہ جانور جو کسی تنگ جگہ میں گر جائے، اس قسم کے جانوروں کا ذبح ''ذبح اضطراری'' ہے اور ان کا تمام جسم ہی مقام ذبح ہے، اسے جسم کے کسی بھی حصہ سے ذبح کیا جا سکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے دور میں ایک واقعہ پیش آیا کہ ایک اونٹ بھاگ کھڑا ہوا۔ ایک آدمی نے اسے تیر مارا تو اس نے اسے روک لیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان جانوروں میں بھی بدک کر بھاگنے والے ہوتے ہیں جیسے دیگر وحشی جانور، ان جانوروں میں سے جو اس طرح کرے، اس کے ساتھ یہی سلوک کیا جائے۔ (بخاری، الذبائح: ۵۵۰۹) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو گھریلو جانور بے قابو ہو جائے اور وحشی بن جائے تو اسے شکار کی طرح نشانہ مار کر ذبح کیا جا سکتا ہے یا اسے زخمی کر کے قابو کر لیا جائے پھر گلے پر چھری پھیر کر اسے ذبح کر لیا جائے۔ بہر حال چھری اصل مقصود نہیں بلکہ ہر تیز دھاری دار آلہ سے ذبح کیا جا سکتا ہے، نیز جو جانور ہمارے قابو میں نہ ہو اس کے جسم کا ہر حصہ مقام ذبح ہے، جہاں سے جسم کو چھید کر کے خون بہایا جا سکتا ہے بشرطیکہ اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو، پھر اسے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ (واللہ اعلم)

ذبح کا طریقہ

سوال ہمارے ہاں قصاب جب جانور ذبح کرتا ہے تو اس کی تھوڑی سی کھال کاٹ کر اسے چھوڑ دیتا ہے، پھر یا تو اس کی گردن پر پاؤں رکھ کر اسے توڑتا ہے یا جانور تڑپ تڑپ کر خود ہی مر جاتا ہے، ایسے حالات میں جانور ذبح ہو جائے گا، کیا اس کا گوشت کھانا جائز ہے؟

جواب حلال جانور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نعمت ہیں، انہیں ذبح کرتے وقت ان کے آرام اور سکون کو ضرور مدنظر رکھنا چاہیے۔ چنانچہ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دو باتیں یاد کیں: آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان کرنا فرض قرار دیا ہے، لہٰذا جب تم قتل کرو تو اچھے طریقہ سے قتل کرو اور جب تم کسی جانور کو ذبح کرو تو عمدہ طریقے سے ذبح کرو، ذبح کرنے والے شخص کو چاہیے کہ وہ اپنی چھری تیز کرے اور اپنے ذبیحہ کو آرام پہنچائے۔'' (صحیح مسلم، الصید: ۱۹۵۵)

رسول اللہ ﷺ بھی ذبح کرنے سے قبل چھری تیز کیا کرتے تھے تاکہ جانور کو زیادہ دیر تک تکلیف میں نہ رکھا جائے۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شیطان کے ذبیحہ سے منع فرمایا ہے۔ (مسند امام احمد ص: ۲۸۹ ج ۱) حدیث کے راوی حسن بن عیسیٰ اس کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''اس سے مراد یہ ہے کہ ذبیحہ کی کھال کاٹ دی جائے لیکن اس کی رگیں نہ کاٹی جائیں پھر اسے یونہی چھوڑ دیا جائے حتیٰ کہ وہ مر جائے۔'' (ابوداؤد، الضحایا: ۲۸۲۶)

دور جاہلیت میں مشرکین ایسا ہی کیا کرتے تھے، چونکہ شیطان نے انہیں بھڑکایا تھا جس کی وجہ سے وہ جانور کے ساتھ ایسا برتاؤ کرتے تھے، اس لئے اسے ''شریطۃ الشیطان'' کہا گیا ہے، یعنی یہ شیطان کا ذبیحہ ہے۔ ہمارے رجحان کے مطابق اس طرح جانور حلال نہیں ہوگا، اسے استعمال کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ جانوروں کو ذبح کرنے کے سلسلہ میں صرف اپنی سہولت ہی کو پیش نظر نہ رکھا کریں اور جانوروں کو قصاب کے رحم وکرم پر نہ چھوڑا کریں بلکہ خود ذبح کریں یا اچھے تجربہ کار ماہر قصاب کا انتخاب کریں تاکہ شریعت کے مطابق جانور کو ذبح کیا جائے۔ (واللہ اعلم)

قومی امانت

سوال کچھ لوگ سرکاری جنگلات سے چوری لکڑیاں کاٹ لاتے ہیں اور اسے اپنے لئے حلال کہتے ہیں، اسی طرح سرکاری بجلی، گیس اور پانی وغیرہ اپنے استعمال میں لاتے ہیں اور اس کا بل ادا نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ یہ مال ہمارے ہیں اور ہمیں ان کے استعمال کی اجازت ہے، کیا واقعی ان کی بات درست ہے؟

جواب شخصی امانت میں خیانت بہت سنگین جرم ہے، رسول اللہ ﷺ نے امانت میں خیانت کرنے کو نفاق کی علامت قرار دیا ہے۔ (صحیح بخاری، الایمان: ۳۳)

لیکن جو قومی امانت ہے اس میں خیانت کرنا بہت بڑا جرم ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے دور میں ایک غلام جو رسول اللہ ﷺ کا خدمت گزار تھا، اس نے غنیمت کے مال میں سے ایک اونی چادر لے لی، وہ رسول اللہ ﷺ کے اونٹ سے پلان اتار رہا تھا کہ اسے نامعلوم طرف سے تیر آن لگا جس سے وہ مر گیا، لوگوں نے اسے دیکھ کر کہا: ''اسے جنت مبارک ہو'' یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہرگز نہیں! مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بلاشبہ وہ چادر جو اس نے خیبر کے روز تقسیم سے پہلے غنیمت میں سے اٹھالی تھی، وہ اس پر آگ بن کر بھڑک رہی ہے۔ لوگوں نے جب یہ سنا تو کوئی ایک تسمہ لے آیا اور کوئی دو تسمے، یہ تسمیں انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے حوالے کرنا چاہے، آپ نے فرمایا: یہ ایک تسمہ آگ کا ہے اور یہ دو تسمے آگ کے ہیں۔'' (ابوداؤد، الجہاد: ۲۷۱۱)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قومی امانتوں کا معاملہ انتہائی سخت اور انتہائی نازک ہے، اجازت کے بغیر جنگلات کی لکڑیاں کاٹنا، بجلی یا گیس یا نہری پانی استعمال کرنا، اللہ کے ہاں بہت بڑے عقاب کا باعث ہے۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ غنیمتوں کی تقسیم کے بعد ایک آدمی بالوں سے تیار کردہ ایک لگام لے کر آیا اور کہا یا رسول اللہ! یہ ہمیں غنیمت میں ملی تھی، رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا کیا تو نے بلال کو منادی کرتے سنا تھا؟ اس نے کہا جی ہاں! سنا تھا، آپ نے فرمایا کہ اس وقت تجھے یہ مال لانے میں کیا رکاوٹ تھی، اس نے عذر ومعذرت کی لیکن آپ نے فرمایا: اب تم اسے اپنے پاس رکھو، قیامت کے دن لے آنا، وہاں حساب ہوگا، میں اسے تجھ سے ہرگز قبول نہیں کرتا۔'' (ابوداؤد، الجہاد: ۲۷۱۲)

اس حدیث سے بھی پتہ چلتا ہے کہ قومی خزانے کا سلسلہ کس قدر نازک ہے، ہم اسے شیر مادر سمجھ کر ہضم کر جاتے ہیں اور اسے دونوں ہاتھوں سے لوٹتے ہیں۔ اسی طرح جو قومی خزانہ سے قرض لیتے ہیں پھر اسے واپس نہیں کرتے، ان کے ساتھ بھی قیامت کے دن بہت بُرا حشر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس قسم کی رسوائی سے محفوظ رکھے۔ آمین!

ذوی الارحام کی وراثت

سوال ہمارے ایک عزیز لاولد فوت ہوئے ہیں، اس کی بیوی پہلے ہی وفات پا چکی تھی، پس ماندگان میں ایک پھوپھی اور ایک بھانجی موجود ہے، اس کا ترکہ کیسے تقسیم ہوگا؟

جواب شریعت میں مرنے والے کے ورثاء کی تین اقسام حسب ذیل ہیں: ☆ **اصحاب الفرائض:** وہ رشتے دار جن کے حصے کتاب وسنت میں متعین کر دیئے گئے ہیں مثلاً خاوند اور بیوی۔ ☆ **عصبات:** میت کے وہ قریبی رشتہ دار جن کے حصے متعین نہیں ہیں بلکہ اصحاب الفرائض سے بچا ہوا ترکہ لیتے ہیں اور ان کی عدم موجودگی میں تمام ترکہ کے وارث بنتے ہیں، مثلاً بھائی اور چچا وغیرہ۔ ☆ **ذوالارحام:** وہ قریبی رشتہ دار جو اصحاب الفرائض یا عصبات نہ ہوں مثلاً ماموں اور پھوپھی وغیرہ۔ صورت مسئولہ میں مرحوم کے پسماندگان میں سے صرف پھوپھی اور بھانجی زندہ ہے، ان کا تعلق بھی ذوالارحام سے ہے، ان کی وراثت کے متعلق اہل علم میں اختلاف ہے۔

کچھ حضرات کا خیال ہے کہ ذوالارحام وارث نہیں بنتے۔ اصحاب الفرائض اور عصبات کی عدم موجودگی میں ترکہ بیت المال میں جمع کر دیا جائے۔ جبکہ اکثر اہل علم کا موقف ہے کہ اصحاب الفرائض اور عصبات کی عدم موجودگی میں ذوالارحام وارث بنیں گے۔ ہمارے رجحان کے مطابق عقل ونقل کے اعتبار سے یہ دوسرا موقف ہی درست اور مبنی برحقیقت ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''کتاب اللہ میں رشتے دار ایک دوسرے کے (وراثت میں) زیادہ حقدار ہیں۔'' (الانفال: ۷۵) رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''ماموں وارث ہوگا جس کا کوئی اور وارث نہ ہو۔'' (ابوداؤد، الفرائض: ۲۸۹۹)

عقل بھی اس امر کا تقاضا کرتی ہے کہ ذوالارحام کو وارث بنایا جائے کیونکہ میت کے ساتھ اس کے دو رشتے ہیں: ایک اسلامی اور دوسرا خونی، جبکہ بیت المال کے ساتھ صرف اسلامی تعلق ہے خونی نہیں۔ اس بناء پر دو تعلق رکھنے والا ایک تعلق رکھنے والے کے مقابلے میں زیادہ حق رکھتا ہے، خاص طور پر جبکہ دور حاضر میں بیت المال کا نظام درہم برہم ہو چکا ہے۔ پھر ذوالارحام کو وارث بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ انہیں ان اصحاب الفرائض یا عصبات کی جگہ اتارا جائے جنکی وجہ سے یہ میت کی طرف منسوب ہیں۔ مثلاً بیٹیوں کی اولاد بیٹیوں کے قائم مقام اور بہنوں کی اولاد کو بہنوں کے قائم مقام قرار دیا جائے گا۔ صورت مسئولہ میں پھوپھی، باپ کی وجہ سے میت کی طرف منسوب ہے، اس لئے پھوپھی کو باپ کے قائم مقام رکھا جائے گا اور بھانجی کو بہن کی جگہ پر اتارا جائے گا، ایسا تصور کرنے سے باپ کی موجودگی میں بہن محروم ہوتی ہے۔ اس بناء پر مرحوم کے تمام ترکہ کی وارث پھوپھی کو بنایا جائے گا جو باپ کے قائمقام ہے اور بھانجی کو مرحوم کے ترکے سے کچھ نہیں ملے گا، کیونکہ وہ بہن کی جگہ پر ہے جو باپ کی وجہ سے محروم ہوتی ہے۔ (واللہ اعلم)

اچھی بات اور عمدہ کلام

امام مسجد نبوی
فضیلۃ الشیخ
ڈاکٹر صالح آل طالب حفظہ اللہ

مترجم ـــ جناب حافظ محمد سرور ـــ نظر ثانی ـــ جناب حافظ عبدالحمید ازہر حفظہ اللہ

حمد وثناء کے بعد، اے پیروانِ اسلام!

لوگوں کی آراء اور خیالات مختلف ہوتے ہیں، انکی خواہشیں اور ان کی راہیں رنگا رنگ ہوتی ہیں اور یہ انسانی فطرت کا تقاضا ہے لیکن اس کا مطلب گفتار اور سوچ میں انتشار کی آزادی ہرگز نہیں اور نہ ہی اس کا یہ مطلب ہے کہ ہر شخص ہر چیز میں دخل اندازی کا حق رکھتا ہے۔

کیونکہ لوگوں کا علاج ایک طبیب ہی کر سکتا ہے ورنہ تو عطائی انہیں ہلاک کر دے گا۔ اسی طرح ایک کامل رہبر ہی انہیں صحیح راہ بتا سکتا ہے اگر ایسا نہ ہوا تو انہیں کوئی اناڑی رہبر راہ سے بھٹکا دے گا۔ اللہ کے دین میں گفتگو کرنے کا حق اسی آدمی کو حاصل ہے جو اس کو جاننے والا ہو۔

چونکہ بولنے کی قدرت ہر شخص رکھتا ہے اور آج کے دور میں بغیر کوئی مشقت اٹھائے بات کو پھیلانا بھی کچھ مشکل نہیں، چنانچہ ان حالات میں لوگ گفتگو کی جائز حدوں کو پھلانگ گئے ہیں اور بولنا ہی ان کا رات دن کا مشغلہ ہے۔ کچھ لوگ تو باقاعدہ اسی حیثیت سے نمایاں ہوئے ہیں کہ ہر معاملے میں دخل دیتے اور ہر کسی کے منہ آتے ہیں اور چشم زدن میں ان کی باتیں دنیا کے کونے کونے تک پہنچا دی جاتی ہیں۔

ان لوگوں سے پہلے بھی ایک آدمی گزر چکا ہے جس کے منہ سے نکلی ہوئی ایک بات کے جواب میں قرآن کی کچھ آیات نازل ہوئیں، ایسی آیات کہ اگر پہاڑوں پر نازل ہو جاتیں تو وہ بھی ریزہ ریزہ ہو جاتے۔ غزوۂ تبوک میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ جانیوالے کچھ لوگوں نے راہ میں یہ باتیں کہیں کہ ''ہم نے اپنے ان قاریوں جیسے قاری نہیں دیکھے جو پیٹ کے پجاری، زبان کے جھوٹے اور دشمن کے مقابلے میں بزدل ہیں۔''

نبی کریم ﷺ کے پاس یہ بات پہنچی تو وہ لوگ آپ ﷺ کے حضور آئے اور عذر تراشی کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم تو ہنسی مذاق اور دل لگی کر رہے تھے اور اپنا سفر باتوں سے کاٹ رہے تھے تو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نازل ہوا۔

﴿وَلَئِن سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ○ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ إِن نَّعْفُ عَن طَائِفَةٍ مِّنكُمْ نُعَذِّبْ طَائِفَةً بِأَنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ﴾ (توبۃ: ۶۵-۶۶)

''اگر ان سے پوچھو کہ تم کیا باتیں کر رہے تھے تو جھٹ کہہ دیں گے کہ ہم تو ہنسی مذاق اور دل لگی کر رہے تھے، ان سے کہو کہ کیا تمہاری ہنسی دل لگی اللہ اور اُس کی آیات اور اس کے رسول ہی کے ساتھ تھی؟ اب عذر نہ تراشو، تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا ہے، اگر ہم نے تم میں سے ایک گروہ کو معاف کر بھی دیا تو دوسرے گروہ کو تو ہم ضرور سزا دیں گے کیونکہ وہ مجرم ہے۔''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس شخص کو رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کی پیٹی سے چمٹے ہوئے دیکھا، راہ کے پتھر اسے زخمی کر رہے تھے اور وہ کہہ رہا تھا کہ اے اللہ کے پیغمبر ﷺ! ہم تو ہنسی مذاق اور دل لگی میں مشغول تھے جبکہ رسول اللہ ﷺ جواب دے رہے تھے کہ ''کیا تم اللہ کا، اس کی آیات کا اور اس کے پیغمبر کا مذاق اڑا رہے تھے؟ کیا تم اللہ کا، اس کی آیات کا اور اس کے پیغمبر کا مذاق اڑا رہے تھے!؟''

اے اہل اسلام! یہ ایسی آیات ہیں جن سے دل دہل جاتا ہے اور بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اگر ایک مسلمان ان آیات پر غور کرے تو ان آیات کی دہشت سے اس کا وجدان لرز اٹھے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا ہے۔''

چنانچہ ان الفاظ میں اللہ نے ان کے سابقہ ایمان کی اور جہاد کے لیے نکلنے کی گواہی دی ہے اور ساتھ ہی بتایا کہ انہوں نے اس فعل کو وقت گزاری اور ہنسی مذاق کا عنوان دے کر کفر کیا ہے۔

بظاہر ان کی بات سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے کھل کر اللہ اور اسکے پیغمبر ﷺ کے ساتھ مذاق نہیں کیا تھا بلکہ ان کی بات کا رخ ان لوگوں کی جانب تھا جو اللہ اور اس کے پیغمبر ﷺ کی آیات کے علمبردار تھے اور اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے اور اس کے پیغام کو دوسرے لوگوں تک پہنچانے کے لیے کوشاں تھے۔ اب ظاہر ہے کہ ایسی صورت حال میں بات کی اصل زد تو اسی شے پر پڑتی ہے جسے وہ لوگ اٹھائے ہوئے تھے یا جس کی وجہ سے وہ نمایاں ہوئے تھے۔ اسی لیے آیات میں کہا گیا کہ اس مذاق کا رخ درحقیقت اللہ، اس کی آیات اور اس کے پیغمبر کی جانب ہے نہ کہ مسلمان افراد اور اشخاص کی جانب۔

آج آپ سب کے سامنے ہے کہ لوگ مضامین لکھنے، عبارتیں نقل کرنے، حاشیے چڑھانے اور باتیں بنانے میں بے حد غیر محتاط ہیں حالانکہ ان کے دامن میں کتنے سنگین امور پنہاں ہوتے ہیں۔ جبکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

''بعض اوقات آدمی کوئی ایسی بات کہہ جاتا ہے جس کی اصل حقیقت کا اسے خود بھی علم نہیں ہوتا لیکن اس کلمے کی وجہ سے وہ مشرق اور مغرب کی درمیانی مسافت کے بقدر جہنم میں جا گرتا ہے۔'' (بخاری ومسلم)

صحیح بخاری کی ایک حدیث میں الفاظ اس طرح ہیں کہ ''وہ لاپرواہی سے کوئی بات کہتا ہے۔''

اس لیے تعجب ہے اس آدمی پر جو شریعت پر اور شریعت کے پاسبانوں پر حملے میں اپنی برتری اور اپنے دل کا اطمینان ڈھونڈتا ہے یا اس ذریعے سے اپنے من کی مراد حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ کیا ان لوگوں نے یہ سخت وعید نہیں سن رکھی۔

''کوئی لفظ اس کی زبان سے نہیں نکلتا جسے محفوظ کرنے کے لیے ایک حاضر باش نگراں موجود نہ ہو۔''

(ق:18)

اگر ایک فرد کے منہ سے نکلی ہوئی بات پر یہ وعید ہے تو پھر اِس طرزِ عمل کو اُن رسائل و جرائد کے متعلق کیسے برداشت کیا جا سکتا ہے جو لوگوں میں گردش کرتے ہیں یا ابلاغ سے متعلق بڑے بڑے اداروں کی جانب سے اس روش کو کیسے قبول کیا جا سکتا ہے؟

یاد رکھیے کہ بات کی ایک جوابدہی ہوتی ہے اور قول وفکر میں ہلکی سی چوک سے ایسی سزا کا آغاز ہوتا ہے جس میں سب سے ابتدائی درجے پر اختلاف، تفریق اور دلوں کی کدورت جیسی برائیاں ہیں جن سے صفوں میں دراڑ پڑتی ہے، وطن کی وحدت پارہ پارہ ہوتی ہے، معاشرے میں انتشار در آتا ہے اور اس سے اگلے درجے کی برائیوں کا تو شمار بھی نہیں۔

اے بندگانِ الٰہی! اس سلسلے میں مذمت اور وعید اس شخص پر وارد ہوتی ہے جو اپنے گناہ اور خواہش کے دفاع میں تکبر اور جھگڑے بازی کی روش اختیار کرے، اللہ کے حکم اور اس کی شریعت کو اپنی رائے اور عقل سے ٹھکرائے، اسلام کے حصار کو توڑنے اور اپنی خواہش پر پوری نہ اترنے والی ہر خوبی کے خلاف جنگ کو ہی اپنا ہدف ٹھہرائے، ہر اس شے کی جانب بلائے جو اس کے نفس اور خواہش کا تقاضا ہو، اپنی عقل کے ساتھ چیزوں کی خوبی اور خامی کا معیار متعین کرنے کے لیے سابقہ فلسفیوں کی راہ اپنائے حتی کہ خواہش کے خارزار اور گمراہی کی تاریکی میں حیران و پریشان ہو کر بھٹکتا رہے اور بالکل کالے اور الٹے برتن کی طرح ہو کر رہ جائے، نہ نیکی کو نیکی جانے اور نہ برائی کو برائی، سوائے اس کے جو اس کی خواہش پر پوری اترے۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے آپ ﷺ کا جو فرمان موجود ہے، وہ اسی جانب اشارہ کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''جہنم کے دروازوں پر اپنی جانب بلانے والے کچھ لوگ ہیں جو ان کی بات مان کر ان کی جانب بڑھے، وہ اسے لازمی طور پر جہنم میں گرا دیں گے۔'' آپ ﷺ کی یہ بات سن کر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے اللہ کے پیغمبر ﷺ! ہمیں ان کی پہچان کروا دیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ ہماری ہی نسل کے لوگ ہیں اور ہماری ہی زبان بولتے ہیں۔''

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میری امت میں کچھ لوگ ہوں گے جن کے رگ و پے میں خواہشیں یوں سراہت کر چکی ہوں گی جیسے باؤلے کتے کے جراثیم آدمی کی رگ رگ اور جوڑ جوڑ میں داخل ہو جاتے ہیں۔'' (ابوداؤد)

نفس کو جب ایک بار خواہش کی چاٹ پڑ جائے تو پھر اسے اس سے دور رکھنا بہت مشکل ہو جاتا ہے جبکہ شریعت کے امور میں ضروری ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی جانب رجوع کیا جائے یا ان اہل علم کی جانب جو اللہ کا حکم اس کی وحی سے اخذ کرتے ہیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''لوگوں کے اختلاف کا فیصلہ صرف اسی کتاب سے ممکن ہے جو آسمان سے اتری ہے۔ اگر وہ اپنی عقلوں کی جانب اسے لوٹائیں گے تو عقل تو ہر آدمی کے پاس جدا جدا ہے۔''

علمی مسائل میں اپنی جہالت سے دخل اندازی کرنا مذموم ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُّنِيرٍ﴾ (الحج:۸)

''بعض لوگ ایسے ہیں جو کسی علم، ہدایت اور روشنی بخشنے والی کتاب کے بغیر گردن اکڑائے ہوئے، خدا کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔''

جو آدمی اپنی مہارت سے ہٹ کر بات کرتا ہے، اس سے عجیب و غریب باتیں سرزد ہوتی ہیں۔ اللہ کی رحمت ہو اس آدمی پر جس نے دانشمندی کی یہ بات کہی ہے کہ ''اگر نہ جاننے والا خاموشی اختیار کر لے تو اختلاف برائے نام باقی بچے۔''

اے بندگانِ الٰہی! چونکہ معاملے کا سارا انحصار زبان اور گویائی پر اور قلم و بیان کے ذریعے تعبیر کرنے پر ہے تو اس سلسلے میں آسمانی ہدایات اور نبوی نصیحتوں کی بھی کوئی کمی نہیں۔ یہ اس قدر وافر ہیں کہ کسی کے لیے کوئی عذر باقی نہیں رہتا۔ کیونکہ گفتگو دلوں میں چھپی باتوں کی ترجمان ہوتی ہے اور سربستہ رازوں سے آگاہ کرتی ہے۔ اس کی کمان سے ایک بار نکل جانے والے تیروں کو لوٹانا اور واپس لانا ناممکن ہے۔

اس لیے دانشمند آدمی کی ذمہ داری ہے کہ گفتگو سے باز رہ کر یا کم سے کم گفتگو پر انحصار کر کے اللہ کی پکڑ سے بچنے کا سامان کرے۔ سلامتی کے ساتھ خاموشی اپنانا ہی اصل بات ہے خاموشی کے موقع پر خاموش رہنا ہی انسانوں کی پہچان ہے، بالکل ویسے جس طرح گفتگو کے موقع پر بولنا بھی نمایاں ترین خوبی ہے۔

حدیث میں آتا ہے: ''آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات بیان کر دے۔'' (مسلم)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جو زیادہ بولے گا، زیادہ خطا کھائے گا اور زیادہ خطا کھانے والے کے گناہ بھی زیادہ ہوں گے اور جس کے گناہ زیادہ ہو گئے، وہ آگ میں جلنے کے لائق ہے۔''

بس آدمی کی خاموشی اور گفتگو خواہش نفس کے برعکس اللہ کی رضا کے تابع ہو جائیں تو ایسے آدمی کو اللہ کی جانب سے توفیق میسر آتی ہے اور اللہ تعالیٰ اسے خاموشی اور گفتگو دونوں صورتوں میں راہِ راست پر چلاتا ہے۔ جو آدمی اپنی بات اور اپنے عمل دونوں کو پیش نگاہ رکھتا ہے، وہ لایعنی اور غیر نفع مند چیزوں میں بہت کم بولتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''کوئی آدمی اللہ سے ڈرنے کا حق ادا نہیں کر سکتا جب تک اپنی زبان کے بارے میں محتاط نہ ہو جائے۔''

زبان کی حفاظت کرنا اور بول چال میں محتاط ہونا ایمان کے کمال اور اسلام کی خوشنمائی کی دلیل ہے۔ اسی سے آدمی لغزش سے بچتا ہے، یہی وضع داری، حسنِ اخلاق اور پاکیزگیٔ نفس کی دلیل ہے۔ اسی سے اللہ کی محبت ملتی ہے، اسی خوبی سے آدمی کو لوگوں کی محبت ملتی ہے اور اس کی ہیبت لوگوں کے دلوں میں بیٹھ جاتی ہے۔ اگر کسی معاشرے کے افراد ان نصیحتوں پر عمل پیرا ہو جائیں تو اس سے بڑھ کر پاکیزہ اور برتر معاشرہ دوسرا کون سا ہو سکتا ہے؟

اس لیے یہ کوئی بڑی بات نہیں کہ زبان کی حفاظت کرنے والے کو جنت کی ضمانت دی گئی ہے۔ صحیح بخاری میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص مجھے اپنی زبان اور شرمگاہ کی ضمانت دے دے، میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔''

بات سنگین اثرات رکھتی ہے اور اس کی جوابدہی بہت مشکل ہے خواہ زبان سے کہی جائے، کانوں سے سنی جائے، اخبارات یا رسائل میں لکھی جائے یا ویب سائٹوں اور مجلسوں میں نقل کی جائے، کتنی ہی باتیں ہیں جو خود

اپنے بولنے والوں کو کہتی ہیں کہ ''ہمیں چھوڑ دو۔''

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آتا ہے ''لوگوں کو جہنم میں اوندھے منہ زبانوں ہی کا کیا دھرا گرائے گا۔''

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا اے اللہ کے پیغمبر ﷺ! نجات کا راستہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: ''اپنی زبان کو قابو میں رکھو، اپنے گھر کو اپنے لیے کافی سمجھو اور اپنی خطاؤں پر رویا کرو۔'' (ترمذی)

اگر ہر مسلمان اپنی ذمہ داری نبھائے اور اپنے واجبات ادا کرتے ہوئے زندگی اور آخرت کو سنوارنے کی کوشش کرے تو آدمی کی اپنی ذات پر اور معاشرے پر اس روش سے بہت دور رس اثرات مرتب ہوں گے۔

اے بندگانِ الٰہی! دوسروں کے بارے میں باتیں بنانا، ان کی غلطیاں ڈھونڈنا اور انہیں پھیلانا اور خوش ہونا، بڑی خطرناک برائی اور بہت بڑا گناہ ہے۔ ایسا کرنے والا اس وقت تک فوت نہیں ہوتا جب تک خود اسی صورت کا سامنا نہ کرلے، جبکہ ''ہر مسلمان کے لیے دوسرے مسلمان کا خون، مال اور عزت حرام ہے۔'' (مسلم)

چنانچہ آپ خود اندازہ کر لیجئے کہ اگر بغیر رہنمائی کے محض خواہشوں کی بنیاد پر اور اپنی بالا دستی و غلبے کے لیے اور دوسروں کو نیچا دکھانے کی نیت سے اختلافی مسائل کا بازار گرم کیا جائے تو صورت حال کس قدر دردناک ہوگی؟

اسی طرح جب نیک لوگوں کی غیبت کے مقصد سے اور علماء، طلباء اور پاکیزہ صفت لوگوں کے خلاف علانیہ اور پس پردہ نفرت پیدا کرنے کے لیے بغیر کسی دلیل اور بنیاد کے اختلافی مسائل اٹھائے جائیں، طنز و تعریض کے تیر چلائے جائیں، طعن و تشنیع کی جائے، مذاق اڑایا جائے اور عقائد اور نیتوں پر بہتان بازی کی جائے تو یہ بھی حد درجہ سنگین صورت حال ہے۔

ایسی خرابیوں سے محفوظ رہنے کے لیے صرف ایسے جذبۂ صادقہ کی ضرورت ہے جس کے ذریعے مومن تقویٰ اور عملِ صالح کی روش اپنا لے، اس کا دل نرم پڑ جائے، اور وہ اپنے پروردگار سے بہت زیادہ ڈرنے والا اور اس کے احکام کی پاسداری کرنے والا بن جائے۔ اپنے آپ کو لایعنی امور میں سوچ بچار سے اوپر اٹھا لینا عقل کے کمال کی دلیل ہے، اس سے آدمی کو دل کا نور ملتا ہے اور بصیرت عطا ہوتی ہے، اسے خوشحالی، دل کا سکون اور نفس کی پاکیزگی میسر آتی ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اللہ اسے راہِ راست پر چلاتا ہے، یہ راستہ روح کی پاکیزگی اور سینے کی طہارت کا راستہ ہے۔

جبکہ دوسری جانب بے مقصد باتوں میں مشغول رہنا، بہت زیادہ بولنا اور امور میں بلاوجہ دخل اندازی کرنا ایسا راستہ ہے جس سے آدمی توفیق سے محروم ہو جاتا ہے، اس کی رائے بگڑ جاتی ہے، حق اس کے لیے واضح نہیں رہتا، دل بگاڑ کا شکار ہو جاتا ہے، وقت برباد ہوتا ہے، علم سے محرومی، دل کی سختی اور سینے کی تنگی جیسے صدمے سہنے پڑتے ہیں، پریشانی، دکھ اور مصیبت جھیلنی پڑتی ہے اور رزق اور عمر سے برکت جاتی رہتی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بے مقصد باتوں کو چھوڑ دینا آدمی کے حُسنِ اسلام کی دلیل ہے۔'' (ترمذی، ابن ماجہ)

جبکہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ بھلی بات کہے یا خاموش رہے۔''

دوسرا خطبہ

حمد و ثناء کے بعد، اے اہل اسلام!

سادگی اور وضاحت اسلامی عقیدے کی نمایاں خوبی ہے، یہاں کوئی بھی شے گمان، وہم اور شبہے کی بنیاد پر کھڑی نہیں رہ سکتی۔ قرآن کریم میں دوسری بے شمار نصیحتوں کی طرح ایک خوبصورت رہنمائی یہ بھی دی گئی ہے کہ

﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا﴾ (بنی اسرائیل:۳۶)

''کسی ایسی چیز کے پیچھے نہ لگو جس کا تمہیں علم نہ ہو یقیناً آنکھ، کان اور دل سب ہی کی باز پرس ہونی ہے۔''

اے پیروان اسلام! قرآن کریم کے یہ مختصر سے لیکن مکمل کلمات دل اور عقل کے لیے ایک ایسی روش متعین کرتے ہیں جو جدید علم کی رو سے متعین کی ہوئی روش پر فوقیت رکھتی ہے کیونکہ یہ دل کی اصلاح اور اللہ کے ڈر کو بھی اہمیت دیتی ہے۔

خشک عقلی مناہج کے مقابلے میں اسلام کی یہی خوبی ہے۔ کسی بھی خبر یا اطلاع کے مقابلے میں کوئی فیصلہ کرنے سے پہلے تحقیق کر لینا قرآن کا سبق اور اسلام کا دقیق منہج ہے۔ جب دل اور عقل اس منہج پر گامزن ہو جائیں تو عقیدے کے میدان میں وہم اور بے بنیاد بات کی، فیصلے اور قضا کی دنیا میں اندازے اور خیال کی اور تجربات، علوم اور تحقیق کے مقابل سطحی احکام اور مفروضوں کی کوئی اہمیت نہیں رہتی۔

لوگ آج جس علمی امانت کا شوروغوغا مچا رہے ہیں، وہ اسی عقلی اور قلبی امانت کا ایک حصہ ہے جس کے متعلق قرآن آگاہ کرتا ہے اور انسان کو اس کے مالک کے حضور سماعت، بصارت اور دل کے حوالے سے جوابدہ قرار دیتا ہے۔

یہ دراصل اعضاء کی امانت ہے جس کے متعلق روز قیامت بندے سے پوچھا جائے گا، ایک ایسی امانت جس کی اہمیت اور گراں باری سے ایک زندہ وجدان کانپنے لگتا ہے، مسلمان کو چاہیے کہ جب کوئی بات کرے یا کسی کا قول دہرائے یا کوئی حرف لکھے یا کسی بھی واقعے یا شخص کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرے تو اس ذمہ داری اور امانت کا احساس کرے۔

سچ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے: ''حقیقت یہ ہے کہ یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو بالکل سیدھی ہے۔''

اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو سربلند فرما اور سرکش، ملحد اور فتنہ پرور لوگوں کو بے یار و مددگار کر دے۔

اے اللہ! اے پروردگارِ عالم! امت اسلام کو ایسا پختہ نظام عطا فرما جس میں فرمانبرداروں کی عزت ہو، نافرمانوں کو ہدایت ملے، جس میں نیکی کا حکم دیا جائے اور برائی سے منع کیا جائے۔

اے اللہ! جو شخص اسلام اور مسلمانوں کا بدخواہ ہو، اسے اپنے آپ میں الجھا دے، اس کی چال کو اسی کی جانب لوٹا دے اور اے رب العالمین! اسے برے حالات میں الجھا دے۔ آمین!

⊙⊙⊙⊙⊙

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے گاؤں میں

تحریر: جناب مولانا عبدالمالک مجاہد حفظہ اللہ

مکاتب جالیات اب سعودی عرب کے طول وعرض میں پھیل چکے ہیں۔ بڑے شہروں میں ان کی تعداد آٹھ سے دس تک بھی ہے۔ اب تو چھوٹے چھوٹے شہروں اور بستیوں میں بھی یہ مکاتب کھل چکے ہیں۔ ان مکاتب کا کام لوگوں میں اسلام اور دین کے حوالے سے آگہی پیدا کرنا ہے۔ غیر مسلموں تک اسلام کی دعوت کو پھیلانا ان کی ذمہ داری ہے۔ اسلام کے بارے میں جو غلط فہمیاں پیدا کی جاتی ہیں ان کو دور کرنا اور معترضین کے سوالات کے جوابات دینا بھی ان دعاۃ کی ڈیوٹی میں شامل ہے۔

اپریل کے شروع میں مکتب جالیات ''بیشہ'' کے ساتھیوں کا فون آیا کہ مجاہد صاحب! ہم آپ کو اپنے سالانہ پروگرام میں شرکت کی دعوت دیتے ہیں۔ بہت سے احباب آپ سے ملاقات کی خواہش رکھتے ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ آپ ایک مرتبہ ضرور تشریف لائیں۔ 18 اپریل کو جمعہ کا دن تھا۔ شام کو انہوں نے سالانہ پروگرام رکھ لیا۔ میں نے ان سے کہا: مجھے آپ کے ہاں آنے میں خوشی ہوگی مگر میں واپسی ''الباحہ'' کے راستے کرنا چاہتا ہوں۔ وہاں دوس قبیلہ آباد ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اسی قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ میں ان کی بستی کو دیکھنا چاہتا ہوں۔

مجھ سمیت بہت سارے قارئین سیدنا ابو ہریرہ کے بارے میں یہی جانتے ہیں کہ وہ یمن سے تشریف لائے تھے۔ ان سے پہلے ان کی بستی کے سردار سیدنا طفیل بن عمرو الدوسی مکہ مکرمہ میں اسی علاقے سے آئے تھے۔ میں جب کبھی سوچتا کہ سیدنا ابو ہریرہ کی بستی کونسی ہے تو تصور میں یمن کے علاقے میں پہنچ جاتا۔ ایک دن میں نے آئی پیڈ پر گوگل سرچ انجن میں لکھا: أَيْنَ قَرْيَةُ سَيِّدِنَا أَبِي هُرَيْرَةَ یعنی سیدنا ابو ہریرہ کا گاؤں کہاں واقع ہے؟ تو جواب ملا کہ ان کی بستی کا نام ''الجبور'' ہے اور یہ مدینہ الباحہ کے قرب و جوار میں ہے۔ میں خوشی سے چیخ اٹھا، اچھا! تو سیدنا ابو ہریرہؓ جس بستی میں رہتے تھے وہ آج کل سعودی عرب میں واقع ہے اور وہاں جانے کے لیے کسی ویزے کی ضرورت نہیں۔ میں نے اسی وقت نیت کر لی تھی کہ اللہ نے چاہا تو میں اس علاقے کی سیر ضرور کروں گا۔ میں دوس قبیلہ کے موجودہ سربراہ سے بھی ملاقات کروں گا۔ میں عربوں کو اور ان کی روایات کو دیکھنا چاہتا تھا جنہیں ہم تاریخ کی کتابوں میں پڑھتے ہیں کہ کیا وہ ابھی تک زندہ ہیں؟ میں جمعہ 18 اپریل 2014ء کو جب بیشہ ائرپورٹ پر اترا تو برادران محمد یسین اور مولوی محمد اسحاق ائرپورٹ پر استقبال کے لیے موجود تھے۔ برادرم محمد یسین مدینہ یونیورسٹی کے کلیۃ الحدیث سے فارغ ہیں۔ کوئی بارہ تیرہ سال سے جالیات بیشہ میں مترجم اور داعی کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔ یہ کورٹ میں بھی ترجمانی کے فرائض سر انجام دیتے ہیں۔ دعوت کا کام بڑی حکمت اور دانش سے انجام دے رہے ہیں۔ پاکستان میں اوکاڑہ کے قرب و جوار کے رہنے والے ہیں۔ اونچے لمبے قد والے مضبوط ڈیل ڈول کے محمد یسین پاکستانی کمیونٹی میں خاصے مقبول ہیں۔ یہ کافی سرگرم سوشل ورکر بھی ہیں۔ وہاں کی جیلوں میں بھی ان کے دروس ہوتے ہیں۔ اس لیے قیدیوں کے مسائل سے خوب واقف ہیں۔ سفارت خانہ جدہ کے ذمہ داران بعض اوقات ان کی خدمات اور تعلقات سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ان کی معرفت انہیں اس علاقے میں رہنے والی پاکستانی کمیونٹی کے حقیقی مسائل سے آگاہی ہوتی رہتی ہے۔

جالیات کے اس سالانہ پروگرام میں آخری مقرر راقم الحروف تھا۔ رات کے نو سوا نو بجے جب میں سٹیج پر آیا تو ہال سامعین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ کوئی 45 منٹ کی تقریر میں راقم نے سامعین کو ہمیشہ اچھی امید رکھنے، عمدہ توقعات سے وابستہ رہنے اور آگے بڑھنے پر ابھارا۔ تاریخ سے مثالیں دیں اور واقعات بیان کیے کہ اگر آپ آگے نکلنا چاہتے ہیں تو مایوسی کو چھوڑ دیں، ہمت سے کام لیں اور جدوجہد کریں۔ بلند حوصلگی سے مسائل کا سامنا کریں تو کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔ اللہ کے رسول ﷺ کی سیرت سے بھی ہمیں یہی سبق ملتا ہے یوں تو میں نے بہت سارے واقعات بیان کیے۔ مگر ایک مختصر سا واقعہ اپنے قارئین کو بطور تحفہ پیش کر کے آگے بڑھوں گا۔

علم کی طلب میں یحیی بن یحیی' اندلس سے امام مالک کے پاس مدینہ طیبہ حاضر ہوئے اور ان کے پاس رہ کر علم حدیث حاصل کرنے لگے۔ ایک دن ایسا ہوا کہ مدینہ میں ایک شخص ہاتھی لے کر آیا۔ امام مالک کے شاگرد طلبہ ہاتھی دیکھنے کو نکلے اور درس چھوڑ کر چلے گئے۔ یحیی اپنی جگہ سے نہ ہلے اور اپنا سبق پڑھتے رہے؛ حالانکہ یہ ایک ایسا جانور تھا جو اندلس میں نہیں پایا جاتا اور ان کے لیے ایک انوکھی چیز تھی، استاذ نے پوچھا یحیی! سب لڑکے ہاتھی دیکھنے چلے گئے ہیں تم کیوں نہیں گئے؟ تو استاذ کی خدمت میں نہایت ادب واحترام سے عرض کیا:

'إِنِّي قَدْ جِئْتُ مِنْ بَلَدِي لِأَنْظُرَ إِلَيْكَ' وَأَتَعَلَّمَ مِنْ هَدْيِكَ وَعِلْمِكَ وَلَمْ أَجِئْ لِأَنْظُرَ إِلَى الْفِيلِ، فَأُعْجِبَ بِهِ وَسَمَّاهُ عَاقِلَ أَهْلِ الْأَنْدَلُسِ'

''میں اپنے وطن اندلس سے آپ کی خدمت میں آپ کو دیکھنے اور آپ سے ہدایت حاصل کرنے اور علم سیکھنے آیا ہوں، میں یہاں ہاتھی دیکھنے نہیں آیا، امام مالک کو ان کی بات اچھی لگی اور ان کا نام اندلس کا عقل مند انسان رکھا''۔ اس ترکیز اور محنت کا نتیجہ یہ ہوا کہ یحیی اندلس کے سب سے بڑے عالم اور فقیہ بنتے ہیں اور ان کے علم سے ایک خلق کثیر مستفید ہوتی ہے۔

پروگرام کے بعد سامعین میں سے اعلی کارکردگی دکھانے والوں میں انعامات کی تقسیم کا سلسلہ خاصی دیر تک چلتا رہا۔

اگلے دن صبح سویرے ہمیں الباحہ کے لیے روانہ ہونا تھا۔ پروگرام کے مطابق ہمیں ناشتہ وہاں پہنچ کر کرنا تھا۔ وہاں ساتھی انتظار کر رہے تھے۔ ہم نکلنے لگے تو برادرم یسین صاحب چائے اور ہلکا پھلکا ناشتہ لے آئے۔ ہمیں الباحہ پہنچنے میں کوئی ڈھائی گھنٹے لگ گئے۔ وہاں کے احباب خصوصاً حافظ محمد سرور نے اس کثرت سے فون کیے کہ مجھے شرم محسوس ہونے لگی..... یا اللہ! لوگ اتنی زیادہ محبت کرتے ہیں۔

الباحہ میں بھی ائرپورٹ ہے، شام میں میری واپسی

الباحہ سے ہی تھی۔ یہ شہر خاصا بڑا ہے۔ میں آج سے دو سال قبل سیاحت کے لیے یہاں آچکا ہوں۔ یہاں کا درجہ حرارت گرمیوں میں بڑا عمدہ اور معتدل ہوتا ہے۔ ہم جالیات کے دفتر پہنچے تو جالیات کے نائب مدیر احمد الزہرانی، الباحہ میں مقیم قراء حضرات اور دیگر پاکستانی دوستوں نے استقبال کیا۔ الباحہ کا مرکز جالیات بہت بڑا ہے۔ اردگرد کے مختلف دیہاتوں میں جالیات کے کم وبیش تیس سے زائد مراکز کام کر رہے ہیں۔ محترم احمد الزہرانی نے پورا دفتر بڑے شوق سے دکھایا۔ ایک ایک چیز اور مکتب کی سرگرمیوں کے بارے میں تفصیلی بریفنگ دی۔ مجھے سب سے زیادہ جس چیز نے متاثر کیا وہ خواتین کے سیکشن کی کارکردگی تھی۔ اس وقت وہ سیکشن خالی تھا۔ بہنیں شام کے وقت آتی ہیں۔ اللہ ہماری سعودی بہنوں کو جزائے خیر عطا فرمائے، انہوں نے اللہ کے رسول ﷺ کی ہجرت اور آپ کی سیرت کے موضوع پر خوب کام کیا ہوا تھا؛ چونکہ میں بھی پاکستان میں اسی قسم کے منصوبے پر کام کر رہا ہوں، اس لیے میں نے ان کے کام سے خوب استفادہ کیا۔ ان کے افکار اور اعمال کو اپنے کیمرے میں محفوظ کر لیا۔

الباحہ کے جالیات میں ناشتہ بہت ہی مزیدار تھا۔ ساتھیوں نے بڑا دسترخوان لگا دیا۔ ہم کوئی پندرہ سے اٹھارہ ساتھی تھے۔ کہنے لگے: ''الباحہ'' میں فول بہت زیادہ مزیدار بنتا ہے۔ واقعی بہت لذیذ فول تھا۔ دسترخوان پر صرف فول ہی نہیں اور بھی بہت ساری اشیاء تھیں۔ ادھر عبدالحسن صاحب کا بار بار فون آ رہا تھا کہ آپ کب آ رہے ہیں؟ ساتھیوں نے بڑی محبت کے ساتھ رخصت کیا۔ کچھ لوگ ہمارے ساتھ اس علاقے کو دیکھنے کے لیے چل پڑے۔ مولوی اسحاق صاحب راستوں کے ماہر ہیں۔ وہ گزشتہ پندرہ اٹھارہ سال سے کتب کی توزیع کا کام کرتے چلے آ رہے ہیں۔ ایک زمانے میں جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ میں پڑھتے تھے۔ مولانا عبداللہ رحمہ اللہ کے شاگرد خاص رہے ہیں۔ پہلوانوں جیسا مضبوط کسرتی جسم، لمبا قد، لمبی داڑھی، دعوت کے کام میں بڑے متحرک..... راستہ میں ہمیں مختلف واقعات سناتے رہے۔ وہ مولانا عبداللہ صاحب کے واقعات بڑے ذوق وشوق سے بیان کرتے ہیں۔ ان کی موجودگی میں ہمیں کسی سے راستہ پوچھنے کی ضرورت نہ تھی۔ ہمارا رخ مغرب کی طرف تھا۔ چوڑی چکلی دو رویہ سڑک کے ذریعے ''المندق'' کے علاقے سے گزر کر ہمیں آگے جانا تھا۔ المندق بہت بڑا شہر نظر آیا۔ یہ الباحہ سے کوئی 80 کلومیٹر کے فاصلے پر ہو گا۔ رسول کریم ﷺ کے عہد میں ''ذوالخلصہ'' نامی بت اسی علاقے میں تھا۔

زمانہ جاہلیت میں دوس، بجیلہ، خثعم، ازد، زبید اور دیگر قبائل اس بت کی پوجا کرتے تھے۔ مؤرخین کے مطابق ''الخلصۃ'' ایک عورت کا نام تھا، اسی لیے اسے ''ولیہ'' بھی کہا جاتا تھا۔ اس بت کو یمن کا کعبہ بھی کہا جاتا تھا۔ جب عرب اس کی پوجا پاٹ کے لیے آتے تو بت کو نذرانے پیش کرتے، اس کے لیے اپنے گھروں سے گندم اور جو وغیرہ اپنے ہمراہ لاتے۔ ذوالخلصہ کے لیے جانور ذبح کرتے اور اس کے اوپر دودھ گراتے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ہر قبیلے نے زمانہ جاہلیت میں اپنا اپنا کعبہ بنا رکھا تھا۔ بعض علماء کے نزدیک ایسے کعبہ جات کی تعداد 21 تک جا پہنچتی ہے۔ مثلاً طائف میں ''لات'' کا کعبہ تھا۔ غطفان کا کعبہ، نجران کا کعبہ وغیرہ۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اہل دوس اس بت کا طواف اسی طرح کرتے تھے جس طرح مکہ مکرمہ میں بیت اللہ شریف کا طواف کیا جاتا ہے۔ یہ لوگ تیروں کے ذریعہ فال نکالتے۔ امرؤالقیس کے بارے میں آتا ہے کہ اس کے باپ کو بنو اسد نے نجد کے علاقے میں اغوا کر کے قتل کر دیا تھا۔ امرؤالقیس نے قسم کھائی کہ وہ جب تک بنو اسد سے اپنے باپ کے قتل کا بدلہ نہ لے لے تب تک غسل کرے گا نہ شراب پیے گا۔ پھر وہ ذوالخلصہ کے پاس آیا۔ اس کا طواف کیا اور پھر اس کے قریب بیٹھ کر تیروں سے فال نکالنے لگا کہ کیا میں اپنے باپ کا بدلہ لوں یا نہ لوں؟ اس کے پاس تین قسم کے تیر تھے جن کے نام الزاجر، الآمر اور المتربص تھے۔ اس کی خواہش تھی کہ فال الآمر یا المتربص کے نام کا نکلے، مگر اس کا فال الزاجر کے نام نکلا، یعنی یہ کام نہ کرو۔ اس نے غصے میں آ کر ایک پتھر اٹھا کر صنم کو دے مارا اور اسے گالی دیتے ہوئے کہنے لگا: 'اعْضُضْ بَظْرَ أُمِّكَ' اور وہاں سے چل دیا۔

قارئین کرام! میں نے آپ کو اس بت کے بارے میں اس لیے قدرے تفصیل سے بتایا ہے کہ اس کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ کی ایک بڑی مشہور حدیث ہے جو میں آگے چل کر آپ کو سناؤں گا۔ اللہ کے رسول ﷺ نے جب مکہ مکرمہ فتح کیا تو کتنے ہی وفود آپ کے پاس آئے اور اسلام قبول کیا۔ ان میں جریر بن عبداللہ البجلی بھی تھے۔ یہ قبیلہ بجیلہ کے سردار تھے۔ مجھے بتایا گیا کہ ان کا گاؤں سیدنا ابوہریرہؓ کے گاؤں سے کوئی تیس کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ ان کا قبیلہ بھی ذوالخلصہ کی پوجا کرنے والوں میں شامل تھا۔ جب یہ اسلام لے آئے تو آپ ﷺ نے ان کی ڈیوٹی لگائی کہ وہ اپنے قبیلہ میں واپس جائیں اور ذوالخلصہ کو پاش پاش کر دیں؛ چنانچہ یہ کم وبیش ڈیڑھ سو مجاہدین کے ساتھ اس بت کو ڈھانے کے لیے اس علاقہ میں آئے۔ مقامی لوگوں نے ان کی خوب مزاحمت کی۔ بنو خثعم قبیلہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے سخت معارضہ کیا، لڑائی ہوئی اور مؤرخین کے مطابق کوئی دو سو افراد قتل ہوئے۔ مجاہدین اسلام نے جب بتوں کا دفاع کرنے والوں پر غلبہ پا لیا تو اس بت کو گرانا شروع کیا۔ یہ بت بہت بڑا اور قوی ہیکل تھا۔ جب اسے توڑنے میں کامیاب نہ ہو سکے تو آگ لگا دی۔ اس موقع پر بت کی حفاظت کرنے والے اور اس کے گدی نشین قتل کر دیے گئے، مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کی بنیادیں پھر بھی قائم رہیں۔ اسلام کے غلبہ کے بعد یہاں پر مسجد بنا دی گئی۔

اب میں آپ کو اللہ کے رسول ﷺ کی ایک حدیث سناؤں گا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا:

'لَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ حَتَّى تَضْطَفِقَ أَلْيَاتُ نِسَاءِ بَنِي دَوْسٍ وَخَثْعَمَ حَوْلَ ذِي الْخَلْصَةِ'

''قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک بنو دوس اور بنو خثعم قبائل کی عورتیں جانوروں پر سوار ہو کر ''ذو الخلصہ'' بت کے اردگرد طواف نہ کر لیں''۔

اللہ کے رسول ﷺ کے صدیوں بعد آہستہ آہستہ اس علاقے میں پھر سے بدعت وشرک پھیلنا شروع ہو گیا۔ ذوالخلصہ بت کا پھر سے احیاء ہو گیا۔ یہ سلسلہ چلتا رہا حتی کہ مجدد الدعوۃ امام محمد بن عبدالوہابؒ کی دعوت پورے جزیرہ عرب میں پھیل گئی۔ آل سعود کی حکومت آئی تو انہوں نے ایسے مقامات پر جہاں جہاں شرکیات وبدعات کا ارتکاب کیا جاتا تھا، ان مراکز کو ختم کر دیا۔ 1921ء اور 1925ء کے درمیان شاہ عبداللہ آل سعود کے والد گرامی

شاہ عبدالعزیز آل سعود رحمۃ اللہ علیہ نے اس علاقے کے گورنر عبدالعزیز آل ابراہیم کو حکم دیا کہ وہ اس بت کو ڈھا دیں۔ اس بات کا اہتمام کریں کہ اس کی بنیادیں بھی ختم ہو جائیں۔ جیسا کہ میں نے اوپر ذکر کیا ہے کہ یہ بت بہت بڑا اور مضبوط تھا۔ چنانچہ قوی لوگوں کی ایک ٹیم جدید ہتھیاروں سے لیس ہو کر آتی ہے اور نہایت مہارت سے اس کی بنیادوں کو ختم کر دیتی ہے۔ اس ٹیم کے ایک ممبر کا کہنا ہے کہ اس بت کی بنیادیں اتنی گہری اور مضبوط تھیں اور اس کے لیے اتنے بڑے بڑے پتھر استعمال کیے گئے تھے کہ ایک ایک پتھر کو دس دس آدمی اٹھاتے تھے۔ اس سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ صدیوں پہلے اس بت کے معمار کتنے اعلیٰ کاریگر تھے اور اپنے معبود بتوں پر وہ لوگ کس قدر فراخ دلی سے خرچ کرتے تھے۔

قارئین کرام! بدقسمتی کی بات یہ ہے کہ ہمارے برصغیر کے ممالک میں بھی جا بجا ایسے مقامات پائے جاتے ہیں جہاں پر غیر اللہ کی پوجا کی جاتی ہے۔ مزاروں پر نذرانے اور چڑھاوے چڑھائے جاتے ہیں، قبروں کو سجدہ کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے: دیکھیں جی! ہم تو بزرگوں کی تعظیم کرتے ہیں۔

مجھے ساتھیوں نے کہا تھا: اگر آپ کو وقت ملے تو بے شک ذوالخلصہ والی جگہ کو بھی ضرور دیکھتے جانا، مگر ہمارے پاس وقت کی قلت تھی۔ اتنا ہی کافی تھا کہ ہم المندق کے علاقے سے گزر کر ''الخابہ'' پہنچ رہے تھے۔ برادرم حافظ عبدالمحسن اپنی گاڑی لیے راستہ میں ہماری رہنمائی کے لیے کھڑے تھے۔ اب ہم ان کی رہنمائی میں الخابہ کی طرف رواں دواں تھے۔ سڑک دو رویہ تھی اور راستے میں بڑے خوبصورت نظارے تھے۔ سڑک کے کنارے قدیم ثقافت پر مبنی عمارتیں بنی ہوئی نظر آ رہی تھیں۔ الخابہ قدرے اونچی جگہ پر تھا۔ ایک بڑے سے گھر میں عبدالمحسن نے گاڑی داخل کی تو ہم بھی ان کے پیچھے چل دیے۔ گاڑی سے نیچے اترے تو معلوم ہوا کہ یہی ان کا گھر ہے اور ہمیں اسی جگہ تھوڑی دیر کے لیے رکنا ہے۔ اس بستی میں بھی جالیات کا دفتر ہے۔ ہم بیٹھے ہی تھے کہ مقامی جالیات کے نائب مدیر شیخ عبداللہ بن قعود الدوسی الزہرانی آ گئے۔ تعارف ہوا۔ وہ اپنے ساتھ قہوہ اور کھجوریں لائے تھے۔ عبدالمحسن نے دسترخوان پر خشک میوہ جات چن دیے۔ مجھے اس قہوہ کی جو خوبی نظر آئی وہ اس میں زنجبیل کا استعمال تھا۔ ادرک کے پاؤڈر کو عربی زبان میں زنجبیل کہتے ہیں۔ صحت کے لیے زنجبیل بلاشبہ اپنے اندر نہایت عمدہ اثرات وفوائد رکھتی ہے۔ سیدنا ابوہریرہ کی بستی ''الجبور'' یہاں سے کوئی پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ میں نے مکان پر نظر دوڑائی، چار کمروں پر مشتمل یہ گھر خاصا کھلا تھا۔ عبدالمحسن کی فیملی بھی ان کے ساتھ رہتی ہے۔ چھوٹا سا خوبصورت بچہ بھی عبدالمحسن کی گود میں تھا، جو ادھر ادھر پھدک رہا تھا۔ جس جگہ ہم نے گاڑیاں کھڑی کی تھیں وہ اس گھر کا صحن تھا۔ میں نے کرایہ پوچھا: کہنے لگے: اس کا کرایہ صرف چار ہزار ریال سالانہ ہے۔ میں نے ''یابلاش'' کا نعرہ لگایا تو کہنے لگے: الحمدللہ! یہ کرایہ بھی ہمارے مدیر کے بھائی ادا کرتے ہیں۔ گویا یہ رہائش میرے لیے مفت ہے۔.....(جاری)

بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کا تین زبانوں پر مشتمل نشریہ منظر عام پر آ گیا

نشریے کو خصوصی طور پر سعودی فرمانروا شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کو دی جانے والی اعزازی ڈگری کے پس منظر میں ترتیب دیا گیا ہے۔

اسلام آباد:۔ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کی 35 سالہ تاریخ میں پہلی بار تین زبانوں اُردو، عربی اور انگریزی پر مشتمل نشریہ جمعہ کو منظرِ عام پر آ گیا۔ 72 صفحات کے اس نشریے کو یونیورسٹی کے صدر ڈاکٹر احمد یوسف الدریویش کی سربراہی میں ایک مجلسِ ادارت نے ترتیب دیا ہے۔ نشریے کے مدیرِ اعلیٰ ڈاکٹر فضلِ ربی ممتاز اور مدیر سید مزمل حسین ہیں۔ یونیورسٹی کے ڈائریکٹر جنرل گلزار احمد خواجہ نے اس نشریے کے سرپرست کے فرائض انجام دیے ہیں۔ اس کی مجلسِ مشاورت میں ڈاکٹر صفی اللہ وکیل، عبداللہ الفیفی اور محمد صادق شامل ہیں۔ اس نشریے کی کمپوزنگ غلام مصطفیٰ، عدیل احمد بٹ اور محمد عاصم ملک نے کی ہے۔

اس نشریے کو یونیورسٹی کے نویں کانووکیشن کی سرگرمیوں کے ابلاغ کے لیے مختص کیا گیا ہے۔ کانووکیشن میں مجموعی طور پر 8923 طلبہ وطالبات کو گریجویشن سے لے کر ڈاکٹریٹ تک کی ڈگریاں دی گئی تھیں۔ کانووکیشن کی خاص بات سعودی فرمانروا شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز آل سعود کو دی جانے والی ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگری تھی۔ انہیں یہ ڈگری سعودی عرب، پاکستان اور عالمِ اسلام کے لیے ان کی خدمات کے اعتراف میں دی گئی۔

اس نشریے کو اُردو میں پیامِ جامعہ، عربی میں رسالۃ الجامعہ جب کہ انگریزی میں IIUI VOICE کے نام دیئے گئے ہیں۔ نشریے میں سعودی فرمانروا کے حالاتِ زندگی تفصیل سے پیش کیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ انہیں ڈگری دیے جانے پر پاکستان اور بیرون پاکستان کی نمایاں شخصیات کے پیغامات بھی نشریے میں شامل ہیں۔ ان شخصیات میں صدرِ پاکستان جناب ممنون حسین کا پیغام حسبِ ذیل ہے:

''میرے لیے یہ فخر وانبساط کا باعث تھا کہ اپنے ملک کے عظیم دوست اور سعودی فرمانروا خادم حرمین شریفین شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز آل سعود کی خدمات کے اعتراف میں بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کی سفارش پر ان کے لیے سیاسیات اور بین الاقوامی تعلقات میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری کی منظوری دوں۔ درحقیقت شاہ عبداللہ امت مسلمہ اور عالمی امن واستحکام کے لیے اپنی عظیم خدمات کے باعث اس ڈگری کے لیے موزوں ترین شخصیت تھے۔

انہیں اس ڈگری کا دیا جانا پاکستان اور مملکت سعودی عرب کے مابین مثالی تعلقات کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ دو ممالک عقیدے تاریخ اور اخوت کے گہرے رشتوں میں جڑے ہوئے ہیں۔ ہم دونوں ممالک مل کر امن و سلامتی کا اسلامی پیغام پوری نوع انسانی کے لیے پیش کرتے ہوئے فخر محسوس کرتے ہیں۔ پاکستان کے عوام سعودی فرمانروا کا بے پناہ احترام کرتے ہیں اور ان کی سوچ اور قیادت کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں۔

میں یونیورسٹی کے اس فیصلے کی تہ دل سے تعریف کرتا ہوں اور یہ امید رکھتا ہوں کہ اس ڈگری کے باعث پاکستان اور مملکت سعودی عرب کے مابین برادرانہ تعلقات میں اضافہ ہوگا ساتھ ہی یہ اقدام اسلامی یونیورسٹی کے تعلیمی معیار کی بلندی کا باعث بھی بنے گا۔ آخر میں رب ذوالجلال کے حضور خادم حرمین شریفین کی درازی عمر، بہترین صحت اور اسلامی یونیورسٹی کی ترقی وتوسیع کے لیے دعا گو ہوں''۔

تین زبانوں پر مشتمل اس نشریے کی تکمیل پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے یونیورسٹی کے صدر ڈاکٹر احمد یوسف الدریویش نے اس کی مجلسِ ادارت اور مجلسِ مشاورت کو سراہا ہے اور انہیں مبارک باد دی ہے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ تین زبانوں پر یہ نشریہ آئندہ بھی اسی طرح شائع کیا جاتا رہے گا۔ یہ نشریہ یونیورسٹی ویب سائٹ iiu.edu.pk پر ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ ملک کی اہم شخصیات نے اس فیصلے کی تحسین کی ہے وہاں ملک عبداللہ بن عبدالعزیز حفظہ اللہ کی درازی عمر اور صحت کی دعا کی ہے۔

سید مزمل حسین ایڈیٹر "IIU VOICE" ڈپٹی ڈائریکٹر (مطبوعات)، ادارہ تحقیقاتِ اسلامی، اسلام آباد

موسیقی شریعت کے آئینہ میں!

تحریر
جناب مولانا حافظ عبدالبصیر

اسلام دین فطرت ہے اور اسلام نے ان ہی چیزوں کا حکم دیا ہے جو انسانیت کے لئے مفید ہیں اور ان تمام چیزوں کے ارتکاب سے منع کیا ہے جن سے انسانیت کا تشخص متاثر ہوسکتا ہے۔ موجودہ مسلم معاشرے میں بہت سی برائیاں مسلمانوں میں پروان چڑھ رہی ہیں جن کے مضر اثرات مسلم معاشرے پر مرتب ہو رہے ہیں۔ اسلام نے موسیقی، گانے بجانے، دیگر آلات طرب، جیسے طبلے، بانسریاں، ڈھول، سارنگیاں، ڈگڈگیاں، گیٹار، آرکے اسٹار، ڈی جے و دیگر میوزک کی قسمیں، ذکر الٰہی وفکر آخرت سے غافل کرنے والی ان تمام لہولعب کی چیزوں کو ممنوع قرار دیا ہے۔

کیونکہ اس میں مشغول ہونے کے بعد انسان کا قیمتی وقت ضائع ہو جاتا ہے اور آدمی گانوں کے سبب غفلت و مدہوشی کا شکار ہو کر فرائض سے بھی غافل ہو جاتا ہے۔ موسیقی، فحش گیتوں اور نغموں سے دل کے اندر نفاق و شقاق کی تخم ریزی ہوتی ہے جو نفس امارہ کے لئے گناہوں کی طرف آمادگی کا سبب بنتا ہے۔ چنانچہ اسلام نے مسلمانوں کو ان تمام چیزوں کے ارتکاب سے منع کیا جن کے مسلم معاشرے پر برے اثرات پڑتے ہیں۔ ان جیسی وجوہات کی بناء پر موسیقی کو مذموم قرار دیا ہے، اس لئے کہ بے حیائی وزنا کے اسباب میں ایک اہم سبب موسیقی کا سننا بھی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے زنا کاری سے روکتے ہوئے زنا کے اسباب ومحرکات کی قربت سے بھی منع کیا ہے۔

موسیقی (گانے بجانے) کی مذمت قرآن کریم میں

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس کی قباحت بیان کرتے ہوئے عذاب کی وعید سنائی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ﴾ (لقمان:٦)

اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو لغو باتیں خریدتے ہیں تاکہ وہ علم کے بغیر اللہ کی راہ سے گمراہ کریں اور اس کا مذاق اڑائیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے رسوا کن عذاب ہے۔ عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ یہ آیت مبارکہ گانے اور ان سے مشابہ چیزوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور امام واحدیؒ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اکثر مفسرین ''لہوالحدیث'' سے مراد گانا اور موسیقی لیا ہے۔ (الغناء)

اس آیت کریمہ میں مذکورہ ''لہوالحدیث'' کی تفسیر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور عبداللہ بن عباسؓ نے گانے بجانے سے کی ہے، ان کے علاوہ سعید بن جبیر، قتادہ، جابر، عکرمہ، ابراہیم نخعی، مجاہد، مکحول، اکابر تابعین رحمہم اللہ سے یہی تفسیر منقول ہے۔ (جامع البیان تفسیر الطبری وتفسیر القرآن العظیم لابن کثیر)

قرآن کریم میں تالیوں اور سیٹیوں کو کفار مشرکین کی عادات سے تعبیر کیا گیا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے کفار و مشرکین کے بارے میں ارشاد فرمایا:

﴿وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِندَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَتَصْدِيَةً﴾ (الانفال:٣٥)

''اور ان لوگوں کی نماز خانہ کعبہ کے پاس سیٹیاں اور تالیاں بجانے کے سوا کچھ نہ تھی۔ اس آیت کی تفسیر میں عبداللہ بن عباسؓ اور دیگر مفسرین جیسے حسن بصری، قتادہ رحمہم اللہ نے سیٹیاں اور تالیاں بجانا مراد لیا ہے جو کہ موسیقی کی ایک قسم ہے۔''

(اغاثۃ اللھفان لابن قیم)

قرآن کریم میں موسیقی، گانا بجانا کو کفار ومشرکین کا طرز عمل قرار دیا گیا ہے، ارشاد ربانی ہے:

﴿أَفَمِنْ هَٰذَا الْحَدِيثِ تَعْجَبُونَ ○ وَتَضْحَكُونَ وَلَا تَبْكُونَ ○ وَأَنتُمْ سَامِدُونَ﴾ (النجم:٥٩-٦١)

''کیا وہ یہی باتیں ہیں جن پر تم اظہار تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو اور روتے نہیں ہو اور غفلت میں مبتلا ہو کر (گا بجا) کر انہیں ٹالتے ہو۔''

اس آیت میں لفظ 'سامدون' کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا فرمان ہے کہ قبیلہ حمیر کی زبان میں 'السمود' گانے بجانے کو کہتے ہیں۔ (تحریم الات الطرب للالبانی) اور تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ کفار مکہ قرآن کریم کی آواز کو دبانے اور لوگوں کی توجہ ہٹانے کے لئے زور زور سے گانا شروع کر دیتے تھے۔ معلوم ہوا کہ گانا بجانا اور فحش نغمات و دیگر آلات طرب کفار ومشرکین کا مشغلہ تھے، لیکن دور حاضر میں ہم موسیقی کے اتنے عادی ہو گئے ہیں کہ اس کے بغیر زندگی گزارنا ہمارے لئے مشکل ہوگیا ہے۔ قرآن کریم سن کر سکون حاصل کرنے کے بجائے ہم گانے سن کر لطف اندوز ہوتے ہیں۔ وہی گانے ہماری زبان پر جاری رہتے ہیں۔ ذکر و اذکار تلاوت قرآن اور دیگر دعاؤں کے اہتمام سے ہم غافل ہو گئے ہیں۔ مذکورہ قرآنی آیات میں موسیقی (گانے بجانے) کی مذمت کی گئی ہے، احادیث میں بھی موسیقی کی سختی سے مذمت کی گئی ہے اور اس کے ناجائز ہونے میں رسول اللہ ﷺ کے واضح ارشادات موجود ہیں۔

موسیقی، گانا بجانا اور دیگر آلات موسیقی کو لعنت زدہ قرار دیا گیا ہے۔ انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((صوتان ملعونان فی الدنیا والآخرۃ مزمار عند النعمۃ ورنۃ عند المصیبۃ)) (البحر الزخار مسند البزار)

دو آوازیں دنیا و آخرت میں ملعون ہیں: ایک خوشی کے وقت (ڈھول تاشے) بانسری بجانا اور مصیبت کے وقت نوحہ کرنا۔ عام طور پر لوگ خوشی کے موقعوں پر اظہار مسرت کے لئے ناچ گانے کا اہتمام کرتے ہیں جو درحقیقت دنیا و آخرت میں لعنت کے کام ہیں، جیسا کہ سابقہ حدیث سے پتہ چلتا ہے۔ آج ہماری شادیاں اور دیگر تقاریب، بالخصوص موسیقی اور فلمی گانوں کے بغیر انجام نہیں پاتیں۔ ان محفلوں اور مناسبتوں پر میوزک کا استعمال ہم تمام کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

ضحاکؒ نے فرمایا ہے کہ گانا دل کو فاسد اور رب کو

ناراض کرتا ہے۔ موسیقی اور شراب نوشی عصر حاضر میں بالکل عام ہوگئی ہے، حتیٰ کہ اس کے مقابلے بھی ہونے لگے ہیں، لہٰذا اس انداز کے گناہوں کا عام ہونا عذاب الٰہی کے نزول کا موجب ہوسکتا ہے۔

ابو مالک الاشعریؓ نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ

((لیکونن من امتی اقوام یستحلون الحر والحریر والخمر والمعازف)) (صحیح البخاری)

''میری امت میں ایسے لوگ ضرور پیدا ہوں گے جو شرمگاہ (زنا) ریشم، شراب اور گانا و آلات موسیقی کو حلال سمجھنے لگیں گے۔'' آج گانوں اور میوزک کا استعمال اس قدر عام ہوگیا ہے کہ مسلمانوں کے اندر اس کی قباحت ہی ختم ہوگئی ہے اور اسے تہذیب جدید کا اٹوٹ حصہ سمجھا جانے لگا ہے۔

ابو مالک الاشعریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لیشر بن ناس من امتی الخمر یسمونها بغیر اسمها یعزف علی رؤسهم بالمعازف والمغنیات یخسف الله بهم الارض ویجعل لهم القردة والخنازیر)) (سنن ابن ماجه)

''میری امت میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو نشہ آور چیزیں (شراب وغیرہ) استعمال کریں گے اور اسے دوسرا نام دیں گے، ان کے سامنے ڈھول تاشے بجیں گے اور گانے والیاں گانا گائیں گی، جب ایسی صورت حال پیدا ہو جائے گی تو اللہ تعالیٰ ان کی شکل وصورت کو سور اور بندر بنائے گا اور انہیں زمین میں دھنسا دے گا۔''

عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ان الله حرم الخمر والمیسر الکوبة))

(سنن بیهقی)

''یقیناً اللہ تعالیٰ نے تم پر شراب، جوا اور ڈھول تاشے (موسیقی) کو حرام کر دیا ہے۔''

''اس حدیث سے واضح انداز سے موسیقی کو حرام قرار دیا گیا ہے۔'' گانے اور آلات موسیقی کا کاروبار بھی ممنوع ہے اور اس رو سے موبائل اور آئی پیڈز پر گانے اور میوزک ڈاؤن لوڈ کرنا بھی غلط ہے۔ اس قسم کی چیزوں سے حتی الامکان بچنا ضروری ہے۔ سلیمان بن موسیٰؒ سے روایت ہے کہ میں ابن عمرؓ کے ساتھ ایک راستہ میں جا رہا تھا، ہم نے مزامیر کی آواز سنی تو ابن عمرؓ نے وہ راستہ بدل لیا اور اپنی انگلیاں اپنی کانوں میں ڈال لیں اور مجھ سے پوچھا کہ اے نافع! کیا اب بھی تم کو وہ آواز سنائی دیتی ہے، کیا تم اسے سنتے ہو؟ میں نے کہا، جی ہاں، پھر ابن عمرؓ کچھ دور اور چلے اور پھر پوچھا، اے نافع! کیا اب بھی تم وہ آواز سنتے ہو؟ میں نے کہا، نہیں۔ تب ابن عمرؓ نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں سے نکالیں اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ (سنن ابن ماجہ)

ہمارے معاشرے میں گانا بجانا، موسیقی آلات طرب کا استعمال بڑے زوروں پر ہے۔ گھروں، گاڑیوں، گلی کوچوں، بازاروں تک محدود نہیں بلکہ مسجد جیسے مقدس مقامات پر بھی عام ہو رہا ہے۔ کوئی پروگرام موسیقی اور میوزک کے بغیر نظر نہیں آتا۔ صبح و شام موسیقی ہمارے کانوں سے ٹکراتی ہے، نماز کے دوران اچانک موبائل کی میوزک بجتی ہے یا گانے بجتے ہیں تو اپنی اور دوسروں کی نمازوں میں خلل پیدا ہوتا ہے، حتیٰ کہ فون پر کسی سے بات کرنے کے لئے نمبر ڈائل کرتے ہیں تو کالر ٹیون کی شکل میں اس وقت بھی گانے اور میوزک کی دھن بجتی ہے۔ امام جلال الدین سیوطیؒ نے فرمایا کہ راگ اور موسیقی حرام ہے۔ (عون المعبود) عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے۔ (سنن بیہقی)

قرآن کریم کی آیات، احادیث رسول ﷺ، آثار صحابہؓ اور اقوال تابعینؒ کے پیش نظر صحابہؓ و تابعینؒ اور جمہور علماء امت کے نزدیک گانا و موسیقی ناجائز ہے۔ (منہاج السنہ لابن تیمیہ اغاثۃ اللہفان، نیل الاوطار)

سابق مفتی اعظم سعودی عرب شیخ عبداللہ بن بازؒ سے گانوں اور موسیقی کے سلسلہ میں سوال کیا گیا کہ تو انہوں نے کہا کہ گانا و موسیقی سننا حرام ہے۔ (رسالۃ حکم الغناء) آج گانے اور موسیقی کے بغیر نہ ہماری خوشی مکمل ہوتی ہے نہ غم، گویا کہ موسیقی و گانے ہماری زندگی کا اہم حصہ بن گئے ہیں۔

موجودہ مسلم معاشرے پر نگاہ ڈالنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ گانے بجانے، موسیقی اور دیگر آلات طرب و میوزک نے معاشرتی فضاء کو آلودہ کر دیا ہے۔ فلمی نشریات، ریڈیو، ٹی وی چینلز، سی ڈی، ڈی وی ڈی، موبائل، کمپیوٹر، انٹرنیٹ اور اس طرح کے دیگر آلات نے موسیقی اور گانوں کو بکثرت فروغ دے کر تہذیب و ثقافت پر جو اثر ڈالا ہے وہ انتہائی حیران کن اور ہلاکت خیز ہے جس سے شرم و حیا کا جنازہ نکل گیا اور بے پردگی عام ہوگئی۔ غیرت و حمیت اور عفت و عصمت کی شمع بجھنے لگی ہے۔ دیندار لوگوں اور پردہ نشین خواتین کو دقیانوسی ذہنیت اور فرسودہ خیالات کا حامل سمجھا جانے لگا ہے۔ مسلمان غیر شعوری طور پر موسیقی پر فریفتہ ہو کر اپنے ایمان و اخلاق کا سودا کر بیٹھے ہیں۔ گانے بجانے اور موسیقی کی نشریات سے جہاں ہمارے افکار و خیالات متاثر ہوئے اور عادات و اطوار میں بگاڑ پیدا ہوا وہیں ہم مذہبی تعلیمات، تلاوت قرآن، ذکر و اذکار اور دیگر عبادتوں سے بھی محروم ہوگئے ہیں۔

آج اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بجائے موسیقی کو روح کی غذا سمجھا جانے لگا ہے۔ **FM** ریڈیو چینلز تو اس شیطانی تبلیغ میں پیش پیش ہیں۔

نوجوان نسل کو فن کے نام پر گمراہ کیا جا رہا ہے۔ ایسے ایسے فحش و بیہودہ گانے سنائی دیتے ہیں کہ الامان والحفیظ گویا غیرت کا جنازہ نکل چکا ہے۔ دین اسلام سے وابستہ لوگوں کو حقیر اور گلوکار، بھانڈ اور مراثیوں کو معزز و محترم ٹھہرایا جانے لگا ہے۔

کنجروں کو آئے روز ایوارڈ سے نوازا جاتا ہے۔ سرکاری سرپرستی میں ان کے علاج معالجہ اور بیرون ممالک دوروں کا اہتمام ہوتا ہے۔ وطن عزیز کے نام نہاد کنجر و فنکار ایک پڑوسی ملک میں جا کر بہت خوش دکھائی دیتے ہیں۔ وہ ہندو مسلم کلچر میں کوئی فرق محسوس نہیں کرتے حالانکہ ملک پاکستان کی بنیاد ہی دو قومی نظریہ پر کھڑی ہوئی تھی۔

آخر میں امام اوزاعیؒ کا قول نقل کرتے ہوئے میں اپنی تحریر ختم کرتا ہوں کہ ''لاتدخل ولیمة فیها طبل ومعازف'' ایسی شادی اور ولیمہ کی دعوت میں مت جاؤ جس میں طبلہ و سارنگی اور گانا بجانا ہو۔ لہٰذا آج ہم اپنا محاسبہ کریں، گانوں اور موسیقی سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی اس لعنت زدہ کام سے بچانے کی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں گانے اور موسیقی سننے اور دیکھنے سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

وما علینا الا البلاغ.

حضرت بٹالویؒ سے مرزا قادیانی کا آخری فیصلہ

تحریر: جناب ڈاکٹر محمد بہاء الدین حفظہ اللہ

دوسری قسط

(شیخ الاسلام حضرت مولانا بٹالویؒ فرماتے ہیں)

فیصلہ واقرار نامہ منقولہ بالا کے مضمون پر مجھ سے بھی دستخط کرائے گئے ہیں اور میں نے اس فیصلہ کو اپنی منشاء کے عین مطابق سمجھ کر بڑی خوشی سے اور فوراً اس پر دستخط کر دیئے جس کی وجہ یہ ہوئی کہ اس تاریخ ۲۵ فروری ۱۸۹۹ء کو ملزم تو مرزا ہی تھا اور اسی کی اس تاریخ بحیثیت ملزم عدالت میں حاضری و پیشی تھی۔ اور اسی سے صاحب مجسٹریٹ نے اس مضمون کا اقرار نامہ لکھانا چاہا تھا۔ میں اس روز مقدمہ کی کیفیت دیکھنے کو بطور خود گورداسپور جا پہنچا تھا۔ میرا کوئی تعلق اس تاریخ کے مقدمہ سے نہ تھا۔ گو پہلے ۱۱ جنوری ۱۸۹۹ء کو سرسری طور پر بمقام گورداسپور میرا بیان بھی لیا گیا تھا اور پھر بتاریخ ۱۳ فروری ۱۸۹۹ء بمقام پٹھان کوٹ مجھے بحیثیت سرکاری گواہ کے بلایا گیا تھا۔

قانون دان اصحاب واحباب کا عام خیال ہے کہ اگر میں اس تاریخ گورداسپور نہ جاتا تو مجھ سے اس اقرار نامہ پر دستخط نہ کرایا جاتا۔ مگر جب میں وہاں پہنچا، اور مرزا قادیانی کو علم ہوا تو جس وقت مرزا قادیانی سے مجسٹریٹ نے اقرار نامہ لکھوانا چاہا، اس وقت اس نے یہ عذر پیش کیا کہ میرا مخالف بھی اس وقت احاطہ عدالت میں موجود ہے، اس سے بھی یہ اقرار نامہ لیا جائے۔ اس پر نیک نیت مجسٹریٹ نے (جس کو دفع شر اور امن قائم کرنا منظور تھا، اور اس مقدمہ کو طول دینا یا کسی کو ضرر پہنچانا منظور نہ تھا) مجھے بھی کمرہ عدالت میں بلایا اور حسب استدعا مرزا مجھ سے بھی اس اقرار نامہ پر دستخط کرانا چاہا تو میں نے بلا تامل اور فوراً دستخط کرنا منظور کیا۔ جس کی وجہ ایک یہ ہوئی کہ میں پہلے ہی سے مرزا سے بحث و خطاب قطع کرنا چاہتا تھا جس کے واسطے دو دفعہ اعلان دے چکا تھا جو منقول ہوا۔ دوسری وجہ یہ کہ میں نے اس وقت یہ خیال کیا کہ اگر میں ذرا بھی تامل و توقف کرونگا تو مرزا کو ایک عذر اور بہانہ ہاتھ آجائے گا اور وہ بھی دستخط کرنے سے انکار کر جائے گا۔ اور ایسا موقعہ پھر ہاتھ نہ آئے گا جس میں اس کی انذاری پیشگوئیاں بند اور نبوت ختم ہوتی ہے اور اس کے منذر الہامات اور بد دعاؤں پر جو اس کے انجن دکانداری کے چلتے پرزے ہیں مہر لگائی جاتی ہے۔ اور یہ تجویز سزا جانی و مالی سے بدرجہا بڑھ کر مؤثر ہے کیونکہ اگر اس کو جانی سزا ہوگی تو وہ قومی شہید کہلائے گا اور صدہا عوام کو اپنے دام میں پھنسا جائے گا اور اگر مالی سزا تجویز ہوگی تو وہ ایک کے بدلے دس وصول کرے گا اور اس سے اس کی دکان کو اور بھی فروغ ہوگا۔ اور اگر اس سے مچلکہ لیا جائے گا تو وہ صرف ایک سال کے لئے یا بمنظوری سیشن جج تین سال کے لئے ہوگا، نہ اس اقرار نامہ کی طرح تمام عمر کے لئے، یہ سوچ کر میں نے خوشی سے اور بلا توقف اقرار نامہ پر دستخط کر دیا۔

اور یہ بات ظاہر ہے، اور دفعات اقرار نامہ کو سرسری طور پر پڑھ کر بھی کس و ناکس کو سمجھ آسکتی ہے کہ اس اقرار نامہ کی دفعات الغایت ۳ اور دفعہ ۵ تو خاصۃً مرزا ہی کے متعلق اور اس پر موثر ہیں۔ خاکسار (محمد حسین) سے ان کا کوئی تعلق نہیں کیونکہ نہ میں الہامی پیش گوئیاں کرتا ہوں، اور نہ میں کسی کے حق میں بد دعائیں کیا کرتا ہوں، اور نہ میں کسی امر کے تصفیہ کیلئے مباہلے کی درخواست کرتا ہوں، نہ مجھے ملہم ہونیکا دعوی ہے، نہ الہام بازی اپنا شیوہ ہے، نہ بطور کرامت مستجاب الدعوات ہونے کا ادعاء۔ یہ سب دعاوی تو اس وقت پرافٹ قادیان (مرزا غلام احمد) اور اس کی جماعت میں پائے جاتے ہیں۔

دفعہ ۴ خاکسار اور مرزا دونوں کے متعلق ہے اور وہ میرے عمل کے بھی ویسے ہی لائق ہے جیسی مرزا کے لئے واجب العمل ہے۔ سو اس عمل کے لئے میں پہلے ہی مستعدی ظاہر کر چکا تھا جب میں نے دو دفعہ موقوفی جنگ کا اعلان دیا تو اس میں مباحثہ کے اندر ایسے الفاظ کو استعمال نہ کرنا خود تسلیم کیا اور یہی اس دفعہ کا منشاء ہے کہ مباحثہ کے وقت ایک فریق دوسرے کو کافر دجال وغیرہ نہ کہے جس سے اشتعال طبع پیدا ہو کر نقص امن عامہ خلائق لازم آوے۔ اس دفعہ کا یہ منشاء ہرگز نہیں کہ ایک فریق دوسرے کو کافر نہ سمجھے اور اس باب میں اپنے اعتقاد و کانشنس کو بدل دے۔ اور اگر کوئی شخص کسی فریق سے دوسرے فریق کے حق میں اور اس کے اعتقادات کی نسبت فتوی پوچھے تو وہ اس کے حق میں اور ان کے اعتقادات کی نسبت وہ فتوی نہ دے جس کو اپنے اعتقاد میں صحیح و واجبی مانتا ہے بلکہ برخلاف اپنے اعتقاد کے وہ اس کو مسلمان اور اپنا موافق مذہب خیال کرلے۔

اس امر کا نہ مجسٹریٹ نے کسی فریق سے اقرار لیا، اور نہ کوئی حاکم وقت اصول نیوٹریلٹی (neutrality) کی رو سے کسی سے اقرار لینے کا مجاز ہے۔ اور نہ کسی فریق نے اس امر کا اقرار کیا ہے کہ آئندہ ہم ایک دوسرے کو اپنا بھائی مسلمان سمجھیں گے۔ اور ایک دوسرے کے حق میں اس کے عقاید باطلہ کی نظر سے فتوی کفر نہ دیں گے۔ دنیا کے جملہ مذاہب مختلفہ کے کل اشخاص اپنے مخالف گروہ کو گمراہ سمجھتے ہیں، جب ان سے ان کے مخالف کی نسبت فتوی پوچھا جاتا ہے تو وہ اس کے حق میں وہی فتوی دیتے ہیں جس کو وہ اپنے خیال میں صحیح و واجبی سمجھتے ہیں۔ اس امر کو تمام دنیا سے کوئی شخص نہیں اٹھا سکتا، تمام روئے زمین کا بادشاہ ہی کیوں نہ ہو۔

مرزا نے اپنے اشتہار ۱۷ دسمبر ۱۸۹۹ء میں یہ مضمون غلط اور خلاف واقعہ مشتہر کیا ہے کہ ابوسعید محمد حسین نے اس اقرار نامہ پر دستخط کر کے اپنے فتوی کو جو اشاعۃ السنہ جلد ۱۳ میں شائع کیا تھا، منسوخ کر دیا۔ اسی بنا پر مرزا نے اس اشتہار میں یہ بھی دعوی کیا ہے کہ وہ فیصلہ ابوسعید محمد حسین بٹالوی کے منشاء کے برخلاف ہوا جس کا جواب پہلے گذر چکا ہے۔

(شیخ الاسلام مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں) ہم کو مرزا قادیانی سے بحث و خطاب منظور نہیں۔ ہم صرف پبلک کو آگاہ کرنے کی غرض سے اس امر کا اظہار واجب سمجھتے ہیں کہ مرزا نے اس بیان میں مجھ پر اور مجسٹریٹ ضلع پر افتراء کیا اور پبلک کو دھوکہ دیا۔ خاکسار بشمول تمام مسلمانوں کے جو مذہب باطل مرزا کے مخالف ہیں، مرزا کو اس کے عقائد باطلہ مخالفہ اسلام کے سبب ویسا

ہی گمراہ جانتا ہے جیسا کہ اس اقرار نامہ پر دستخط کرنے سے پہلے جانتا تھا اور اس کے حق میں وہی فتوی دیتا ہے جس کو جلد ۱۳، اشاعۃ السنہ میں مشتہر کر چکا ہے۔ فیصلہ مقدمہ اور دستخط اقرار نامہ کے بعد مجھ سے مولوی برکت علی صاحب منصف تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر نے سید حیدر حسین قانون گو تحصیل مذکور کے سامنے امرتسر و لاہور کی گاڑی میں مرزا صاحب کی نسبت فتوی پوچھا تو خاکسار نے وہی فتوی دیا۔

مرزا کے خاص حواری یعقوب ا ڈیٹر ا خبار الحکم (قادیان) نے بٹالہ کے سٹیشن پر مجھ سے مرزا کے حق میں فتوی پوچھا تو میں نے وہی فتوی دیا۔ اس نے کہا کہ یہ فتوی تحریر کر دو۔ میں نے جواب میں کہا کہ تحریری سوال پیش کرو گے تو تحریری جواب ملے گا۔ انجمن اسلامیہ روڈکی کے سکرٹری منشی مہر بخش صاحب نے مرزا کی نسبت میرا خیال پوچھا تو میں نے اس کے جواب میں اپنے اسی خیال قدیم کا اظہار ایک خط کے ذریعہ کیا۔ یہ مراسلت درج ذیل ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم حضرت اقدس مولانا مولوی ابوسعید محمد حسین سلمہ کی خدمت میں بعد ماوجب عرض کیا جاتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے ایک اشتہار نسبت جناب معہ دیگر احبان والا شان شائع کیا تھا جس کی میعاد ۱۳ ماہ تھی جو پندرہ جنوری سنہ رواں (۱۹۰۰ء) کو منقضی ہوگئی اور یہ اشتہار بہت زور کا تھا۔ ماحصل اشتہار کا میرے مفہوم میں اول یہ ہے کہ آئندہ مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب حضرت مرزا صاحب کے دعاوی کو حق جانیں گے۔ یا جو کچھ ہو۔ اشتہار کو جو خاص حضرت کے حق میں حضرت مرزا صاحب نے دیا تھا اس کو کیا خیال فرماتے ہیں۔ اور آئندہ کے واسطے حضرت کا نسبت حضرت مرزا صاحب کے کیا خیال ہے۔ یعنی ۱۶ جنوری ۱۹۰۰ء سے میرے نزدیک دونوں حضرات واجب الخدمت ہیں اور ہم لوگ ہر دو حضرات کے مطیع حکم ہیں یا ہم جو کچھ فرمائیں اس میں ہم لوگوں کو کوئی منصب لب کشائی کا نہیں ہے اور نہ ہونا چاہیے۔ ہم لوگوں کی سعادت اس میں ہے کہ علماء کے فرمانبردار رہیں۔ ملہم ربانی ملا الہ بخش کا اشتہار مورخہ ۱۰ نومبر ۱۸۹۸ء اور حضرت مرزا صاحب کا اشتہار مورخہ ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء ملاحظہ ہوا۔ اب حضرت صاحب سے دریافت طلب یہ امر ہے کہ مرزا صاحب کی نسبت حضرت والا کا عقیدہ سابقہ اب بھی ہے، یا ان کے دعاوی کو حضرت والا حق بجانب خیال فرماتے ہیں۔ اور اشتہار کو جو آپ کی نسبت معہ دیگر صاحبان شائع ہوا تھا، اس کو کیا خیال فرماتے ہیں۔ حضرت سے درخواست ہے کہ اشتہار اور مرزا کی نسبت اس وقت جو حضرت کا خیال ہو اس سے مفصل مطلع فرمایا جاوے۔ بغرض حصول جواب رقیمہ نیاز ہذا دو پیسہ کا ٹکٹ خط کی پیشانی پر چسپاں ہے، مہربانی فرما کر جواب مفصل بعجلت تمام مرحمت فرمائیں۔ حضرت والا کا نیاز مند خاکسار آثم محمد مہر بخش عفی عنہ۔ روڑکی۔ مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۰۰ء وقت ۷ بجے شام

(مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم فرماتے ہیں کہ انہوں نے جواباً لکھا): میں غلام احمد ساکن قادیان کو ویسا ہی بد اعتقاد اور مخالف اسلام جانتا ہوں جیسا کہ پہلے جانتا تھا اور جو فتوی علمائے پنجاب و ہندوستان نے اس کی نسبت جاری کیا ہوا ہے اور وہ اشاعۃ السنہ جلد ۱۳ میں چھپا ہوا ہے وہی فتوی میں اس کے حق میں دیتا ہوں۔ جب مجھ سے کوئی پوچھتا ہے اور اس کے دعوی کو جو برخلاف اسلام اس نے کیا ہے میں نہیں مانتا۔ اوس کی پیش گوئی اشتہار ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء کو خدا نے جھوٹا کیا۔ ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء اس کی تاریخ گزر گئی اور میں خیر و عافیت سے ہوں، ایسے ہی دوسرے دو شخص جن کے حق میں وہ پیش گوئی اس نے کی تھی وہ پیشگوئی اسی کے حق میں الٹی پڑی کہ خدا تعالی نے اس کو پیش گوئی مذکور کے سبب ایک مقدمہ میں ملزم بنایا اور اس سے وہ تب رہا ہوا جب کہ اس نے اقرار حلفی عدالت میں کیا کہ میں ایسی پیش گوئی کسی شخص کے حق میں نہ کرونگا۔ گویا آئندہ کے لئے اس کی نبوت بند کر دی گئی۔ آپ اسکی کسی تحریر کے فریب و دھوکہ میں نہ آجائیں۔ فتوی مذکور... اور دیگر رسائل اشاعۃ السنہ ہمارے پاس میں جو پانچ سال کے پانچ جلدوں میں ہیں اور ہر ایک جلد ۳۸۴ صفحہ میں ختم ہوئی ہے... منگا کر ملاحظہ کریں۔ اور دیکھیں کہ ایسا شخص حضرت کہلانے کے لائق ہے، جیسا کہ آپ اس خط میں اس کو حضرت لکھتے ہیں۔

سابقاً آپ کے خط ۲۴ ستمبر ۱۸۹۸ء کے جواب میں جو خط مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۸۹۸ء نمبر ۴۷۳ آپ کے نام روانہ کیا تھا اس پر آپ نے کیا تعمیل کی۔ ایسا نہ ہو کہ آپ میرزائی بداعتقاد ہو جائیں۔ آپ ایک اسلامی انجمن کے سیکرٹری ہیں۔ آپ کو ایسی بلا سے بچنا نہایت ضروری ہے۔ میری اس نصیحت کو قبول کر کے اطلاع نہ دی تو پبلک اہل اسلام کی اطلاع کے لئے اس خط کو رسالہ میں چھاپ دیا جائے گا۔ من مقام بٹالہ۔ ۳۱ جنوری ۱۹۰۰ء۔ راقم: ابوسعید محمد حسین بٹالوی۔ (ماہنامہ اشاعۃ السنہ جلد ۱۹)

(مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں) الغرض اپنے فتوی یا اعتقاد کو میں نے نہیں بدلا اور نہ منسوخ کیا اور نہ اس دفعہ چہارم اقرار نامہ کا یہ منشاء ہے۔ صرف مباحثہ میں ان الفاظ کو بالمقابلہ استعمال نہ کرنے دونوں فریق نے وعدہ و اقرار کیا ہے۔ اور یہی اس دفعہ چہارم کا منشاء ہے۔ ناظرین اشتہار مرزا قادیانی مطبوعہ ۱۷ دسمبر سے دھوکہ نہ کھائیں۔

اب رہی دفعہ ۶۔ اقرار نامہ۔ سو یہ دفعہ میرے خیال میں تو میرے متعلق نہیں۔ نہ میرا کوئی مرید ہے جس نے میرے کہنے سے منشاء دفعات الغایت ۳ کے برخلاف مرزا کو برا کہا ہو۔ اور نہ اس کو برا کہنے والوں میں ایسے اشخاص ہیں جو میری ہدایت سے اس کو برا کہنے سے رک جاتے یا آئندہ رک جائیں۔ مگر چونکہ مجسٹریٹ کے خیال میں یہ بات جم گئی تھی کہ اگر یہ شخص ان اشخاص کو روکتا تو وہ ضرور رک جاتے، اس لئے مجسٹریٹ نے مجھ سے بھی اس دفعہ کے مطابق اقرار کرانا چاہا۔ اور میں نے بپاس خیال مجسٹریٹ اس کو منظور کر لیا اور اس پر عمل بھی کیا کہ مئی ۱۸۹۹ء میں اس فیصلہ کو مشتہر کیا تو اس میں حسب منشاء دفعہ مذکور اپنے دوستوں کو ان دفعات کی تعمیل کا مشورہ دیا۔ اور خطوں کے ذریعہ اور زبانی بھی سمجھایا کہ وہ آئندہ مرزا سے مباحثہ کرنا مطلق ترک کر دیں۔ مگر آخر میرا وہی خیال سچا نکلا اور اس سے مباحثہ کرنے والوں نے اب تک اس کا تعاقب نہیں چھوڑا اور اس سے مباحثہ اور چھیڑ چھاڑ کو ترک نہیں کیا۔ ہر چند اس مباحثہ اور چھیڑ چھاڑ میں انہوں نے ان الفاظ کو استعمال نہیں کیا جن کے استعمال سے دفعہ الغایت ۳، اقرار نامہ میں روکا گیا ہے۔ مگر میرا منشاء اور مشورہ تو یہ تھا کہ وہ بالکل اس سے بحث و خطاب نہ کریں اور اب اس کو کان لم یکن سمجھ کر اس کا نام نہ لیں۔

میرے وہ دوست میرے مرید یا پیرو ہوتے تو میرے اس مشورہ پر عمل کرتے اور پھر اس کا نام نہ لیتے اور وہ سوچتے کہ جو کچھ مرزا کے مقابلہ اور جواب میں اشاعۃ السنہ نے پانچ سال تک کیا ہے وہ کافی سے بڑھ کر ہے اور مثل تو یوں مشہور ہے۔ چوحلوا کہ یک بار خورند وبس۔ اور یوں تو حلوہ پورے پانچ سال تک کھایا کھلایا گیا ہے اور اس حلوہ کا اثر بھی بخوبی ظاہر ہو چکا ہے، مرزا کی نبوت ختم ہوگئی۔ اس کے منذر الہامات و پیش گوئیاں، جو اس کی نبوت کے چلتے پرزے تھے، بند ہو گئے مبا ہلے اور بد دعائیں حکماً موقوف ہوگئیں۔ اب اس کو مخاطب کر نا مثل، مرے پر سو درّے، کو عمل میں لا نا ہے۔ اب بھی میرے دوست میرا کہا مانیں اور اس کو جانے ہی دیں جیسا کہ میں نے جانے دیا ہے اور اس کا نام زبان پر یا قلم میں نہ لا ویں۔

ہمارے اس بیان سے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ ہم نے مرزا کو کیوں چھوڑا ہے اور کس معنی کر چھوڑا۔ ... اس کو چھوڑ نے کے یہ معنی ہیں کہ اس سے بحث نہ کی جائے اور اس کو اپنا مخاطب نہ بنایا جائے۔ اس کے مغالطات پر پبلک کو آ گاہ کرنا اس میں داخل نہیں۔ اور اس کے ترک کرنے کا نہ وعدہ ہے اور نہ احباب کو اس کا مشورہ دینا مقصود ہے۔ اس آ گاہی و خیر خوا ہی خلائق پر وقتاً فوقتاً عمل ہوتا رہے گا۔ جیسا کہ اس مضمون میں اس کے اشتہار ۱۷ دسمبر ۱۸۹۹ء کے مغالطات پر بلا تخا طب مرزا آ گاہی خلائق عمل میں آئی ہے۔ ایسے ہی مضمون آ ئندہ میں اس کی درخواست ۲۷ جون کے مغالطات پر پبلک کو اطلاع دی گئی ہے۔ (ماہنامہ اشاعۃ السنہ۔ جلد ۱۹)

عدالت میں اقرار نامے کے بعد لوگوں نے مرزا قادیانی سے بزبان حال پوچھا کہ جناب آپ تو نبی ہیں، مسیح موعود ہیں، مختار حیات و ممات ہیں، عالم کان و مایکون ہیں۔ یہ آپ نے کیا کیا کہ مجسٹریٹ کی ایک دھمکی پر اپنے اوسان کھو بیٹھے اور اپنے الہامات اور وحی کی نشر و اشاعت اور تبلیغ سے باز رہنے کا اقرار کرلیا؟ مرزا قادیانی آخر، بقول خود، سلطان القلم تھے۔ بات بنانا جانتے تھے، انہوں نے فوراً اشتہار دے دیا کہ:

یہ سچ ہے کہ اس نوٹس پر میری طرف سے بھی اس عہد کے ساتھ دستخط ہیں کہ میں پھر محمد حسین کی موت یا ذلت کے لیے کوئی پیش گوئی نہیں کروں گا۔ مگر یہ ایسے دستخط نہیں ہیں جن سے ہمارے کاروبار میں کچھ بھی حرج ہو۔ بلکہ مدت ہوئی کہ میں کتاب انجام آتھم کے صفحہ اخیر میں بتصریح اشتہار دے چکا ہوں کہ ہم آئندہ ان لوگوں کو مخاطب نہیں کریں گے جب تک کہ خود ان کی طرف سے تحریک نہ ہو۔ بلکہ اس بارے میں ایک الہام بھی شائع کر چکا ہوں جو میری کتاب آئینہ کمالات اسلام میں درج ہے اور میں ہمیشہ اس الہام کے بعد محمد حسین سے اعراض کرتا تھا اور اس کو قابل خطاب نہیں سمجھتا تھا۔ مگر اس کی چند گندی کارروائیوں اور ایسی بدکارروائی کے بعد جو اس نے جعفر زٹلی کے ساتھ مل کر کی تھی، مجھے ضروری طور پر اس کے بارے میں کچھ لکھنا پڑا تھا۔ (روحانی خزائن جلد ۵ (تریاق القلوب مصنفہ مرزا قادیانی) صفحہ ۳۱۴ حاشیہ)

تاہم دیکھنے کی بات ہے کہ آئینہ کمالات اسلام (مصنفہ مرزا قادیانی) کے بعد مرزا قادیانی نے مولانا بٹالویؒ کے خلاف کیا کچھ نہیں لکھا؟ ان کے نیز مکتوب عربی (۱۸۹۶ء) میں صفحوں کے صفحے مولانا بٹالویؒ کے خلاف ہیں، اور اس سے پہلے بھی مرزا قادیانی، مولانا بٹالویؒ کے خلاف لکھتے رہے۔ یعنی اپنے ہی الہام کی خلاف ورزی کرتے رہے۔ جب وہ اپنے الہام کو خود اپنے اوپر حجت نہیں سمجھتے تھے، دوسروں پر اس کے حجت ہونے کا دعوی کیسے کر سکتے تھے۔ یہ دراصل: عذر گناہ بدتر از گناہ۔ کا مصداق ہے۔ اس موضوع پر گذارشات ان شاء اللہ کسی آئندہ موقع پر ہونگی۔..... (جاری)

ممتاز ماہر تعلیم میاں محمد سلیم شاہد مرکزی جمعیت اہلحدیث میں شامل

پروفیسر حافظ عبدالستار حامد، مولانا محمد صادق عتیق، پروفیسر سعید کلیروی، حافظ عمران عریف، مولانا ابرار ظہیر اور دیگر سے ملاقات میں علامہ ساجد میر اور ڈاکٹر حافظ عبدالکریم کی قیادت پر اعتماد کا اظہار

مرکزی جمعیت اہلحدیث دنیا بھر میں اہلحدیث کی نمائندہ جماعت ہے، اکابرین کی جماعت میں آکر خوشی محسوس کر رہا ہوں، قرآن و سنت کے نفاذ کی جدوجہد میں ایک عام سپاہی بن کر کام کریں گے

ممتاز ماہر تعلیم اور جماعت اہلحدیث پنجاب کے امیر میاں محمد سلیم شاہد (چیئر مین سول پائلٹ ہائی سکولز پنجاب) نے آج مرکزی جمعیت اہلحدیث پنجاب کے امیر پروفیسر حافظ عبدالستار حامد، مرکزی نائب ناظم مولانا محمد صادق عتیق، سٹی امیر پروفیسر حافظ محمد سعید کلیروی، ناظم مولانا حافظ عمران عریف، صوبائی سیکرٹری اطلاعات مولانا محمد ابرار ظہیر، سٹی نائب امیر مولانا عارف اثری، مولانا امتیاز محمدی، مولانا عثمان اسحاق اور دیگر کی موجودگی میں قائد اہلحدیث علامہ پروفیسر ساجد میر کی قیادت پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان میں شمولیت کا اعلان کیا۔ میاں محمد سلیم شاہد کے ہمراہ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے سابق ناظم سیاسی امور مولانا حکیم عبدالرحمان آزاد (المعروف ڈکٹیٹر) کے صاحبزادے مولانا حکیم طارق محمود ثاقب، ضلعی ناظم جماعت اہلحدیث مولانا حجاج اللہ صمدانی، مولانا قاری مصطفی ظہیر، قاری عبدالوحید ساجد، قاری داؤد ایم اے نے بھی مرکزی جمعیت اہلحدیث میں شمولیت کا اعلان کیا ہے۔ میاں سلیم شاہد نے کہا کہ مرکزی جمعیت اہلحدیث ہی دنیا بھر کے اہلحدیث کی نمائندہ جماعت ہے، یہ ہمارے اکابر و اسلاف کی محنتوں کا نتیجہ ہے۔ آج مجھے خوشی کے ساتھ ساتھ یہ محسوس ہو رہا ہے کہ جیسے میں عرصہ دراز کے بعد اپنے گھر لوٹ آیا ہوں۔ دریں اثناء امیر محترم قائد اہلحدیث علامہ پروفیسر ساجد میر، ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے بھی میاں محمد سلیم شاہد صاحب کو فون پر مرکزی جمعیت اہلحدیث میں شمولیت پر مبارکباد دیتے ہوئے انہیں خوش آمدید کہا ہے۔ میاں سلیم شاہد نے شہری قیادت مولانا صادق عتیق، پروفیسر محمد سعید کلیروی، حافظ عمران عریف، مولانا محمد ابرار ظہیر اور ان کے رفقاء کی خدمات کو زبردست الفاظ میں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان بزرگوں کی بے لوث دینی خدمات میرے لئے مشعل راہ ہیں۔ ان کی محبت نے مجھے اپنا گرویدہ کر لیا ہے۔ ہم ملک میں قرآن وسنت کے نفاذ کے لئے پروفیسر علامہ ساجد میر کی قیادت میں جدوجہد جاری رکھیں گے۔ ان شاء اللہ

ملتان سے خواجہ سیف الرحمن صدیقی کی ساتھیوں سمیت مرکزی جمعیت اہلحدیث میں شمولیت

مورخہ 12 اپریل بروز ہفتہ مرکز ابن القاسم الاسلامی بوسن روڈ ملتان میں سالانہ تقریب بخاری شریف و محفل حسن قرأت کے موقعہ پر جمعیۃ اہلحدیث ابتسام الٰہی ظہیر گروپ ملتان کے ضلعی امیر محترم خواجہ سیف الرحمن صدیقی اور مولانا یامین محمدی نے اپنے تمام ساتھیوں سمیت مرکزی جمعیۃ اہلحدیث میں شمولیت کا اعلان کیا اور کہا کہ ہم مرکزی جمعیۃ اہلحدیث ملتان کے مقامی ذمہ داران اور مرکزی قائدین محترم سینیٹر پروفیسر علامہ ساجد میر صاحب ﷾ کی امارت اور محترم ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب حفظہ اللہ کی نظامت پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہیں اور اپنی تمام صلاحیتیں مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پاکستان کے لیے وقف کریں گے۔ اس موقعہ پر مرکزی جمعیۃ اہلحدیث اور اہلحدیث یوتھ فورس ملتان کے مقامی ذمہ داران فضیلۃ الشیخ محمد شریف چگوانی، علامہ عنایت اللہ رحمانی، قاری عطاء اللہ عزیز، مولانا محمد یوسف، مولانا عبدالحمید، مولانا عبدالحئی اثری اور تمام عہدیداران و کارکنان نے محترم خواجہ صاحب اور ان کے رفقاء کا تہہ دل سے خیر مقدم کیا اور انہیں اپنے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ اس موقعہ پر مولانا قاری محمد حنیف ربانی، مولانا ارشاد الحق اثری، قاری عبدالرحیم کلیم، ملک محمد سلیمان منگلا، مولانا عبدالرحمن سلفی، قاری عبدالسلام عزیزی، میاں عبدالشکور صابر، قاری ہدایت اللہ رحمانی، قاری نزاکت حسین اور صوبائی وزیر جیل چوہدری عبدالوحید بھی موجود تھے، جنہوں نے اس اقدام کو سراہا اور خراج تحسین پیش کیا۔

منجانب:۔ قاری طاہر محمود ناظم نشر واشاعت مرکزی جمعیۃ اہلحدیث ملتان

بچوں کی دینی تعلیم اور ہماری ذمہ داری

تحریر
جناب پروفیسر
محمد یٰسین ظفر

اسلام نے زندگی گزارنے کے سارے طور طریقے ہمیں سکھلائے ہیں، خاص کر ایک اچھا اور مثالی گھرانہ کیسے تشکیل پاتا ہے، اسلام نے ہمیں بہترین رہنمائی دی ہے۔ اچھے گھرانے کی شناخت ان کے بچوں سے ہوتی ہے۔ ان میں حسن معاشرت، اسلامی آداب، رکھ رکھاؤ اور دینداری نظر آئے تو بلا جھجک یہ رائے قائم ہوسکتی ہے کہ یہ ایک مثالی گھرانہ ہے۔

اس کی ابتداء بیوی کے انتخاب سے ہوتی ہے۔ شریک حیات اگر پڑھی لکھی، دیندار اور اخلاق حسنہ سے متصف ہو تو سمجھیے کہ اچھی شروعات ہیں۔ اسی لیے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((تنکح المراۃ لأربع لمالھا ولجمالھا ولحسبھا ولدینھا فاظفر بذات الدین تربت یداك))

ذات الدین کیوں فرمایا؟ اس لیے کہ جو عورت دین جانتی ہے وہی خاوند اور بچوں کے حقوق جانتی ہے اور اپنے فرائض سے آگاہ ہے۔

ایک اور روایت میں ہے آپ نے ارشاد فرمایا:

((اذا جاء کم من ترضون دینہ وخلقہ فانکحوہ الا تفعلوہ تکن فتنۃ فی الارض وفساد))

(ترمذی)

گویا بیوی کے انتخاب میں اس بات کا اہتمام کہ وہ دیندار ہو تو انسان بہت سے مسائل سے بچ جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((الدنیا متاع خیر متاع الدنیا المرأۃ الصالحہ))

صالحہ بیوی ہی بہترین متاعِ حیات ہے اور نیک بی بی ہی بچوں کی دینی تعلیم کا اہتمام کرسکتی ہے۔ بچے کی پہلی اکیڈمی ماں کی گود ہے۔ موجودہ سائنس نے تو یہ اعتراف کیا ہے کہ دورانِ حمل ماں کی سوچ بچے پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اگر ماں کی سوچ اچھی اور پاکیزہ ہے تو اس کے اثرات نومولود پر ہونگے۔ پیدائش کے بعد بھی بچے ماں کا دودھ پیتے ہیں۔ ہمارے اسلاف میں ایسی روایات ملتی ہیں کہ مائیں باوضو ہو کر ہی بچوں کو دودھ پلاتیں اور کھانا پکاتیں اور اس کے بہترین نتائج حاصل ہوتے۔ پھر ایسی مائیں کہ دودھ پلاتے وقت قرآن حکیم کی تلاوت وتسبیحات کرتیں جن کی آواز سے بچہ مانوس ہوتا۔ خاص کر جب بچہ بولنے کی کوشش کرتا تو سب سے پہلے اسے اللہ تعالیٰ کا نام سکھلایا جاتا۔ یہ محنت اور کوشش صرف وہ خاتون کرسکتی ہے جو خود دین سے محبت کرتی ہو اور چاہتی ہو کہ اس کے بچے بڑے ہو کر نیک صالح بنیں۔

یہاں ایک عجیب تقسیم بھی دیکھنے میں آتی ہے کہ بچوں کی تعلیم وتربیت صرف ماں کا کام ہے۔ جبکہ والد معاش کمائے اور بوقت ضرورت بچوں کو ڈرائے دھمکائے اور رعب ڈالے، حالانکہ یہ بات درست نہیں۔ بچوں کی تعلیم وتربیت میں والدین کی مشترکہ جد وجہد ضروری ہے۔ ماں گھر کے ماحول میں تو بچوں پر نظر رکھتی ہے لیکن گھر سے باہر یہ نگرانی والد کی ذمہ داری ہے۔ خاص کر نماز باجماعت اور دینی پروگرام میں ان کی شمولیت کو یقینی بنانے میں والد ہی کردار ادا کرسکتا ہے۔

ویسے بھی پیغمبرانہ طریقہ یہ ہے کہ والد بچوں کو دینی تعلیم دے، خاص کر ان کے عقائد کی درستگی اور انہیں بندگی کی تلقین کرے۔ قرآن حکیم میں حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارے میں ارشاد ہے کہ انہوں نے اپنی اولاد سے یہ سوال کیا تھا: " ما تعبدون من بعدی " بچوں نے جواب دیا تھا " نعبد الھك واله اباء ك من قبل " انہوں نے مزید یہ تقلین فرمائی " ان الله اصطفیٰ لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون " گویا یہ فکرمندی تھی کہ ان کی اولاد دین پر استقامت کا مظاہرہ کرے اور اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار رہیں، یہاں تک کہ انہیں موت آجائے۔ حضرت اسمعیل علیہ السلام کا وظیفہ دیکھیں " کان یأمر اھلہ بالصلوۃ والزکاۃ " اپنے اہل خانہ کو نماز اور زکاۃ ادا کرنے کی تلقین فرماتے۔ دینی تعلیم پر کاربند رکھنا اور اس پر توجہ دلانا والدین کی مشترکہ جد وجہد ہے۔ نبی کریم ﷺ نے خود اپنے اہل خانہ کو دین پر کاربند رہنے اور عملی زندگی گزارنے کی تلقین فرمائی۔

دینی تعلیم میں ہماری عدم دلچسپی کا یہ عالم ہے کہ 24 گھنٹوں میں سے صرف آدھ گھنٹہ ناظرہ قرآن کریم کے لیے رکھا ہے اور یہ کام بھی خود کرنے کی بجائے مولوی صاحب یا قاری صاحب کے ذریعے لیتے ہیں بلکہ اس میں بھی اکثر ناغے ہوتے ہیں۔ قرآن حکیم کے ساتھ چند دعائیں اور دو چار کلمے سکھلا کر سمجھتے ہیں کہ حق ادا ہوگیا۔ اس عدم توجہگی کی دو وجوہات جن کا ذکر لوگ خود بھی کردیتے ہیں۔ پہلی بات یہ کہ جناب ہم نے بچے کو کونسا مولوی بنانا ہے۔ گویا دینی تعلیم حاصل کرنے سے یہ لوگوں کی نظر میں مولوی بن جائے گا اور اس کا معاشرتی معیار گر جائے گا۔ دوسرا اس کا کیا فائدہ ہوگا؟ خود جامعہ سلفیہ میں بچوں کو داخل کراتے ہوئے بعض والدین یہ سوال کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد دنیا کس طرح کمائے گا۔ چونکہ ان کی خواہش پوری نہیں ہوتی لہذا دینی تعلیم سے باغی ہو جاتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ((کل مولود یولد علی الفطرۃ)) ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ اب اس کے والدین جو چاہیں اسے بنا دیں، مسلمان، عیسائی یا مجوسی۔ یہ حقیقت ہے کہ ایک بچے کا ذہن، سفید کاغذ کی مانند ہے، والدین جو چاہیں اس پر لکھ دیں۔ امام غزالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ بچہ والدین کے پاس امانت ہے۔ اس کی تعلیم وتربیت میں غفلت نہیں ہونی چاہیے۔ بچپن میں اسے قرآن کریم میں بیان کیے گئے قصے، حدیث میں ذکر کیے گئے واقعات، سیرت النبی ﷺ اور تاریخ اسلام سے اچھی باتیں یاد کرانی چاہئیں تاکہ وہ اسے یاد کرلے۔

نبی کریم ﷺ کا انداز تربیت بہت منفرد ہوتا تھا۔ آپ دینی شعور اجاگر کرنے کے لیے مختلف طریقے اختیار فرماتے۔ مثلاً حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما خود فرماتے ہیں (یہ آپؐ کے چچا زاد بھائی اور عمر میں بہت چھوٹے تھے) کہ ایک دن میں آپ کے پیچھے سواری پر بیٹھا تھا تو آپ نے فرمایا: ((یا غلام انی اعلمك کلمات احفظ الله یحفظك، احفظ الله تجدہ تجاھك اذا سألت فاسال الله، واذا استعنت فاستعن

باللہ واعلم ان الامة لواجتمعت علی ان ینفعوك بشئی لم ینفعوك الا بشئی قد کتبه الله لك وان اجتمعوا علی ان یضروك بشئی لم یضروك الا بشئی قد کتبه الله علیك رفعت الاقلام وجفت الصحف)) (رواه الترمذی) گوآپ نے انہیں عقیدے کی تعلیم کس خوبصورت انداز میں دی۔ اگر ہم بھی اپنے بچوں کو یہ عقیدہ سکھلائیں تو ان میں خودداری پیدا ہوگی۔ نیز وہ ہر مشکل میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں گے اور بے خوف ہوکر اپنا کام کریں گے۔ کیونکہ ان کا عقیدہ ہوگا کہ نفع اور نقصان کا مالک تو اللہ تعالیٰ ہے۔ اسی طرح عمرو بن ابی سلمہؓ فرماتے ہیں کہ میں چھوٹا تھا تو مجھے آپ ﷺ کے ساتھ کھانا کھانے کا اتفاق ہوا۔ کھانے کے آداب سے ناواقف تھا اور دستر خوان پر ادھر اُدھر ہاتھ مار رہا تھا، آپ نے بڑی محبت سے فرمایا کہ بسم اللہ پڑھ کر کھانا کھاؤ ((کل بیمینك ومما یلیقك)) ''دائیں ہاتھ سے اپنے سامنے سے کھاؤ۔ اسلامی آداب دینی تعلیم کا اہم حصہ ہیں۔ بہت کم لوگ اپنے بچوں کو آداب سکھلاتے ہیں، اس کا خصوصی اہتمام ہونا چاہیے، بلکہ بڑوں کو عملی شکل پیش کرنی چاہیے۔ اس لیے کہ بچے بہت جلدی نقل کرتے ہیں لیکن یہ عادتیں اچھی ہونی چاہئیں، غلط باتوں، جھوٹ، غیبت وغیرہ سے بچنا چاہیے۔ حضرت عبداللہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے اور میں ابھی بچہ تھا۔ میری والدہ نے مجھے بلانے کے لیے اشارہ کیا اور آواز دی، جیسے کوئی چیز دیں گی۔ میں جلدی سے ان کے پاس پہنچا تو آپ نے میری والدہ سے پوچھا کہ آپ بچے کو کیا دینے کا ارادہ کرتی ہیں؟ انہوں نے کہا کہ کھجور۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تو یہ کھجور نہ دیتی تو اللہ تعالیٰ کے ہاں جھوٹی لکھی جاتی۔ گویا بچے کے ساتھ بھی ایسا معاملہ درست نہیں کیونکہ وہ سیکھنے کے مرحلے میں ہے۔ اگر کوئی اس طرح کا طرز عمل اختیار کرے گا تو اس کا بچہ بڑا ہوکر خود بھی یہی عمل کرے گا۔

والدین اگر بچپن سے ہی بچوں کی تربیت پر خصوصی توجہ دیں اور ان میں اچھے اوصاف پیدا کریں، اخلاقی کمزوری دیکھیں تو فوری منع کریں تو بڑے ہوکر وہ بھی اچھے کردار کے مالک ہونگے۔ ورنہ بچپن میں سیکھی ہوئی باتیں اور برا کردار عمر بھر ساتھ رہتا ہے۔ ڈاکٹر مصطفیٰ السباعی نے اپنی کتاب میں عہد عباسیہ کا ایک واقعہ تحریر کیا ہے کہ کسی قاضی نے چور کا ہاتھ کاٹنے کا حکم صادر فرمایا۔ اس پر چور نے کمرہ عدالت میں شور مچایا کہ پہلے میری والدہ کا ہاتھ کاٹا جائے۔ اس جج نے پوچھا وہ کیوں؟ تو اس نے کہا کہ اس لیے کہ پہلی چوری کرنے پر میری ماں نے مجھے روکا نہیں بلکہ حوصلہ افزائی کی تھی۔ اگر وہ روز اول سے مجھے منع کر دیتی اور میری اصلاح فرما دیتی تو آج میں اس انجام کو نہ پہنچتا۔

ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ بچے میں دو سال کی عمر میں سیکھنے کی صلاحیت آجاتی ہے۔ اگرچہ وہ صحیح بات نہیں بھی کر سکتا لیکن وہ دیکھ سکتا اور آواز کو سن سکتا ہے۔ سیکھنے کے دو طریقے ہیں: ایک دیکھ کر اور دوسرا سن کر۔ بچہ دیکھ کر نقل کرتا ہے اس لیے اس کے سامنے کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہیے جس سے بچے کی عادت پر برا اثر پڑے۔ یہی وجہ ہے کہ پرائمری کی تعلیم اہم ترین حصہ ہے۔ وہ جس ماحول میں پڑھے گا اس کا اثر اس کے مزاج پر ضرور ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ بچے اور بچیاں جنہوں نے دینی تعلیم ''قرآن حکیم'' ناظرہ مسجد میں جا کر پڑھا ہے، مسجد کے ماحول کا ان پر اثر ہوتا ہے۔ بڑے ہوکر مسجد جانا ان کے لیے مشکل نہیں ہوتا بلکہ وہ مسجد کے ماحول سے مانوس ہوتے ہیں۔

مسجد میں تعلیم حاصل کرنے کا ایک اور فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ وہ طہارت اور پاکیزگی کا پورا اہتمام کرتے ہیں۔ وضوء کا طریقہ اچھی طرح سیکھ لیتے ہیں۔ لباس اور جسم کو بھی صاف پاکیزہ رکھیں گے۔

دینی تعلیم کا اہم حصہ فرائض اور واجبات سے آگاہی بھی ہے تاکہ وہ جان سکے کہ مسجد میں قرآنی تعلیم سے ایک گھنٹہ کے لیے صبح وشام اچھی صحبت میسر آتی ہے۔ اس لیے والدین کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس کا باقاعدہ اہتمام کریں۔ بچوں کی دینی تعلیم میں اس کی نفسیات کا بھی جائزہ لیتے رہنا چاہیے۔ بچہ شروع سے ہی بعض چیزوں کو محسوس کرتا ہے۔ مثلاً اسے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی کچھ حرکتوں سے والدین خوش ہوتے ہیں۔ وہ اسے بار بار دھراتا ہے اور یہ بھی سمجھ جاتا ہے کہ کس چیز سے والدین ناگواری کا اظہار کرتے ہیں۔ لہذا اب والدین کی یہ ذمہ داری ہے کہ اس احساس کا رخ تبدیل کریں کہ کن کاموں سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں اور کن کاموں سے ناراض۔ تاکہ شروع سے ہی بچے کے ذہن میں یہ بات پختہ ہو کہ اچھے کام خوشی کا باعث ہیں جبکہ برے کام ناراضگی کا باعث۔

والدین گھر کے ماحول میں ہمیشہ اس بات کا برملا اظہار کریں کہ ہم مسلمان ہیں اور مسلمان ہونا ایک اعزاز اور افتخار کی بات ہے۔ تاکہ بچے کے دل میں بھی یہ بات بیٹھ جائے اور وہ بھی مسلمان ہونے پر فخر محسوس کرے۔

بچے کے دل میں یہ بات بھی ڈالی جائے کہ اچھے کام اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہیں جبکہ برے کام شیطان کی وجہ سے اور شیطان انسان کا ازلی دشمن ہے۔ جو ہمیشہ برے خیالات ذہن میں لاتا ہے اور ان پر عمل کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ بچے کے دل میں شیطان کی نفرت پیدا کریں اور بتائیں کہ برے کام سے وہ خوش ہوتا ہے تاکہ بچہ اس سے محفوظ رہ سکے۔

بچوں کو نماز کا پابند بنانے کے لیے ضروری ہے کہ سات سال کی عمر میں انکو مسجد میں لایا جائے اور دس سال کی عمر میں سختی بھی کی جائے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ((مروا اولادکم وهم ابناء سبع سنین وآضربوهم علیها وهم ابناء عشر وفرقوا بینهم فی المضاجع)) خاص کر فجر کی نماز میں بچوں کو مسجد میں لایا جائے تو بہت جلدی نماز کے عادی بن جاتے ہیں۔ جبکہ مغرب کی نماز بہت آسان ہے، اس وقت بچہ ہشاش بشاش ہوتا ہے اور بآسانی مسجد جانے کے لیے تیار ہوتا ہے۔

دیکھنے میں آیا ہے کہ بیٹے کی نسبت انسان پوتے کی تربیت اچھی کرتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسے بیٹے کی وجہ سے کافی تجربہ ہو چکا ہوتا ہے۔ لیکن آج بدقسمتی سے بہویں بزرگوں پر اعتماد نہیں کرتیں اور اپنے بچوں کو دادا کے قریب بھی نہیں جانے دیتیں۔ حالانکہ دادا سے زیادہ کون پوتے کا خیر خواہ ہوسکتا ہے؟؟ اس لیے بچوں کی بہتری کے لیے بزرگوں کے تجربات سے فائدہ اٹھانا عقل مندی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے بچوں کی صحیح تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

○○○○

مولانا شیخ عبدالرشید صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

تحریر
جناب مولانا
ریاض احمد عاقب

اس جہانِ رنگ و بو میں کچھ ایسے بے لوث لوگ بھی ہوتے ہیں جن کی زندگی کا مقصد محض رضاء الٰہی کے لیے دوسروں کے کام آنا اور رضا کارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کرنا ہوتا ہے۔ جو دل و جان سے دین حنیف اور جادۂ حق کی آبیاری کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں جن کے اندر ایثار و قربانی کا جذبہ موجزن ہوتا ہے۔ ایسے عظیم لوگوں میں پیکر اخلاص، انتھک مجاہد، ایثار پیشہ کارکن، محبِ دین و وطن مولانا خواجہ عبدالرشید صدیقی ؒ بھی تھے۔ محترم صدیقی صاحب اپنے عہد کے منفرد راہ نما، تحفظ ختم نبوت کے نقیب، مسلک حق کے پرجوش داعی، میدان سیاست کے شہسوار، جذبۂ اتباع رسول سے سرشار اور مجسمۂ اخلاق تھے۔ آیئے! اس عظیم شخصیت کے احوال و آثار اور خدمات کے بارے آگاہی حاصل کرتے ہیں۔

ابتدائی احوال

صدیقی صاحب موصوف جنوبی پنجاب کے مردم خیز شہر ملتان میں ۵ فروری ۱۹۰۴ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی شیخ غلام قادر صدیقی کشیدہ کاری کے پیشے سے منسلک تھے۔ غلام قادر صاحب کے اندر دینی حمیت اور جذبۂ حب الوطنی کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا، وہ تحریک خلافت سے کافی متاثر تھے۔

خواجہ عبدالرشید صدیقی سنِ شعور کو پہنچے تو ان کے والد محترم نے انہیں گورنمنٹ پائلٹ سیکنڈری سکول نواں شہر ملتان میں داخل کرادیا۔ اپریل ۱۹۲۰ء میں انہوں نے مڈل کا امتحان پاس کیا۔ تحریکِ خلافت کے جذبہ نے انہیں مزید تعلیم ترک کرادی۔

دینی تعلیم و تربیت

محترم صدیقی صاحب کے ماموں مولانا محمد فیض اللہ ملتانی راسخ العقیدہ عالم دین اور تحریک خلافت کے پرجوش کارکنوں میں سے تھے۔ جو مولانا سلطان محمود افغانی ثم ملتانی اور مولانا عبدالحق محدث ملتانی کے تلمیذ خاص تھے۔ وہ محکمہ ریلوے میں نقشہ نویسی کی ملازمت پر فائز تھے۔ انہوں نے ۱۹۲۰ء میں تحریک خلافت سے متاثر ہوکر ملازمت کو خیر باد کہہ دیا تھا۔ مولانا فیض اللہ ملتانی نے اپنے بھانجے کی ذہنی و فکری آبیاری کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ صدیقی صاحب قرآن حکیم اور مشکوٰۃ المصابیح کا ترجمہ اپنے ماموں سے پڑھ کر دینی علوم سے بہرہ ور ہوئے۔ علاوہ ازیں بچپن سے لے کر ۲۵ سال کی عمر تک مولانا عبدالحق محدث ملتانی کے خطبات جمعہ اور دروس علمیہ سے مستفید ہوکر دینی تعلیم و تربیت کا شرف حاصل کیا۔

دس سال کی عمر میں صدیقی صاحب نے اپنے ماموں کے ہمراہ لاہور کا سفر کیا اور وہاں انہیں مولانا عبدالواحد غزنویؒ کی اقتداء میں خطبات جمعہ پڑھنے کا موقع نصیب ہوتا رہا۔ پندرہ سال کی عمر میں شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کی مجالس میں بیٹھنے اور ان سے مستفید ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی، مولانا عبدالحق ملتانی، مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی اور مولانا محمد جونا گڑھی رحمہم اللہ ایسے اجلاء علمائے کرام کی علمی عظمت و رفعت کے ہمیشہ وہ معترف تھے۔

میدانِ سیاست میں

ہمارے ممدوح صدیقی صاحب نے جس دور میں آنکھ کھولی، وہ انگریزی استبداد کا دور تھا۔ تحریک آزادی اور انگریز دشمنی کا جوش و جذبہ پورے شباب پر تھا۔ پہلی جنگ عظیم کی آگ کے شعلے بھڑک اٹھے تھے اور خاتمہ جنگ سے قبل عالم عربی کے حصے تقسیم ہونے لگے۔ خلافتِ عثمانیہ روبہ زوال تھی۔ برصغیر کے مسلمانوں نے خلافت عثمانیہ کی نصرت و تائید کے لیے ''تحریک خلافت'' قائم کی۔ ان حالات میں مولانا خواجہ عبدالرشید صدیقی صاحب بھی ''تحریک خلافت'' میں کود پڑے۔ اس طرح موصوف نے اپنی سیاسی زندگی کا آغاز کیا۔ برصغیر کے مختلف حصوں میں جہاں اس تحریک نے زور پکڑا وہاں بلدۂ ملتان بھی پیچھے نہ رہا۔ ملتان کے زندہ دل اور حدیث پسند مسلمانوں نے تحریک خلافت میں شمولیت اختیار کر کے خطہ ملتان میں اس تحریک کے اجراء کا اعلان کر دیا۔

۱۹۱۴ء میں تحریک خلافت کے علمبردار اخبار ''ہمدرد'' اور ''کامریڈ'' سب سے پہلے ڈاکٹر عبدالحق خان درانی کے ہاں آنے شروع ہوئے۔ ڈاکٹر صاحب کا مکان اور مطب حرم گیٹ میں تھا۔ وہ روزانہ اپنی بیٹھک میں مجلس آرائی بپا کرتے اور اپنے حلقہ نشینوں کو اخبارات بلند آواز سے پڑھ کر سناتے تھے۔ ڈاکٹر صاحب کے حلقہ نشینوں میں خواجہ صاحب کے والد گرامی شیخ غلام قادر صدیقی بھی تھے۔ دونوں باپ بیٹا مولانا فیض اللہ ملتانی کی مساعی سے پہلے ہی کاروانِ حق میں داخل ہو چکے تھے۔ ڈاکٹر عبدالحق خان درانی کی مجلس نشینی نے مزید رنگ دکھایا۔ محترم غلام قادر صدیقی نے تحریک خلافت سے متاثر ہوکر ''ہمدرد'' اخبار اپنے ہاں بھی منگوانا شروع کر دیا۔ اسی طرح دونوں باپ بیٹا کے جذبات مزید مستحکم ہوگئے۔

بلدۂ ملتان میں مولانا عبدالرشید صدیقی تحریک خلافت کے متحرک رضا کار تھے۔ ملتان شہر میں تحریک خلافت کی آواز کوچہ کوچہ بلند کرنے میں انہوں نے اہم کردار ادا کیا۔

جب علی برادران جھنڈ واڑہ (سی پی) سے رہا ہوکر دسمبر ۱۹۱۹ء کو امرتسر پہنچے تو ملتان سے خواجہ عبدالرشید صدیقی اپنے والد بزرگوار غلام قادر صدیقی اور دیگر احباب کے ہمراہ بڑے اہتمام سے امرتسر پہنچے۔ انہوں نے امرتسر ریلوے اسٹیشن پر علی برادران کے استقبال کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔ لوگوں کا جم غفیر جمع تھا۔ نوجوان علی برادران کو اپنے کاندھوں پر اٹھا کر جلیانوالہ باغ لے گئے۔ وہاں مولانا محمد علی جوہر نے پرجوش تقریر کی اور لوگوں کو ''تحریک خلافت'' میں شمولیت کے لیے ابھارا۔

ملتان شہر میں ''تحریک خلافت'' کے سب سے پہلے صدر سید صدرالدین شاہ گیلانی اور نائب صدر شیخ محمد صدیق بابر بیرسٹر تھے۔ ان کا صدر دفتر غلام قادر خان کے مکان واقع چوک فوارہ کی بالائی منزل میں قائم تھا۔ بعد ازاں محلہ کڑی افغان ملتان تحریک خلافت کا مرکز بن گیا۔ بروز ہفتہ طے شدہ پروگرام کے مطابق صدر دفتر سے

تحریک کا جلوس نکالا جاتا۔ جلوس کے شرکاء کے لبوں پر مسلسل یہ نظم پڑھی جاتی ؎

بولیں اماں محمد علی کی
جاں بیٹا خلافت پہ دے دو

یہ جلوس گھنٹہ گھر ملتان سے ہوتا ہوا حسین آگاہی کے راستہ دربار پیر تک پہنچتا، پھر حرم گیٹ سے بوہڑ گیٹ کے راستہ دوبارہ صدر دفتر آ کر اختتام پذیر ہو جاتا۔ تحریک خلافت ملتان شہر کے عہدہ داران اس جلوس کی قیادت کرتے اور راستہ میں خطابات سے عوام الناس کے جذبات ابھارتے جاتے۔ یہ سلسلہ ۹ ماہ تک جاری رہا کہ ستمبر ۱۹۲۰ء میں انگریز حکومت کے دباؤ پر ملتان تحریک خلافت کے صدر سید صدر الدین شاہ گیلانی اور نائب صدر شیخ محمد صدیق بابر اور مرکزی کمیٹی کے رکن سید زین العابدین گیلانی نے استعفیٰ دے دیا۔

اب تحریک خلافت کا الیکشن دوبارہ ہوا تو متفقہ طور پر مولانا عبدالتواب ملتانی کو صدر اور شیخ عبدالرزاق بیرسٹر کو جنرل سیکرٹری منتخب کیا گیا۔ باغ لانگے خان نزد چوک فوارہ ملتان میں تحریک کے جلسے منعقد کیے جاتے۔ ملتان کے مسلم رہنما تقاریر کرتے اور جلسے کے اختتام پر جلوس نکالا جاتا۔ یوں ملتان کے مسلم عوام بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لینے لگے۔ ملتان میں اس تحریک سے وابستہ عہدیدار حضرات کے علاوہ مولانا عبدالغفار ملتانی، حفیظ اللہ خان، غلام قادر خان، حکیم اللہ بخش اور ڈاکٹر عبدالعزیز خان قابل ذکر ہیں۔ ملتان میں تحریک خلافت کے عہدیداروں نے ایک میٹنگ کی جس میں یہ معاملہ طے کیا کہ علی برادران اور دیگر تحریک کے راہنماؤں کو ملتان آنے کی دعوت دی جائے، چنانچہ اس مقصد کے لیے انہوں نے اپنے ساتھیوں کو متحرک کیا اور مرکزی راہنماؤں کو ملتان آنے کی دعوت دے دی۔

۱۹۲۱ء کو مولانا سید داؤد غزنوی، مولانا شوکت علی، مولانا سید اسماعیل غزنوی، مولانا عبدالقادر قصوری، ڈاکٹر سیف اللہ کچلو، آغا صفدر ملک سیالکوٹی، حکیم میر دین فیصل آبادی، ملک لال خاں گوجرانوالوی اور شیخ غلام حیدر فیروز پوری ملتان تشریف لائے۔ مولانا محمد علی جوہر کثرتِ مشاغل کی وجہ سے نہ آ سکے۔ ملتان شہر کے اسٹیشن میں ان زعماء تحریک کا گرم جوشی سے استقبال کیا گیا۔ بعد ازاں اسٹیشن کے بالکل قریب مسجد جنازہ گاہ سے متصل کھلے میدان میں جلسہ عام منعقد ہوا۔ مقررین نے پُر جوش خطابات کیے اور خلافت کو بچانے کے لیے مسلمانان برصغیر کو سر دھڑ کی بازی لگانے پر اُبھارا۔ ملتان کی بیسویں صدی کی تاریخ میں یہ دن انقلابی اہمیت کا حامل تھا۔ تمام اہل ملتان جلسہ گاہ میں جمع تھے، حتیٰ کہ ہندو بھی اس جلسہ میں حاضر ہوئے۔

جب دہلی میں آل انڈیا خلافت کانفرنس منعقد ہوئی تو ملتان کی خلافت کمیٹی نے بھی اپنے نمائندے روانہ کیے۔ ان میں ہمارے ممدوح خواجہ عبدالرشید صدیقی، شیخ عبدالرزاق بیرسٹر اور حاجی عبدالواحد انصاری شامل تھے۔

تحریک خلافت سے متعلق معلومات مولانا عبدالرشید صدیقی صاحب کے ایک انٹرویو سے لی گئی ہیں جو ان سے پروفیسر ڈاکٹر عاشق محمد خان درانی (سابق وی سی زکریا یونیورسٹی ملتان) نے لیا تھا۔

مجلس احرارِ اسلام اور صدیقی صاحب

ملتان میں تحریک خلافت کے دوران ایسا جوش و خروش پایا جاتا تھا کہ انگریز کو اپنی حکومت کے وجود کا خطرہ نظر آنے لگا۔ چنانچہ ملتان میں انہوں نے ایک طرف ہندو مسلم فسادات کے بیج بوئے اور دوسری طرف مراعات یافتہ مسلم امراء کی وساطت سے تحریک کو کمزور کرنے میں کامیاب ہوئے۔ اس طرح یہ عظیم الشان تحریک دسمبر ۱۹۲۲ء کے آغاز میں ختم ہو کر رہ گئی۔

مولانا عبدالرشید صدیقی صاحب تحریک خلافت کے خاتمہ کے بعد مجلس احرارِ اسلام میں شمولیت اختیار لیتے ہیں۔ وہ مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری، قاضی احسان احمد شجاع آبادی، چوہدری افضل حق اور مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی وغیرہم سے قریبی تعلقات رکھتے تھے۔ مجلس احرار کے ساتھ مل کر انہوں نے آزادیٔ وطن، استعمار اور مرزائیت کے خلاف بھرپور جدوجہد کی۔

صدیقی صاحب مجلس احرار کے پروگراموں میں پیش پیش ہوتے تھے۔ انہوں نے فراخ دلی سے اپنی جیب سے مالی تعاون بھی کیا۔ وہ ملکی سیاسیات بالخصوص احرار کی سرگرمیوں میں اس حد تک مصروف رہے کہ مقروض ہو گئے۔ جس کی ادائیگی اپنے موروثی مکان کے ایک حصے کو فروخت کر کے کی۔ آج بھی مجلسِ احرار سے وابستہ لوگ ان کے احسانات یاد کرتے ہیں۔

آل انڈیا مسلم لیگ میں شمولیت

صدیقی صاحب کو جب محسوس ہوا کہ مجلس احرار ایک خاص مسلک کی ترجمان بن چکی ہے تو انہوں نے قیام پاکستان سے قبل مجلس احرار سے علیحدگی اختیار کر لی اور ۱۹۴۵ء میں آل انڈیا مسلم لیگ میں شامل ہو گئے۔

وہ ایک آزاد اور خودمختار وطن کے خواہاں تھے اور انگریزی حکومت سے نفرت رکھتے تھے۔ مسلم لیگ میں آ کر انہوں نے آزادی وطن کے لیے حتی الوسع کوششیں کیں۔ سیاسی تحریکات کے دوران صدیقی صاحب کو پسِ دیوار زنداں بھی جانا پڑا۔ جب مسٹر پٹیل نے آغا شورش کشمیری کو ملتان میں حوالۂ جیل کیا تو ان کے ساتھ دو اور نوجوان بھی گرفتار ہوئے تھے۔ ان میں ایک ہمارے ممدوح صدیقی صاحب تھے جیسا کہ کشمیری صاحب نے اپنی کتاب ''بوئے گل نالۂ دل دود چراغِ محفل'' میں اشارہ کیا ہے۔ خضر حیات ٹوانہ کی وزارت کے خلاف جب تحریک چلی تو اس دوران ۱۹۴۶ء میں خواجہ صاحب کو گرفتار کیا گیا اور شکارپور سندھ کی جیل میں پابند سلاسل رکھا گیا۔

تحریک ختم نبوت

ختم نبوت ایک اجماعی مسئلہ ہے۔ رسول اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد کوئی دوسرا نبی رسول نہیں آئے گا، جو نبوت و رسالت کا دعویٰ رچائے گا وہ کذاب و دجال ہوگا۔ بہت سارے کذابین رونما ہوئے۔ ان میں ایک کذاب مرزا قادیانی بھی تھا۔ قادیانیت کی تردید میں علمائے اہلحدیث کی خدمات ایک روشن باب کی حیثیت رکھتی ہیں۔ دیگر علمائے کرام کی طرح صدیقی صاحب نے بھی ردِ مرزائیت میں اہم کردار ادا کیا۔ جیسا کہ مجلسِ احرار کے ضمن میں گزرا ہے۔ علاوہ ازیں ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں انہوں نے جوش و جذبے سے حصہ لیا اور وہ تحریک کے ہر جلسے میں ہمیشہ آگے آگے ہوتے تھے۔ .....(جاری)

منزل کی تمنا ہے تو کر جُہدِ مسلسل.....خیرات میں جُبہ و دستار نہیں ملتے

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے مرکزی وصوبائی وفد کا دورہ خیبر پختونخواہ

اراکین وفد:۔ مولانا محمد نعیم بٹ صاحب سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

الحاج میاں محمود عباس ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث پنجاب

حافظ محمد یونس آزاد صاحب نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

حافظ ذاکر الرحمٰن صدیقی صاحب صدر اہلحدیث یوتھ فورس پاکستان

ہمارے لئے انتہائی خوشی کی بات تھی کہ مرکزی وفد 3 مئی کو ضلع مالاکنڈ میں تشریف لایا جسے علاقہ کی معروف شخصیت حاجی گل زمان صاحب ناظم مالیات مرکزی جمعیت اہلحدیث صوبہ خیبر پختونخواہ کے ڈیرہ پر ٹھہرایا گیا۔ 4 مئی نماز فجر خارکی جامع مسجد میں ادا کی گئی اور نماز کے بعد الحاج میاں محمود عباس صاحب نے درسِ قرآن مجید ارشاد فرمایا اور انتہائی خوبصورت انداز میں ذکر الٰہی پر گفتگو فرمائی۔ اس کے بعد امیر صوبہ اور دیگر ذمہ داران کی راہنمائی میں مختلف مدارس ومساجد کا دورہ کیا۔

جب مہمانان گرامی جامع مسجد کرکٹری بٹ خیلہ پہنچے تو محترم حاجی متوکل صاحب، جناب حاجی مستقیم خان صاحب اور شیخ مفتی محمد اسماعیل صاحب نے اپنے رفقاء جماعت کے ہمراہ استقبال کیا۔

امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان علامہ پروفیسر ساجد میر، ناظم اعلیٰ حافظ عبدالکریم MNA اور قائدین موجودین کی محنتوں، کاوشوں اور قربانیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے کارکردگی کو سراہا۔ جبکہ اراکین وفد نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا اور مہمانوں کو ڈھیروں پرخلوص دعاؤں کے ساتھ الوداع کیا۔ پھر وفد کی روانگی جامع مسجد شمعہ لختے کی طرف ہوئی اور وہاں کا وزٹ بھی کیا، جہاں حاجی خائستہ محمد صاحب، جناب ظاہر شاہ صاحب، جناب محمد عبداللہ صاحب نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ استقبال کیا اور جماعتی نظم کی کارکردگی اور حالات پر گفتگو کی۔

اس کے بعد طے شدہ پروگرام کے مطابق وفد عبیداللہ مین پاور کارپوریشن پہنچا جس کا افتتاح مولانا محمد نعیم بٹ صاحب نے اپنے دست مبارک سے کیا، جہاں شہر کے نمائندے سیاسی، سماجی کاروباری اور مذہبی افراد کا ایک ہجوم تھا، اس موقعہ پر بھی بٹ صاحب نے ملکی حالات اور سیاست پر مختصر مگر جامع خطاب کرتے ہوئے بڑی مہارت، فہم وفراست اور دانائی کے ساتھ مسلکی فضیلت کو اُجاگر کیا۔ امیر صوبہ الشیخ فضل الرحمٰن مدنی صاحب کی دعا خیر پر یہ پروگرام بھی اختتام کو پہنچا۔ پھر ایک بڑے قافلہ کی صورت میں جامع مسجد اہلحدیث حاجی گل زمان پلازہ پہنچے، جہاں تنظیمی تربیتی کنونشن کا اہتمام کیا گیا تھا، قافلہ پہنچنے سے پہلے ہی ذمہ داران، عہدیداران اور علماء کرام خطباء وعظام کافی تعداد میں تشریف لا چکے تھے۔ نماز ظہر ادا کرنے کے فوراً بعد اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا، اجلاس کے اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے امیر خیبر پختون خواہ الشیخ مولانا فضل الرحمٰن مدنی صاحب نے نفاذِ اسلام کے فوائد اور ضرورت پر سیر حاصل گفتگو فرمائی۔

ذاکر الرحمٰن صدیقی

صدر اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان حافظ ذاکر الرحمٰن صدیقی صاحب نے بڑے ہی پرجوش انداز میں نوجوانوں کی ذمہ داری اور بیداری کے حوالہ سے ملکی حالات کے تناظر میں بڑا موثر خطاب فرمایا اور واضح کیا کہ ہم وہی مقاصد رکھتے ہیں۔ جو مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کا منشا اور مدعیٰ ہے۔

حافظ محمد یونس آزاد

ان کے بعد نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان حافظ محمد یونس آزاد صاحب نے اپنے عالمانہ، محققانہ اور مفسرانہ انداز میں سورۃ کوثر کی تفسیر بیان کرتے ہوئے ورکر کی ذمہ داری، کردار اور جماعتی وابستگی پر گفتگو فرمائی۔ گویا کوزے میں دریا بند کر دیا۔ اس وقت شرکاء اجلاس کی حالت قابل دید تھی۔ ایک ولولہ، جذبہ اور احساس کی فضا قائم تھی۔

میاں محمود عباس

اب قائد پنجاب میاں محمود عباس صاحب مائیک پر تشریف لائے۔ انہوں نے اپنی گفتگو میں کئی ایک پوائنٹس بڑی ہی مہارت سے سلجھائے۔ مسلکی صداقت، تنظیمی افادیت، باہمی رابطہ کی اہمیت پر قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان فرمایا جو کہ انتہائی پراثر اور پرمغز ثابت ہوا۔ حاضرین مجلس میں سے بعض قریبی ذمہ داران نے جناب بٹ صاحب سے قائد پنجاب کو وفد میں شامل کرنے پر شکریہ ادا کیا اور آئندہ کے لئے بھی سفارش کی۔ اب اجلاس اپنے آخری مراحل میں داخل ہو رہا تھا اور آخری گفتگو کے لئے قائد وفد سینئر نائب ناظم اعلیٰ کو مائیک پر آنے کی دعوت دی گئی۔

مولانا محمد نعیم بٹ

مولانا محمد نعیم بٹ صاحب نے اپنے وسیع تر تجربہ پر قرآن و سنت، تاریخی واقعات، حالات حاضرہ اور جماعتی ترقی کے معاملات پیش کرتے ہوئے ایک ایک اہلحدیث فرد کو جہد مسلسل پر آمادہ کیا۔ بصورت دیگر انہوں نے تصویر کا دوسرا رُخ بھی دکھایا، جس سے لوگ اشکبار ہو گئے۔ پیغام ٹی وی کے حوالہ سے حافظ عبدالکریم صاحب ناظم اعلیٰ مرکزیہ کی خدمات اور امیر جماعت حضرت علامہ پروفیسر ساجد میر صاحب کی قیادت پر تفصیلی گفتگو فرمائی۔ جس سے ہاؤس نے ایک نیا جذبہ ولولہ تازہ کا عزم کیا، گویا کہ مختصر وقت میں کئی جہتیں دے دی گئیں۔ جو مستقبل میں جماعتی استحکام اور مضبوطی کا سبب بنیں گیں آخر پر امیر صوبہ نے شرکاء کا شکریہ ادا کیا اور بڑے ہی رقت آمیز انداز میں دعا کی۔ یوں یہ تنظیمی، تربیتی اور اصلاحی ورکشاپ نماز عصر کے بعد اختتام کو پہنچی اور شرکائے اجلاس دیوانہ وار قائدین سے مل جل کر دعائیں دیتے ہوئے رخصت ہو گئے۔

اس کے بعد وفد نے پریس کلب جانا تھا، جہاں میڈیا کے لوگ منتظر تھے۔ پریس کلب میں ناظم اعلیٰ پنجاب مولانا الحاج میاں محمود عباس صاحب نے پرہجوم پریس کانفرنس سے بڑا جاندار شاندار خطاب کیا۔ ملکی اور بین الاقوامی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے مرکزی جمعیت اہلحدیث کا لوہا منوایا۔ جبکہ الشیخ مدنی نے سعودی اور پاکستانی روابط پر بعض سوالات کے جوابات دیئے۔ پریس کلب کے اراکین نے شکریہ کے ساتھ وفد کو رخصت کیا اور وفد اپنی اگلی منزل کی طرف روانہ ہوا۔

ضروری اطلاع

سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ صاحب سے مندرجہ ذیل نمبر پر رابطہ کریں۔ 0302-6262910

مفتی عبدالستار الحماد کی سعودی عرب روانگی

لاہور:۔ 5 مئی مرکزی جمعیت اہل حدیث کے رہنما مولانا مفتی عبدالستار الحماد فاضل مدینہ یونیورسٹی آج یہاں سے سعودی عرب روانہ ہو گئے۔ آپ اپنے قیام کے دوران عمرہ کی سعادت حاصل کریں گے نیز علمی شخصیات اور احباب جماعت سے ملاقات کریں گے۔ 19 مئی کو واپسی ہوگی۔ اللہ پاک اس سفر مبارک کو قبول ومنظور فرمائے۔ آمین! (ادارہ)

توسیع اشاعت مہم

گزشتہ دو ہفتوں سے صاحبزادہ شاہد محمود سعیدی خادم دارالعلوم رحمانیہ اڈالاریاں منڈی فاروق آباد ضلع شیخوپورہ تقریباً ہر ہفتے ہفت روزہ اہل حدیث کے 10 شمارے بطور ایجنسی منگوا رہے ہیں اور مزید بڑھانے کا عزم رکھتے ہیں۔ ادارہ اس پر انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جماعتی کاموں میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! (ادارہ)

اخبار الجماعۃ

مرکزی جمعیت اہلحدیث گوجرانوالہ کی سرگرمیاں

مورخہ 10 اپریل کی عظیم الشان بیداری ملت اہلحدیث کانفرنس کی کامیابی کے بعد گوجرانوالہ کے کارکنان جمعیت میں حقیقی معنوں میں بیداری کی لہر محسوس کی گئی۔ اگلے ہی دن کانفرنس کے انتظامات اور مجموعی صورتحال کا جائزہ لینے کے لئے سٹی کابینہ کا اجلاس امیر سٹی پروفیسر محمد سعید کلیروی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس میں اکابرین وکارکنان نے کانفرنس کے حوالے سے کھل کر اپنی رائے کا اظہار کیا۔ الحمدللہ مجموعی طور پر ہر شریک اجلاس نے کانفرنس کے انتظامات کو سراہا اور ہر اس شخص کی تحسین کی جس نے کانفرنس میں کسی بھی حوالے سے دامے درمے قدمے قلمے یا سخنے کردار ادا کیا تھا۔ اس سے اگلے دن کے اخبارات میں شاندار میڈیا کوریج پر ہر ساتھی باغ باغ تھا۔ گوجرانوالہ کے مقامی اخبارات نے کم از کم چار کالم اور لیڈ یا سپر لیڈ کی صورت میں بیداری ملت کانفرنس کی کوریج کی تھی جبکہ لاہور سے آنے والے قومی اخبارات میں صفحہ آخر پر انتہائی نمایاں کوریج بھی موجود تھی۔ جو دوست کسی وجہ سے کانفرنس میں شریک نہ ہو سکے انہوں نے اخبارات پڑھ کر امیر سٹی حضرت پروفیسر سعید کلیروی، سرپرست اعلیٰ مولانا محمد صادق عتیق اور ناظم سٹی صاحبزادہ حافظ عمران عریف سمیت دیگر شہری قائدین کو ٹیلی فون پر اور بالمشافہ ملاقات کر کے مبارکباد دی۔ اسی روز روزنامہ نوائے وقت جیسے قومی اخبار نے ایڈیٹوریل پیج پر مرکزی جمعیت اہلحدیث پنجاب کے ناظم نشرواشاعت مولانا محمد ابرار ظہیر کا ''بیداری ملت کانفرنس وقت کی ضرورت'' کے عنوان سے کالم شائع کیا، کسی بھی جگہ پر جماعت کا نام سن کر یا پڑھ کر کارکنان دل میں ایک عجیب خوشی محسوس کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے سب کے لیے بہترین اجر کی دعا ہے۔

مورخہ 19 اپریل کو مولانا عبدالرؤف عتیق خطیب جامع مسجد نمرہ اہلحدیث وحدت کالونی اور ان کی انتظامیہ کی طرف سے قائدین سٹی کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب کا انعقاد کیا گیا اور مقامی جماعت کے احباب نے قائدین شہر کو اتنی بڑی کانفرنس کی کامیابی پر دلی مبارکباد دی دی۔ مورخہ 21 اپریل کو جامع مسجد الفاروق اہلحدیث محلہ باغبانپورہ میں جماعت کے مخلص ترین بزرگ اور اسلاف جماعت کے ساتھی محترم الحاج میاں محمد افضل صاحب کی راہنمائی میں خطیب مسجد مولانا قاری محمد شفیق بٹ صاحب نے استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا، یہاں بھی مسجد کے عام نمازیوں سے لیکر جماعت کے کارکنان تک نے الحمدللہ کانفرنس کی کامیابی پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے قائدین سٹی کو ہدیہ تبریک پیش کیا۔ ہر جگہ پر لوگوں نے موازنہ کر کے بتایا کہ 11 اپریل کو سواد اعظم ہونے کے دعوے داروں کا اجتماع اسی منی سٹیڈیم میں بیداری ملت کانفرنس سے آدھا بھی نہیں تھا، حالانکہ ان کے انتظامات اور پبلسٹی ہم سے کہیں زیادہ تھی۔ اللہ کی طرف سے اس عزت افزائی پر جماعت کے ہر کارکن، بزرگ یا بہی خواہ کی زبان خوشی سے کلمات تشکر سے لبریز تھی۔ الحمدللہ،

مورخہ 22 اپریل کو گوجرانوالہ پریس کلب کی نومنتخب قیادت اور سینئر صحافیوں کے اعزاز میں مرکزی جمعیت اہلحدیث سٹی نے مغل محل ہوٹل میں ظہرانے کا اہتمام کیا، یہاں شہر کے سینئر موسٹ جرنلسٹ کثیر تعداد میں شریک مجلس تھے۔ ان میں بعض ایسے بھی تھے جو اپنی مصروفیات کی بناء پر اس طرح کی کسی بھی تقریب میں جانے سے معذرت کر دیتے تھے، مگر ہر ایک یہی کہہ رہا تھا کہ مولانا ابرار ظہیر کی مسلسل رابطہ مہم نے ہمیں اتنی عزت دی ہے کہ ہم اپنی تمام تر مصروفیات کو چھوڑ کر یہاں آنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ تمام صحافی بھائی کانفرنس کی کامیابی پر مبارک باد دینے کے ساتھ ساتھ اس بات پر متفق تھے کہ مرکزی جمعیت اہلحدیث نے واقعی ''اج تے ہوگئی وہابی وہابی'' کروا دیا تھا۔ سرپرست، امیر، ناظم، سینئر نائب امیر مولانا عارف اثری اور سینئر نائب ناظم سٹی مولانا محمد ابرار ظہیر نے صحافی حضرات سے خطاب بھی کیا اور ان کے تعاون پر ان کا شکریہ بھی ادا کیا۔ اس موقع پر شہری جمعیت کی طرف سے تمام صحافی بھائیوں کو قرآن مجید مترجم اور امیر سٹی حضرت پروفیسر قاری سعید کلیروی کی تصنیف کردہ تین کتابوں کا سیٹ بطور تحفہ بھی پیش کیا گیا۔ جس پر صحافی حضرات نے کہا کہ علماء کی مجلس میں آکر ہمارے دل کی مرادیں پوری ہوئی ہیں۔ یہ کتب ہمارے لئے سب سے بڑا تحفہ ہیں۔

از: مولانا عبدالغفار قمر (ناظم اطلاعات مرکزیہ سٹی)

درخواست دعائے صحت

جماعتی کارکن حافظ محمد یوسف مجاہد کے والد گرامی چند دن قبل حادثہ کے شکار ہو گئے جس سے ان کی ٹانگ ٹوٹ گئی اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت یابی کیلئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

حافظ محمد یوسف مجاہد کا رابطہ نمبر: 0301-6892227

شعبہ نشرواشاعت جامعہ حرمین ظفروال

تیسری سیرت رحمت للعالمین کانفرنس

جامع مسجد اقصیٰ اہل حدیث گلستان انور کالونی عقب آسکر پمپ شیخوپورہ روڈ مرید کے 18 مئی بروز اتوار بعد نماز عشاء

مقررین:۔ حافظ عبدالرؤف یزدانی گوجرانوالہ، قاری نعیم الرحمٰن شیخوپوری، خالد سیف الاسلام وٹو۔

دعا گو:۔ حافظ محمد عظمت شیرازی 0301-4269775

تربیتی نشست

مورخہ 27 اپریل بروز اتوار بعد نماز ظہر جامعہ حرمین میں ایک تربیتی نشست زیر سرپرستی حافظ عبدالغفار ریحان امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث تحصیل ظفروال منعقد ہوئی جس میں ممتاز رہنما رانا محمد شفیق خان پسروری، مولانا محمد صالح، مولانا محمد سرور شفیق، حافظ منظور احمد، مولانا عبدالستار راشد اور حافظ محمد یوسف مجاہد نے شاندار اور جاندار خطابات فرمائے۔

منجانب:۔ شعبہ نشرواشاعت جامعہ حرمین ظفروال

پیغام مصطفیٰ ﷺ کانفرنس

5 اپریل بروز ہفتہ بعد نماز عشاء جامع مسجد اہل حدیث تغل پور تحصیل شکر گڑھ ضلع نارووال میں کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت امیر تحصیل ظفروال مولانا حافظ عبدالغفار ریحان نے فرمائی۔ افتتاحی خطاب حافظ عبدالستار راشد نے کیا۔ ان کے بعد مولانا محمد ابراہیم محمدی، مولانا محمد حسین مدنی اور حافظ محمد عمر صدیق، مولانا حافظ محمد یوسف پسروری نے شاندار اور جاندار تقاریر فرمائیں۔ حمد و نعت حافظ احسان الٰہی نے پیش کیں۔

منجانب:۔ چوہدری محمد منور کاہلوں رابطہ سیکرٹری تحصیل ظفروال

ماہانہ اجلاس

مرکزی جمعیت اہلحدیث حلقہ تھانہ تتلے عالی کا ۳۰ واں ماہانہ اجلاس جامع مسجد فاطمہ اہلحدیث موضع لنج میں 27 اپریل بروز اتوار بعد نماز ظہر امیر حلقہ مولانا سید محمد بلال طاہر کی صدارت میں منعقد ہوا۔ علامہ اعجاز احمد رحمانی نے دعوت وتبلیغ کے موضوع پر گفتگو کی۔ اجلاس میں بیت المال کو مضبوط کرنے پر امیر حلقہ مولانا سید محمد بلال طاہر نے توجہ دلائی۔ اجلاس میں قاری محمد الیاس قمر، مولانا عبداللہ صدیقی، قاری اعجاز سادوی، قاری سعید، اشفاق محمدی، قاری عبدالرزاق، مولانا یوسف نذیر، سید عبدالوہاب سیکرٹری و دیگر علماء کرام تشریف لائے۔ اجلاس کے بعد مولانا حافظ عثمان فاروقی نے پر تکلف ظہرانہ پیش کیا۔

منجانب:۔ قاری محمد نعیم احمد ناظم حلقہ تھانہ تتلے عالی نوشہرہ ورکاں گوجرانوالہ

مرکزی جمعیت اہلحدیث تحصیل سمبڑیال کا اعزاز

مرکزی جمعیت اہلحدیث تحصیل سمبڑیال کے رکن چوہدری ابرار احمد چیمہ آف ویروالہ امن کمیٹی تحصیل سمبڑیال کے چیئرمین منتخب ہو گئے اس موقع پر احباب جماعت تحصیل سمبڑیال نے اس کامیابی پر انہیں مبارکباد پیش کی اور اس توقع کا اظہار کیا کہ چیمہ صاحب اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اعلاء کلمۃ اللہ کا فریضہ ادا کرتے رہیں گے۔

منجانب:۔ حافظ محمد بلال ربانی صدر A.Y.F تحصیل سمبڑیال

رحیم یار خان کی ضلعی مجلس شوریٰ و کابینہ کا اجلاس

27 اپریل صبح 11 بجے مرکزی جامع مسجد مبارک اہل حدیث مسلم بازار رحیم یار خاں میں ضلعی مجلس شوریٰ و کابینہ کا اجلاس ضلعی امیر محترم جناب حافظ محمد عامر صدیقی منعقد ہوا۔ قاری محمد سعید نے تلاوت فرمائی۔ ڈاکٹر حبیب الحق نے سابقہ اجلاس کی کارروائی پیش کی۔ ہاؤس نے توثیق کی۔ ایجنڈا پر گفتگو کرتے ہوئے عامر صدیقی صاحب نے شرکاء اجلاس کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ آپ اپنی مصروفیات کے باوجود جماعت کیلئے وقت نکال کر شریک اجلاس ہوئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین! آپ نے یہ بھی کہا کہ بہاولنگر میں ڈویژنل کانفرنس میں ضلعی سطح پر بھرپور شرکت کی۔ اس سے قبل ۲ نومبر ۲۰۱۳ء کو ملتان ختم نبوت کانفرنس میں شریک ہوئے۔ ضلع بھر سے خانپور میں سیرت کانفرنس میں شرکت تھی۔ مزید فرمایا کہ تمام احباب بڑے چھوٹوں پر شفقت اور چھوٹے بڑوں کا احترام کریں۔

فیصلے: (1) پورے ضلع میں جماعت کے دستور کے مطابق قرآن و سنت کی سربلندی کا کام کریں گے۔ (2) قائد ملت سلفیہ حضرت علامہ پروفیسر ساجد میر صاحب اور ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہیں۔ (3) ضلعی سطح پر سیرت سیمینار گزشتہ ماہ ہوئے اب ہم تحصیل سطح پر اسی طرز کے سیمینار کا انعقاد کروائیں گے۔ (4) تمام احباب بیت المال کو مضبوط بنائیں۔ (5) مرکزی جمعیت اور یوتھ فورس مل کر کام کو آگے بڑھائیں گے۔ ان شاء اللہ (6) مرکزی بیت المال کو بھی مضبوط کریں گے۔ (7) پیغام TV کو آن ائیر کرنے کیلئے ہم ہر طرح کا تعاون کریں گے۔ ضلعی ناظم ڈاکٹر حبیب الحق امیر، صادق آباد سعید امیر تحصیل رحیم یار خان مرزا افتخار بیگ ناظم تحصیل قاری ثناء اللہ قصوری، ضلعی ناظم تبلیغ ڈاکٹر رانا محمد شاہد محمدی، مولانا اللہ دتہ ظفر نائب ناظم، قاری نواز الحق باجوہ، حاجی بشیر، محمد زاہد فاروق سانگی ایڈووکیٹ، حاجی محمد یوسف، محمد اصغر سلفی دیگر نے بھی خطابات کیے۔

مرزا افتخار بیگ تحصیل رحیم یار خان، قاری ثناء اللہ قصوری ناظم تحصیل رحیم یار خان، حاجی محمد اشرف، شیخ قاری اللہ دتہ، صدر زاہد فاروق سانگی نے مہمانوں کی ضیافت کی۔

کتبہ:۔ ثناء اللہ شاہد قصوری رحیم یار خان

سیرت النبی ﷺ کانفرنس

مرکزی جمعیت اہلحدیث ورسالکے تحصیل سمبڑیال کے زیر اہتمام سیرت النبیؐ کانفرنس یکم مئی 2014ء بروز جمعرات منعقد ہوئی۔ صدارت کے فرائض مولانا سید محمد اسلم سلیم شاہ نے ادا کئے جبکہ مولانا حافظ محمد یوسف پسروری اور مولانا حافظ عبدالغفار نقیب چیئرمین بین المذاہب ہم آہنگی امن کمیٹی تحصیل ڈسکہ نے سیرت النبیؐ کے حوالے سے مفصل خطابات فرمائے۔

منجانب:۔ حافظ محمد بلال ربانی صدر A.Y.F تحصیل سمبڑیال

درخواست دعاء صحت

مولانا عبدالحفیظ مظہر ناظم عالمی تحریک ختم نبوت اہلحدیث کی والدہ محترمہ علیل ہیں۔ قارئین محترمہ کی شفاء کاملہ عاجلہ کے لئے خصوصی دعا فرمائیں۔

منجانب:۔ حافظ محمد بلال ربانی صدر A.Y.F تحصیل سمبڑیال

کوٹ رادھا کشن کا ماہانہ اجلاس

(ای میل) مرکزی جمعیت اہل حدیث سٹی کوٹ رادھا کشن کا ماہانہ اجلاس شیخ خالد سیف اللہ کی زیر صدارت گزشتہ روز مرکزی دفتر میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی کاروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی جس کی سعادت ڈاکٹر احمد اللہ سلیم نے حاصل کی۔ شرکاء اجلاس میں چوہدری محمد حنیف، محمد ایوب کمبوہ، محمد فاروق موہل، محمد نعیم انصاری، ڈاکٹر محمد انس، محمد اسلم پیارا، احسان الرحمٰن مغل اور دیگر شامل تھے۔ اجلاس میں جماعت کی سابقہ ماہ کی کاروائی کا جائزہ لیا گیا۔ اس کے علاوہ جماعتی امور کو مزید بہتر بنانے کیلئے احباب کی رائے لی گئی اور انہیں مزید مستحکم کرنے کیلئے عزم کا اظہار کیا گیا۔ اہل حدیث یوتھ فورس کے تعاون سے جماعتی بلڈ بنک کے قیام کے قدم کو خوش آئند قرار دیا گیا اور اس طرح کے مزید فلاحی کاموں کی ضرورت پر زور دیا گیا۔ ماہانہ درس قرآن جامع مسجد مدنی اہل حدیث ٹول ٹیکس والی میں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ آخر میں (سٹی ناظم) حافظ محمد زکریا عاصم نے ملک وقوم کی سلامتی کیلئے دعا کروائی۔ (احسان الرحمٰن مغل پریس سیکرٹری قصور)

اظہار تعزیت

گزشتہ دنوں محترم مولانا عنایت اللہ رحمانی صاحب امیر ملتان و خطیب مرکزی جامع مسجد اقصیٰ اہل حدیث کڑی داؤد ملتان کے سسر صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین!

رابطہ کیلئے: علامہ رحمانی صاحب 0300-6300229

ضرورت رشتہ

☆ میرے دوست کا بیٹا BSc انجینئر آئل اینڈ گیس (حاضر سروس) سید فیملی/ زمیندار گھرانہ، عمر 28 سال کیلئے ہم پلہ یا ڈاکٹر پروفیسر کا رشتہ درکار ہے۔ اہل حدیث ہونا شرط ہے۔

☆ اٹھارہ سالہ دوشیزہ، تعلیم میٹرک سائنس/ترجمہ وتفسیر، ماہر امور خانہ، ارائیں فیملی سے پڑھا لکھا رشتہ درکار ہے۔ صرف والدین رابطہ کریں۔

(مولانا) محمد سلیمان اظہر امیر ضلع نکانہ

0323-6311002, 0300-8067894

کارروائی اجلاس

27/04/2014 بروز اتوار بمقام مرکزی دفتر اہلحدیث مسجد چونگی والی وار برٹن روڈ نکانہ میں ضلع نکانہ کی کابینہ کا اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت حکیم محمد سلیمان اظہر صاحب امیر ضلع اور حافظ محمد خان صاحب ناظم نکانہ نے کی۔ اجلاس میں قدرت اللہ، عتیق الرحمٰن اظہر، سعید قاسم، محمد صدیق، راشد محمود رفیق، احمد رضا، محمد زبیر، مہر منظور، بشیر احمد صدیقی، محمد امجد ضیاء، ڈاکٹر شہباز بھٹی، احسان الٰہی ربانی، عبدالسلام عتیق، آصف طفیل، محمد عدیل، محمد طارق ضیاء، حکیم عرفان اللہ طاہر اور ملک محمد اشرف نے شرکت کی۔

حافظ محمد خان صاحب نے پچھلے اجلاس کی کارروائی پیش کی، تمام ارکان نے اتفاق کیا۔ اجلاس میں غیر جماعتی پروگراموں میں شرکت کرنے والوں پر سخت تنقید کی گئی اور فیصلہ کیا گیا کہ اگر کوئی شخص ایسے پروگراموں، جلسوں میں شرکت کرے گا تو اس کے خلاف کارروائی کر کے مرکز کو تحریر کروایا جائے گا۔ تھرپارکر میں قحط شدہ لوگوں کی امداد کیلئے مرکز کے حکم کی تعمیل میں امدادی فنڈ ریزنگ میں زیادہ سے زیادہ حصہ ڈالا جائے گا۔

منڈی فیض آباد میں قرأت، حمد ونعت کا پروگرام بنایا گیا۔

ضلع کی سطح پر فنڈ زجمع کروانے اور اکٹھا کرنے پر زور دیا گیا تاکہ ضلعی اخراجات میں آسانی ہو سکے۔

ہفت روزہ اہلحدیث کی توسیع اشاعت پر زور دیا گیا۔

آئندہ اجلاس تحصیل شاہکوٹ میں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

اجلاس کا اختتام دعا کے ساتھ کیا گیا تمام فوت شدگان کیلئے تعزیت کی گئی۔

ملک محمد اشرف ناظم نشر واشاعت ضلع نکانہ

انتقال پر ملال

مرکزی جمعیت اہلحدیث تحصیل سمبڑیال کے خازن مولانا محمد ندیم اختر بنگلہ کے والد گرامی گزشتہ دنوں قضاء الٰہی سے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ میں چوہدری کاشف نواز رندھاوا، مولانا عبدالحفیظ مظہر، مولانا حافظ عبدالغفار نقیب، ڈاکٹر محمد انور ایڈووکیٹ سمیت ہر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے احباب نے شرکت کی۔

منجانب:۔ رانا محمد بلال صدر اہلحدیث یوتھ فورس تحصیل سمبڑیال

عظیم خوشخبری (گارنٹی شدہ علاج)

نجات بواسیر کیپسول
بغیر آپریشن
بواسیر سے نجات

تریاق مثانہ کیپسول
مثانہ کی کمزوری سے کثرت
بول اور اعصاب کو بے حد
طاقت دیتے ہیں

تریاق معدہ
معدہ کی جلن، تیزابیت، دائمی قبض
کے لیے بے مثال سفوف

حکیم فاروق اقبال طبیب کیمپ جیل لاہور، نیو کرول شالامار ٹاؤن لاہور 0321-4388612

اہلحدیث یوتھ فورس ضلع سرگودھا کی کارکردگی

تحصیلی صدور، ناظم حضرات واہم کارکنان کا اجلاس 15 مارچ کو ہوا جس میں نفاذ اسلام کانفرنس فیصل آباد کے لیے لائحہ عمل ترتیب دیا گیا۔

22 مارچ بروز ہفتہ فیصل آباد میں نفاذ اسلام کانفرنس میں گاڑیوں کا قافلہ ضلع سرگودھا سے شریک ہوا۔ ضلع کی طرف سے اشتہار چھپوا کر تمام مساجد اور اہم مقامات پر لگائے گئے۔

14 اپریل کو صدر اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان حافظ ذاکر الرحمٰن صدیقی صاحب کا 113 چک میں خطبہ جمعۃ المبارک کا ضلعی سطح پر اہتمام کیا گیا۔

13 اپریل بروز اتوار 58 چک میں فری میڈیکل کیمپ لگایا گیا جس میں سپیشلسٹ ڈاکٹرز اور لیڈی ڈاکٹرز کی خدمات حاصل کی گئیں۔ پیرا میڈیکل اور لیبارٹری سٹاف کی سہولت کے ساتھ سیکڑوں مریضوں کو چیک اور ادویات مفت فراہم کی گئیں۔

تحصیلوں اور مختلف چکوک میں اہل حدیث یوتھ فورس کا نظم قائم کیا گیا۔ تحصیل سلانوالی میں حافظ محمد افضل قمر کو صدر اور تحصیل کوٹ مومن میں مولانا ناصر کو صدر نامزد کیا گیا۔

چک 46 جنوبی میں محمد مصطفیٰ کو صدر، اشفاق کو سیکرٹری، 126 چک میں عبدالواحد کو صدر، طاہر محمود کو جنرل سیکرٹری، چک 104 میں عثمان علی کو صدر محمد سخارف کو جنرل سیکرٹری، چک 91 میں سرپرست محمد جمیل، صدر علی حسن، جنرل سیکرٹری محمد بلال منتخب ہوئے۔

منجانب: کاشف علی جنرل سیکرٹری اہلحدیث یوتھ فورس ضلع سرگودھا

حفیظ الرحمٰن برادران کو صدمہ!

گزشتہ روز امیر محترم سینئر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ کے ڈرائیور حفیظ الرحمٰن اور عبدالرحمٰن، شفیق الرحمٰن وعتیق الرحمٰن کی ہمشیرہ قضائے الٰہی سے وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

ان کی نماز جنازہ پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں احباب جماعت کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ مرحومہ نیک طینت، پابند صوم وصلوٰۃ اور شب بیدار خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ مرحومہ کی بشری لغزشوں کو معاف فرما کر ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین! (ادارہ)

خادم مرکز محمد ابراہیم انتقال کر گئے۔ اناللہ

مرکز اہل حدیث 106 راوی روڈ لاہور کے خادم محمد ابراہیم جواں سالی میں 24 اپریل کو انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم سابق خادم مرکز محمد جاوید مرحوم کی جگہ پر عرصہ دو سال سے خدمت کا فریضہ انجام دے رہے تھے۔ وہ نہایت شریف اور با اخلاق انسان تھے۔ ان کی موت بعارضہ ڈینگی بخار واقع ہوئی۔ ان کی میت آبائی علاقہ مردان لے جائی گئی اور مقامی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ علاوہ ازیں مرکز میں ان کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی۔ جس میں احباب مکتب کے علاوہ کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ جملہ احباب مکتب مرحوم کے پسماندگان کے ساتھ تعزیت کے علاوہ بلندیٔ درجات کیلئے دعا گو ہیں۔ (ادارہ)

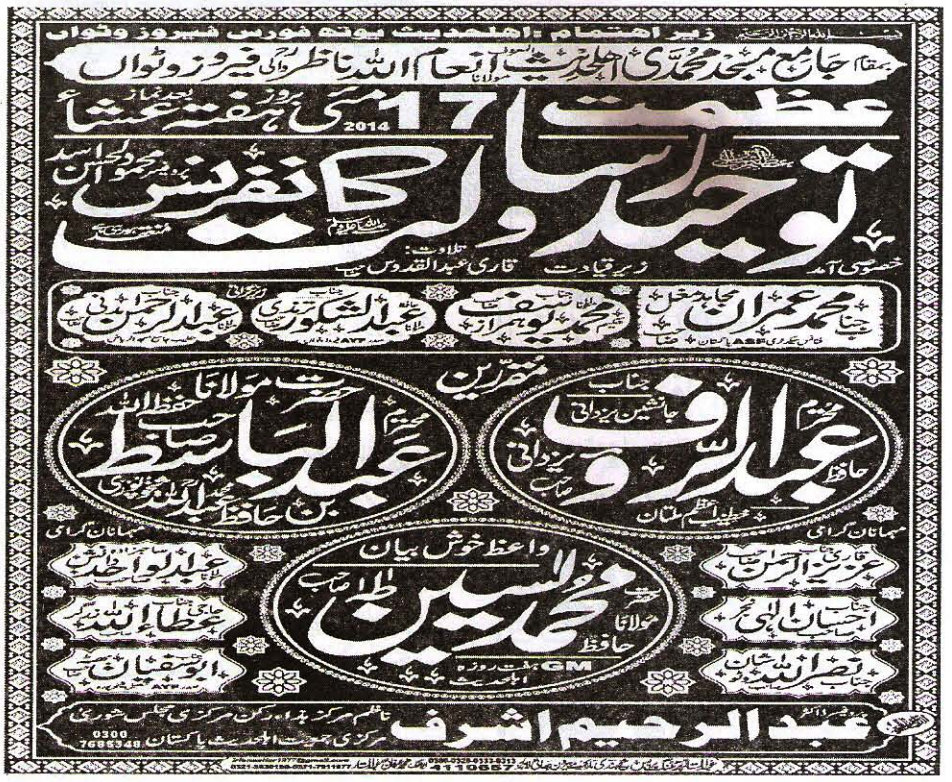

تعاون کی اپیل

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

علی پارک پولکا مین بازار نزد دوسا کو چوک روڈ لاہور میں 12 مرلے جگہ مسجد مکہ و مدرسہ مینار الہدیٰ کے نام سے خریدی گئی ہے۔ جہاں پر دور دور تک کوئی مسجد نہیں۔ یہاں پر مسجد و مدرسہ کی اشد ضرورت ہے۔ احباب جماعت سے تعاون کی اپیل ہے جو کہ صدقہ جاریہ ہے۔ ان شاء اللہ۔ احباب تعاون فرمائیں۔ جزاك الله

عبدالستار طاہر 0322-0320/6905010

مدنی دواخانہ

معالج: ابوعبیدہ حکیم محمد ابراہیم حنیف

خطیب: مسجد محمدی باغوالی اہل حدیث،
☆ فاضل تحریک طب (رجسٹرڈ) پاکستان،
☆ فاضل درس نظامی، فاضل وفاق المدارس،
☆ فاضل طب اسلامی، نبوی، اسلامی اور یونانی طریق علاج

لیور لائف سیرپ
خون کی کمی، معدے کی خرابی
جگر کی کمزوری اور عام کمزوری کا حل

ہیئر لائف روغن
سر کی خشکی، سکری بالوں کی ہر اک خرابی
مثلاً ٹوٹنا، جھڑنا اور چھوٹے رہنا وغیرہ

اوقات کار: گرمیوں میں صبح 9 بجے تا 12 بجے، عصر تا مغرب..... سردیوں میں دوپہر 1 تا 5 بجے شام

پتہ: مین سٹاپ اسعد کالونی، شیخوپورہ روڈ گوجرانوالہ 0333-8113255

کارروائی اجلاس کابینہ وشوریٰ اہلحدیث یوتھ فورس ضلع گوجرانوالہ

اہلحدیث یوتھ فورس ضلع گوجرانوالہ کی کابینہ، مجلس شوریٰ اور ضلع کی چاروں تحصیلوں کے صدور اور جنرل سیکرٹریز کا انتہائی اہم اجلاس مورخہ 21 اپریل 2014ء بروز سوموار جامع مسجد نواب اہلحدیث، نواب چوک گوجرانوالہ میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت حافظ محمد یحییٰ صدر A.Y.F ضلع گوجرانوالہ نے کی۔ اجلاس میں قاری تنویر قمر ناظم تبلیغ ضلع گوجرانوالہ اور نعمت اللہ ظفر معاون صدر A.Y.F پاکستان مہمان خصوصی تھے۔ اجلاس کا آغاز حافظ احمد امین صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ ضلع کے صدر حافظ محمد یحییٰ کے ارشاد پر اکتوبر 2014ء میں ڈویژن کی سطح پر گوجرانوالہ شہر میں ''نفاذ اسلام کانفرنس'' ہونی چاہیے۔ ہاؤس نے اس کی تائید کی اور ہر قسم کے تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ دورانِ اجلاس مہمان خصوصی قاری محمد تنویر قمر اور حافظ ذاکر الرحمٰن صدیقی صاحب تشریف لے آئے۔

نماز عصر کے بعد اجلاس کی دوسری نشست کا آغاز قاری ابوبکر ساجد صاحب کی تلاوت سے کیا گیا اور ذاکر الرحمٰن صدیقی نے کارکنوں سے خطاب کیا۔ انہوں نے ملک میں نفاذ اسلام کی ضرورت، اہمیت اور اس کے ثمرات وفوائد پر روشنی ڈالی۔

قائد یوتھ فورس نے کہا کہ ''نفاذ اسلام کانفرنس'' کے ساتھ ساتھ ضلع بھر میں ''نفاذ اسلام روڈ کارواں'' کا بھی اہتمام کیا جائے۔ جس میں بنفس نفیس اپنی کابینہ کے افراد نے شرکت کی یقین دہانی بھی کرائی۔ کارکنوں نے پروگرام کی تائید کی۔ اس کے بعد مرکزی جمعیت اہلحدیث پنجاب کے زیر اہتمام 10 اپریل 2014ء بروز جمعرات بمقام منی اسٹیڈیم گوجرانوالہ میں منعقد ہونے والی ڈویژنل بیداری ملت کانفرنس میں سکیورٹی کے فرائض انجام دینے والے ساٹھ سے زائد کارکنوں میں ''حسنِ کارکردگی'' شیلڈز صدر صاحب نے تقسیم کیں۔

اجلاس میں شہید اسلام حافظ عبدالستار قاسمؒ کی شہادت پر انتظامیہ کی جانب سے مجرمانہ خاموشی پر مذمتی قرارداد بھی منظور کی گئی۔ شام کے قریب تمام حاضرین اجلاس کی چکن بریانی سے پرتکلف ضیافت بھی کی گئی۔

آخر میں ضلع کے صدر حافظ محمد یحییٰ اور جنرل سیکرٹری عمر فاروق کیلانی نے اپنے مہمانان خصوصی کا بطور خاص شکریہ ادا کیا۔ اجلاس میں کارکنوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی جن میں سے سینئر نائب صدر A.Y.F ضلع گوجرانوالہ محمد اصغر شاکر، سیکرٹری مالیات A.Y.F ضلع گوجرانوالہ، مظہر شہزاد سلفی سیکرٹری برائے تبلیغ A.Y.F ضلع گوجرانوالہ، حافظ محبوب الٰہی رڑیالوی صدر A.Y.F تحصیل گوجرانوالہ، محمد ناصر شاکر صدر A.Y.F تحصیل وزیر آباد، رانا محمد عرفان محمدی جنرل سیکرٹری A.Y.F تحصیل وزیر آباد، سکندر زمان ورک صدر A.Y.F تحصیل نوشہرہ ورکاں، حافظ شاہد محمود صدر A.Y.F تحصیل کامونکی، حکیم بلال احمد تبسم جنرل سیکرٹری A.Y.F تحصیل کامونکی، محمد یحییٰ سیکرٹری شعبہ خدمت خلق A.Y.F ضلع گوجرانوالہ اور سید سعید شاہ جنرل سیکرٹری A.Y.F سٹی کامونکی کے نام نمایاں ہیں۔

رپورٹ:۔ عمر فاروق کیلانی جنرل سیکرٹری A.Y.F گوجرانوالہ

عرصہ 44 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

مکمل ایمپلی فائر خودتیار کردہ دستیاب ہیں۔

گولڈن

نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

مساجد کے لئے خصوصی رعایت

امپورٹڈ U.P.S بھی دستیاب ہیں۔

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

چوک نیائیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ
0300-6430739
055-4213430

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائیر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ
فون نمبرز: 055-4212804,4226706-0300-6430029

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعائیت

پروپرائیٹر: ایم اکرام مغل (ماہر مکینک)

سپر سٹار

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعائت خریدیں نیز مرمت کو الیفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔

پروپرائیٹر محمد عثمان

Mob:0321-7432246
Mob:0334-7967107
Ph:055-4230167

نیائیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

انا للہ

جماعتی کارکن چوہدری منور کاہلوں کی دادی جان 29 اپریل کو رحلت فرما گئیں۔ان کی نماز جنازہ مولانا محمد ابراہیم محمدی نے پڑھائی۔ جنازہ میں امیر ضلع حافظ عبدالمجید بٹ، امیر تحصیل حافظ عبدالغفار ریحان، ناظم حافظ منظور احمد، چوہدری عرفان عابد، رانا خورشید احمد، مولانا عبدالستار راشد و دیگر جماعتی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

اپیل برائے تعاون

جامعہ اسلامیہ سلفیہ اڈا جہان خان

اب الحمدللہ کسی تعارف کا محتاج نہیں عرصہ اڑھائی سال سے ضلع بھکر میں حفظ القرآن کی معیاری تعلیم کے فروغ میں گراں قدر خدمات سرانجام دے رہا ہے گذشتہ سال 10 مرلہ پلاٹ خرید کر جامع مسجد التوحید اہل حدیث کی تعمیر مکمل کر لی گئی ہے

اب طلباء کی رہائش کے لیے 3 کمروں (مکمل تعمیر شدہ) پر مشتمل مکان خرید لیا گیا ہے جس کی کل مالیت 750000 ہے 18 اپریل 2014ء کو 20,0000 بیعانہ ادا کر دیا گیا ہے۔ باقی رقم 5,50000 بذمہ ادارہ قرض ہے جس کی ادائیگی کیے لیے جماعتی اہل ثروت احباب سے نقد تعاون کی درخواست ہے

خصوصاً بیرون ملک جماعتی احباب پاکستان کے پسماندہ ترین ضلع بھکر میں توحید خالص کی دعوت کو عام کرنے کے لیے معاون و مددگار بنیں

نوٹ خود تشریف لائیں یا اپنا نمائندہ بھیج کر اطمینان سے تعاون فرمائیں

الداعی الی الخیر اختر ظا مرجامعہ اسلامیہ سلفیہ و مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع بھکر

پروفیسل جامعہ ھذا	جنرل سیکرٹری جامعہ ھذا	سرپرست اعلیٰ جامعہ ھذا
حافظ محمد عرفان اسعد 0300-7272236 0346-7272236	حبیب الرحمن 0333-8051618	چوہدری محمد امجد سعید 0333-6847813

جوھر نایاب

جدید طبی ریسرچ — مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفاخانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک "جوھر نایاب" تیار کیا ہے۔اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ان شاءاللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفاخانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

دکھی انسانیت کے نام

آج بیمار انسانیت عطائی معالجین کے ہاتھوں اپنا مرض بڑھا کر سسک سسک کر موت لے رہی ہے۔میرے بھائیو! صحیح علاج کیلئے دوا کے ساتھ ساتھ تدابیر اور غذا کی موافقت بھی لازمی ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ خونی پیچش ہوں اور تکے کباب روسٹ بروسٹ وغیرہ بھی کھائے جائیں اور پھر شفاء کی امید رکھی جائے اسی طرح یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ گوشت خوری بھی کی جائے اور تیزابیت بھی نہ ہو دودھ اور چاول کھائے جائیں اور نزلہ زکام کو فائدہ ہو جائے۔میرے بھائیو! حکمت بچوں کا کھیل نہیں یہ طویل ترین ریاضت تجربہ اور محنت کیساتھ ساتھ قلب ونظر کی پاکیزگی اور توجہ اللہ الی اللہ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔بفضل تعالیٰ چالیس سالہ تجربہ کے دوران کم از کم ایک لاکھ ملکی وغیر ملکی مریضوں کا علاج کر چکا ہوں۔طبیہ کالج کا سابقہ لیکچرار ہوں دو ایوارڈ اور ایک گولڈ میڈل حاصل کر چکا ہوں خدانخواستہ آپ یا آپ کا جاننے والا کسی بھی مرض میں مبتلا ہے تو ایک مرتبہ مجھے علاج کا موقع ضرور دے۔انشاءاللہ شفائے کاملہ وعاجلہ ہوگی۔ہمارے تیار کردہ کورسز میں کوئی نشہ آور دوائی نہیں ہے۔ کوئی زہریلی دوائی نہیں ہے۔کوئی ایلو پیتھک دوائی نہیں ہے۔جس لیبارٹری سے چاہیں چیک کروالیں۔ہمارے پندرہ روزہ کورسز درج ذیل ہیں۔

1	عصابہ	11	بول بستری	21	دل کا دورہ	31	امراض مردانہ	41	رسولیاں	51	یرقان
2	شقیقہ	12	مرگی	22	اپھارہ	32	امراض زنانہ	42	دبلا پن	52	استسقاء
3	بے خوابی	13	رعشہ	23	السر	33	وجع المفاصل	43	بال سفید ہونا	53	لیوکیمیا
4	بند نزلہ	14	مالی خولیا	24	اماس	34	حجر المفاصل	44	بال چر	54	تھیلاسیمیا
5	لکنت	15	ٹینشن	25	پتھری پتہ	35	گنٹھیا	45	گنجا پن	55	ہموفیلیا
6	پتھری گردہ	16	کیرا	26	سوراز ہر	36	نقرس	46	کمی خون	56	بے اولادی
7	شوگر	17	دمہ	27	تقطیر البول	37	عرق النساء	47	جنون	57	کمی ہارمونز
8	سلسل البول	18	ٹی بی	28	گنگرین	38	مہرے ہل جانا	48	دل میں سوراخ	58	عنانت
9	سوکڑہ	19	بلڈ پریشر	29	بواسیر	39	تشنج وکزاز	49	دل کے وال بند ہونا	59	ایڈز سپرمیاں
10	سنگر ہنی	20	کولیسٹرول	30	اولاد نرینہ	40	برص	50	اعصابی کمزوری	60	کایا کلپ

☆کورسز بذریعہ ڈاک منگوانے کے لیے رقم پہلے بھیجیں۔

☆ملاقات کرنے کے لیے فون پر پہلے وقت لے لیں۔

☆شناختی کارڈ نمبر 35103-1466875-3

☆اکاؤنٹ نمبر حبیب بنک (عمر آباد)
13487900227901

اکاؤنٹ نمبر میزان بنک (چوکی)
7001-0101053034

☆اکاؤنٹ نمبر یو.بی.ایل۔اومنی
0345-7545119

حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی، نئی منڈی حبیب آباد (واں رادھارام) تحصیل پتوکی ڈویژن لاہور۔فون: J:0345-7545119, T:0313-7545119

دینی مدارس کو عربی میڈیم بنانے کے عزم کے تحت

شیخ العربیۃ مولانا محمد بشیر حفظہ اللہ کی زیر نگرانی

دینی مدارس کے اساتذہ ومعلمات، طلبہ وطالبات اور علماء کرام کیلئے

عربی بول چال کا 25 روزہ خصوصی پروگرام

2 تا 28 جون
(آخری تاریخ داخلہ 31 مئی)

عربی بول چال میں فوری مہارت کے خواہاں دینی مدارس سے وابستہ افراد کیلئے خصوصی مختصر پروگرام جس میں

- عربی میں روانی کیلئے دلچسپ مشقیں
- جدید ترین وسائل تدریس کا استعمال
- تدریس عربی زبان کے ماہر اساتذہ
- پاکستانی طلبہ کیلئے موزوں سلیبس
- ایک روز میں سینکڑوں جملوں کی پریکٹس
- عرب افراد سے ملاقاتیں
- بول چال کے علاوہ انشاء وترجمہ کی تربیت
- آسان، موثر اور دلچسپ طریقہ تدریس

اس پروگرام کے بعد

- عربی زبان میں روانی سے لیکچر دینے کی قابلیت
- جدید انداز سے عربی زبان اور اسلامی علوم کی تدریس سے آگاہی
- گرامر کے بغیر عربی زبان کی تدریس کے طریقہ میں مہارت
- ترجمہ قرآن کی تدریس کے ایک منفرد انداز کی تربیت
- مدارس میں تدریس عربی کے آسان طریقہ اور موزوں نصاب کا تعارف
- عربی زبان کو عوام میں فہم قرآن کا ذریعہ بنانے کی تربیت

کلاسز صبح اور شام کے اوقات میں.....۲۴ گھنٹے کا مکمل شیڈول.....کورس کے اختتام پر سرٹیفکیٹ اور انعامات.....کلاسز کے علاوہ تعلیمی اور تفریحی دورے.....
داخلہ کیلئے داخلہ فارم (ویب سے ڈاؤن لوڈ کیجئے) اپنی تصویر، شناختی کارڈ کے ہمراہ (بذریعہ ای میل/ڈاک) بھجوایئے۔ انٹرویو جاری ہیں۔
رہائش کیلئے محدود نشستیں پہلے آیئے، پہلے پایئے کی بنیاد پر مہیا ہونگی۔ طالبات اور معلمات کیلئے الگ باپردہ کلاسز اور ہوسٹل۔

مزید معلومات کیلئے: معہد اللغۃ العربیۃ اسلام آباد پاکستان
INSTITUTE OF ARABIC LANGUAGE - ISLAMABAD

کوٹھی نمبر 15۔ مین نیلم روڈ، جی نائن تھری، اسلام آباد۔ فون: 2250535
www.arabicpakistan.com

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے اہم اعلان

خواہشمند حضرات مبلغ پچاس روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مذکورہ بالا کتب کا مکمل سیٹ مفت منگوائیں۔

دس (10) کتابیں مفت منگوائیں: ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے مندرجہ ذیل دس (10) دینی کتابیں مفت زیر تقسیم ہیں۔

(1) توبہ، معنی، حقیقت، فضیلت وشرائط
(2) دَم ذریعۂ علاج کتاب وسنت کی روشنی میں
(3) طلاق قرآن وحدیث کی روشنی میں
(4) عقیدہ کی خرابیاں اور اُن سے بچنے کے طریقہ
(5) آؤ لا الہ الا اللہ کی طرف
(6) مسلمانوں کے شب وروز
(7) مسلک اہل حدیث پر ایک نظر
(8) حقیقت شرک
(9) حقیقت بدعت
(10) حرزِ اعظم

ادارہ کی طرف سے اہل حدیث کے امتیازی مسائل پر مشتمل سات اشتہارات کا مدلل، فور کلر خوبصورت مکمل سیٹ مفت زیر تقسیم ہے۔ ملک بھر کی تمام مساجد کے منتظمین حضرات منگوائیں اور فریم کروا کر اپنے زیر اہتمام مساجد میں نمایاں طور پر آویزاں کریں۔ مسائل حقہ کی ترویج کا یہ بہترین ذریعہ ہے۔
نوٹ: فریم کروا کر آویزاں کرنے کا تحریری وعدہ آنا ضروری ہے۔ لٹریچر کی تقسیم 15 شعبان تک جاری رہے گی۔ ان شاء اللہ

محمد یٰسین راہی مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور پنجاب پاکستان 0333-8556473

چلو چلو لاہور چلو عظیم الشان فقید المثال | آئیں موسیقی چھوڑیں آئیں قرآن سنیں

آل پاکستان اہلحدیث قرآت کانفرنس

اہلِ اسلام سے شرکت کی پرزور اپیل ہے۔ بڑے تزک و احتشام سے منعقد ہو رہی ہے

مورخہ 18 مئی 2014ء بروز اتوار صبح 8 بجے سے نماز عصر تک

زیر سرپرستی

فضیلۃ الشیخ قاری المقری **محمد ادریس العاصم** حفظہ اللہ تعالیٰ لاہوری

مصنف کتب کثیرہ فاضل مدینہ یونیورسٹی

دعا گو

استاد القراء زینت القراء فضیلۃ الشیخ قاری المقری **عنایت اللہ ربانی** کاشمیری عفی عنہ

0300-6937340

استاد القراء **قاری محمد حمزہ مکی** پرنسپل مدرسہ تعلیم القرآن والحدیث کوٹلہ محمد ظریف خان شورکوٹ

صاحبزادہ **قاری محمد عمر فاروق** خادم قرآن بورے والا

تمام فضلاء المدرسہ عالیہ تجوید القرآن جامع مسجد لسوڑے والی اہلحدیث اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور مطلع رہیں کہ اس کانفرنس میں آپ کی شمولیت بہت ضروری ہے

صدر تنظیم اتحاد القراء اہلحدیث پاکستان ضلع وہاڑی 0314-6018195

تقریبات بخاری و تقسیم انعامات کے لیے ہماری عمدہ اور معیاری مطبوعات

اسلامی لٹریچر کی شہرہ آفاق اور معرکہ آرا کتاب

اعلام الموقعین

تالیف شیخ الاسلام امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ

جس کے مطالعے سے بے شمار متلاشیان حق صراط مستقیم کے راہی بنے۔

"مباحث فقہ و حدیث اور حکمت تشریع اسلامی میں متاخرین کی کوئی کتاب اس درجہ محققانہ اور نافع نہیں جس درجہ یہ کتاب ہے۔"

(مولانا ابوالکلام آزادؒ)

دو جلدوں پر مشتمل | رعایتی قیمت -/850 روپے

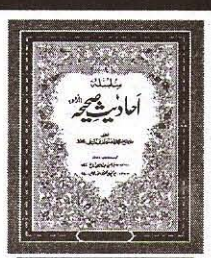

محدث العصر امام البانی رحمۃ اللہ علیہ کے محدثانہ ذوق کا آئینہ دار گلستان حدیث سے صحیح احادیث کا انتخاب

پہلی بار اردو ترجمہ اور فوائد

سلسلہ احادیث صحیحہ (اردو)

تحقیق فضیلۃ الشیخ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تبویب و فوائد

استاذ الحدیث ابو الحسن عبدالمنان راسخ حفظہ اللہ

استاذ العلماء ابو میمون محفوظ احمد اعوان حفظہ اللہ

1/3 جلد

عمدہ امپورٹڈ کاغذ | رعایتی قیمت -/1600 روپے

انکارِ حدیث کا نیا روپ

اصلاحی اسلوبِ تدبرِ حدیث

تالیف ——— غازی عزیر

استخفاف حدیث اور استہزاء سنت رسول کی ایک فکری تحریک کا مدلل علمی تعاقب

جاہلیت عرب کی مدد سے تفہیم قرآن کی منازل طے کرنے والے گروہ کے افکار و آراء کا محاکمہ

حدیث شریف کے اساتذہ و طلباء کیلئے بے حد مفید

دو جلدوں پر مشتمل | رعایتی قیمت -/1100 روپے

مکتبہ قدوسیہ رحمان مارکیٹ ◎ غزنی سٹریٹ ◎ اردو بازار ◎ لاہور
https://www.facebook.com/Quddusia
Ph: 42-37230585 , Cell: 0321-4460487, E-mail: maktaba_quddusia@yahoo.com

اہلحدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن پاکستان

کے زیر اہتمام

تحریکِ نفاذ "اسلامی نصابِ تعلیم"

18 مئی 2015 بروز اتوار 10 بجے دن

ان شاء اللہ

طلبا کنونشن

عظیم الشان

مہمانانِ خصوصی

محترم جناب ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب
مدیر اہلحدیث
ناظم اعلیٰ مرکزیہ پنجاب سکاؤٹس

محترم جناب حافظ محمد عثمان ابراہیم صاحب
چیف سکاؤٹ

محترم جناب چوہدری قیصر اقبال صاحب
ایم پی اے

الحاج محترم جناب نذیر احمد انصاری صاحب
ناظم مالیات مرکزیہ پاکستان

حاجی محترم جناب عبدالرزاق صاحب
ناظم مالیات مرکزیہ پاکستان

قائد طلبا محترم جناب عبدالقدیر فاروقی صاحب
چیف آرگنائزر ASF پاکستان

زیر نگرانی

محترم جناب رانا محمد خلیق پسروری صاحب
ناظم ویلی تنظیمات مرکزیہ پاکستان

بمقام مرکز اہلحدیث 106 راوی روڈ لاہور

خصوصی خطاب

قائد ملت سلفیہ

حضرت علامہ پروفیسر سینیٹر ساجد میر صاحب

امیر مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پاکستان

محترم جناب بانی ASF غازی عبدالباسط صاحب
یوتا غازی علم دین شہیدؒ

محترم جناب عبدالستار حامد صاحب
امیر مرکزیہ پنجاب

قائد انقلاب محترم جناب میاں محمود عباس صاحب
ناظم مرکزیہ پنجاب

محترم جناب ڈاکٹر شاہد منیر صاحب
سابق جنرل سیکرٹری ASF پاکستان

محترم جناب حافظ بابر فاروق صاحب
سابق صدر ASF محمد طلبا محاذ آزادی کشمیر

محترم جناب سرمایہ اہلحدیث علی محمد ابوتراب صاحب
نائب امیر مرکزیہ پاکستان

محترم جناب محمد عمران عارف صاحب
ناظم مرکزیہ سیتی گوجرانوالہ

محترم جناب حافظ شاہد امین صاحب
سیالکوٹ

محترم جناب نامور صحافی فخر اہل حدیث رانا محمد شفیق خان پسروری صاحب

محترم جناب مفتی کفایت اللہ شاکر صاحب

محترم جناب عبدالرزاق صاحب
فاضل مدینہ یونیورسٹی

محترم جناب عبدالوحید صاحب
صدر AYF ساروبل

پروفیسر رانا محمد تنویر قاسم صاحب
سابق جنرل سیکرٹری ASF پاکستان

محترم جناب عظیم مذہبی سکالر علامہ سید عتیق الرحمن شاہ محمدی صاحب
امیر راولپنڈی

محترم جناب رانا محمد نصر اللہ صاحب
امیر لاہور

محترم جناب حافظ محمد عثمان شاکر صاحب
ناظم مرکزیہ ضلع گوجرانوالہ

محترم جناب فیصل افضل شیخ صاحب
جنرل سیکرٹری AYF پاکستان

محترم جناب ذاکر الرحمان صدیقی صاحب
قائد نوجوان
صدر AYF پاکستان

محترم جناب محمد یعنیم بن عبدالباسط صاحب
ناظم مرکزی محمدی بک ایجنسی
سینیئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزیہ پاکستان

محترم جناب حافظ عبدالباسط صاحب
ناظم مرکزی محمدی بک ایجنسی

محمد عاصم آرگنائزر ASF پاکستان
عبدالباسط صدر راولپنڈی
رانا محمد سجاول سیکرٹری گوجرانوالہ
محمد وسیم عباس جنرل سیکرٹری شیخوپورہ
محمد بشارت جنرل سیکرٹری ضلع شیخوپورہ
محمد مصدر سیالکوٹ
حافظ ضیاء اللہ شاہ صدر مرید کے
ملک محمد وسیم نائب صدر گوجرانوالہ
حافظ محمد زبیر نائب صدر لاہور
ابوسفیان صدر تحصیل شیخوپورہ
حدیث اللہ آرگنائزر پشاور
امجد حمید سلفی صدر پاکستان
احسان احمد میاں چنوں

محمد عمران مجاہد فنانس سیکرٹری پاکستان
حافظ محمد وحید صدر ڈویژن لاہور
محمد صفوان فاروقی جنرل سیکرٹری لاہور
محمد وسیم جنرل سیکرٹری راولپنڈی
محمد الیاس جنرل سیکرٹری قصور
محمد مدثر صدر منڈی بہاؤالدین
حافظ محمد اسامہ مدنی صدر کاموکی
محمد عمر آرگنائزر ASF سرگودھا
محمد اعجاز صدر راوی ٹاؤن
محمد شبیر ڈویژن ہزارہ
عبید الرحمن آرگنائزر نوشہرہ
ارسلان طارق جنرل سیکرٹری IU اسلام آباد
کاشف قیوم آرگنائزر رحیم یار خان

سید محمد نعیم شاہ جنرل سیکرٹری پنجاب
محمد تبسم صدر لاہور
محمد اعظم صدر راولپنڈی
محمد طیب صدر قصور
محمد یونس جنرل سیکرٹری سیالکوٹ
محمد رضوان جنرل سیکرٹری مرید کے
رانا محمد شبیر جنرل سیکرٹری ساہوکے
عبدالباسط فاروقی جنرل سیکرٹری IU اسلام آباد
محمد آصف صدر ایبٹ آباد
ضیاء اللہ معاون آرگنائزر پشاور
قمر الزمان قمر IU اسلام آباد
احسان عمر آرگنائزر خانیوال

عبید الرحمن مدنی KPK صدر ASF
محمد سفیان شمس صدر گوجرانوالہ
طاہر انس اعوان صدر رسٹی شیخوپورہ
محمد کاشف صدر ضلع شیخوپورہ
محمد صدیق سرپرست قصور
حافظ محمد واصف صدر نارووال
محمد ہارون ہاشمی جنرل سیکرٹری کاموکی
حافظ محمد زبیر قاسمی آرگنائزر حافظ آباد
محمد ابراہیم سیکرٹری نشر و اشاعت پنجاب
انعام الرحمن معاون آرگنائزر نوشہرہ
حبیب الرحمن عارفی صدر عارف والہ
قاضی اسلم صدر سمبڑیال
حافظ احمد فراز آرگنائزر ساہیوال
حافظ ندیم شہزاد

042-37729933
0302-7510920

صاحبزادہ حافظ بابر فاروق رحیمی
ناظم مرکزی سیکرٹریٹ

محمد عمران مجاہد
فیروز وٹواں

الداعی الی الخیر

ahlihaseen555@yahoo.com 03038951501 محمد عابد عثمان

مرکزی جمعیت اہلحدیث اسلام آباد
کے زیر اہتمام

بقیۃ السلف
علامہ عبدالعزیز حنیف رحمہ اللہ
بانی و سابق امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

خطیب محترم
حضرت مولانا عبدالرؤف حفظہ اللہ

سالانہ مرکزی
توحید و سالت کانفرنس
عظیم الشان

17 مئی 2014
بروز ہفتہ
بعد نمازِ عصر
مسجد تقویۃ الاسلام اہلحدیث
G-7/3-2
اسلام آباد

پہلی نشست: بعد نمازِ عصر
دوسری نشست: بعد نمازِ مغرب

حافظ محترم جناب
ذاکر الرحمن صدیقی صاحب
مدیر
اہلحدیث یوتھ فورس پاکستان

محترم
فیصل فضل شیخ صاحب
صدر سعودی
اہلحدیث یوتھ فورس پاکستان

فضیلۃ الشیخ
حافظ مقصود احمد حفظہ اللہ
امیر
مرکزی جمعیت اہلحدیث
اسلام آباد

مہمانانِ گرامی

انجینئر داؤد کھوکھر
سرپرست مرکزی جمعیت اہلحدیث اسلام آباد

حافظ محمد الیاس چوہدری
نائب امیر مرکزیہ اسلام آباد

حافظ محمد شفیق
رئیس جامعہ سلفیہ اسلام آباد

چوہدری محمد یونس
ناظم اعلیٰ مرکزیہ راولپنڈی

حافظ عابد الرشید
ناظم مالیات

حافظ عبدالوحید چوہدری

چوہدری محبوب احمد

ڈاکٹر سید طیب الرحمن شاہ
اسلام آباد

حافظ محمد انور

مولانا ابراہیم خلیل الفضلی
راولپنڈی

پروفیسر مناظر اسلام
طالب الرحمن شاہ
راولپنڈی

ڈاکٹر حافظ طاہر محمود
اسلام آباد

حضرت مولانا عتیق الرحمن محمدی
امیر مرکز بلال راولپنڈی

پروفیسر ڈاکٹر سہیل حسن

پروفیسر عنایت اللہ مدنی
اسلام آباد

حضرت مولانا ابوعمر قریشی
اسلام آباد

شاہد نفیس
راولپنڈی

حضرت مولانا عبدالوحید عاصم
اسلام آباد

حضرت مولانا ابوبکر صدیق
صاحبزادہ
اسلام آباد

قاری حضرت مولانا عبداللطیف ساجد
اسلام آباد

حضرت مولانا قاری عبدالرحمن جامد
اسلام آباد

حضرت مولانا قاری ظہیر احمد ہزاروی
اسلام آباد

پروفیسر حضرت مولانا حافظ عبدالستار حامد
امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث صوبہ پنجاب

محترم
حضرت مولانا فضل الٰہی حفظہ اللہ تعالیٰ
پروفیسر ڈاکٹر
اسلام آباد

حضرت مولانا سید طیبین شاہ نقوی
سرگودھا

راشد شیخ
صدر AYF اسلام آباد

آصف حبیب
جنرل سیکرٹری AYF اسلام آباد

حضرت مولانا قاری عطاء اللہ خان اسیلی

پروفیسر ڈاکٹر خالد حمید

حضرت مولانا قاری حبیب اللہ
مدرس مسجد ہذا

حضرت مولانا محمد احسن فاروقی

حضرت مولانا محمد اکرم شاکر
اسلام آباد

مقرر شیریں بیان
حضرت مولانا عبدالرشید حجازی
فیصل آباد

مقرر شیریں بیان
حضرت مولانا میاں محمود عباس
ناظم اعلیٰ
مرکزی جمعیت اہلحدیث صوبہ پنجاب

مقرر شیریں بیان
حضرت مولانا اکبر اسد
قصور

چوہدری محمد ارشد

ایم این اے سلفی
محمد اعجاز سلفی

حضرت مولانا محمد عباس کلیم

سید آصف شاہ بخاری

حضرت مولانا طارق محمود

حضرت مولانا عتیق الرحمن

قاری اسماعیل سحر

حضرت مولانا عبدالحفیظ

قاری شفیق الرحمن

قاری کامران ایوب

قاری عبداللطیف قریشی

قاری یاسر فاروق

حضرت مولانا محمد فاروق

حضرت مولانا محمد رفیق

حضرت مولانا عبدالوحید

حضرت مولانا تنویر احمد

نوٹ: ☆ خواتین کے لیے با پردہ انتظام ہوگا۔ ☆ شرکاء کے لیے کھانے کا بندوبست ہوگا۔

مرکزی جمعیت اہلحدیث واہلحدیث یوتھ فورس اسلام آباد

0321-5072316, 0300-5239499, 0300-5317158, 051-2607992, www.ahlehadith.com.pk

Weekly AHL- E - HADITH
106, Ravi Road Lahore (54000)
Email: Weeklyahlehadith@yahoo.com
WEBSITE :www.ahlehadith.org
CPL No 116
Head Office: 042-37729933
Fax: 042-37725525
Weekly Ahl-e- Hadith 042-37720257
Paigham Tv:042-37722876

ممتاز ماہر تعلیم چیئرمین سول پائلٹ ہائی سکولز پنجاب

جناب میاں محمد سلیم شاہد صاحب

(سابق امیر جماعت اہلحدیث پنجاب)

کو اپنے رفقاء (مولانا صاحبزادہ حکیم طارق محمود ثاقب، مولانا حجاج اللہ صمدانی، مولانا قاری مصطفیٰ ظہیر مولانا قاری عبدالوحید ساجد، مولانا قاری داؤد ایم اے، قاری حذیفہ گرجاکھی اور دیگر) سمیت

کی بے لوث اور جرأت مند قیادت کو تسلیم کرتے ہوئے

مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان میں شمولیت پر خوش آمدید کہتے ہیں۔

اور **صوبائی نائب امیر** نامزد کرنے پر

کے شکر گزار ہیں۔

نیز اس عظیم الشان کامیابی پر مرکزی جمعیت اہل حدیث گوجرانوالہ سٹی کے سرپرست مولانا محمد صادق عتیق، امیر پروفیسر قاری محمد سعید کلیروی، ناظم صاحبزادہ حافظ محمد عمران عریف ناظم مالیات جناب عبدالرحمان عظیم کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

منجانب

کارکنان مرکزی جمعیت اہلحدیث گوجرانوالہ سٹی